

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

1

اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

بارہواں اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 30 اپریل 2019ء بروز منگل بہ طبق 24 شعبان المظہم 1440 ھجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقہ سوالات۔	29

شمارہ 3

☆☆☆

جلد 12

## ایوان کے عہدیدار

اسپیکر----- میر عبدالقدوس بننجو

ڈپٹی اسپیکر----- سردار بابرخان موسیٰ خیل

## ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی----- جناب شمس الدین

ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)۔ جناب عبدالرحمن

چیف رپورٹر----- جناب مقبول احمد شاہواني



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا جلاس

مورخہ 30 اپریل 2019ء بروز منگل بمرطابن 24 شعبان المعنوم 1440 ہجری، بوقت شام 05:05 بجکر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب قادر علی نائل، چیئرمین، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب چیئرمین: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

الَّذِينَ كَفَرُوا بِاِلٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَاءِهِ فَحِبَطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَرُزْنَا ۝  
ذٰلِكَ جَزٌّ أَوْهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا اِلٰيٰتِي وَرَسُلِّي هُرُوا ۝ إِنَّ الَّذِينَ امْنَوْا  
وَعَمِلُوا الصِّلْحَتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّتُ الْفَرْدَوْسِ نُزُلٌ ۝ خَلِيلُهُمْ فِيهَا  
لَا يَيْعُونَ عَنْهَا حِوَّلًا ۝

﴿پارہ نمبر ۱ سورۃ الکھف آیات نمبر ۵ تا ۱۰۸﴾

ترجمہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آئیوں سے اور اُسکی ملاقات سے کبر کیا، تو ان کے تمام اعمال غارت ہو گئے، بس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہیں کریں گے۔ حال یہ ہے کہ ان کا بدله جہنم ہے کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور میری آئیوں اور میرے رسولوں کا مذاق اڑایا۔ جو لوگ یقین لائے اور انہوں نے کام بھی اچھے کیئے یقیناً ان کے لئے جنت الفردوس کے باغات کی مہماںی ہے۔ جہاں وہ ہمیشہ رہا کریں، اُس جگہ کو بدلنے کا کبھی ان کا ارادہ ہی نہ ہوگا۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ۔

**جناب چیئرمین:** کورم پورا نہیں ہے۔ سیکرٹری صاحب آپ لگتی کریں۔ کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کیلئے کورم کی گھنٹیاں بجائی جائیں۔

**جناب چیئرمین:** اجلاس کی کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ وقفہ سوالات سے۔ جناب نصراللہ خان زیرے صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 23 پکاریں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** خوشی ہو گی کہ آپ لوگ حاضر ہو جائیں۔ حکومت کو سنجیدہ لے لیں۔ جب آپ کو جھنجور اجا تا ہے پھر آپ لوگ آ جاتے ہیں۔ اپوزیشن لیڈر صاحب کچھ کہنا چاہ رہے تھے۔

**جناب چیئرمین:** zero hour میں بتائیں گے۔ وقفہ سوالات۔ نصراللہ زیرے صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 23 پکاریں۔

**ملک سکندر خان ایڈ ووکیٹ (قادہ حزب اختلاف):** جناب اسپیکر! point of order انتہائی اہم معاملات ہیں جو آپ کے گوش گزار کروں گا اور House کے سامنے رکھوں گا۔

**جناب چیئرمین:** جی۔

**قادہ حزب اختلاف:** سیندک میں لوکل ملازمین ہرگز تال پر ہیں۔ جناب اسپیکر! دیکھنے کی بات یہ ہے کہ لوکل skill جو ملازمین ہیں ان کی تجوہ ایں ان کی ایک انٹرنسیشنل کمپنی، انٹرنسیشنل laws کے تحت تجوہ ایں دینے کی پابند ہے۔ اب جو باہر کے آفیسرز ہیں یا باہر ملک سے لوگ آئے ہیں consultants وغیرہ ان کی تجوہ ایں تو انٹرنسیشنل law کے تحت لاکھوں میں دی جاتی ہے۔ لیکن ہمارے لوگ جو وہاں کام کرتے ہیں سارا دن مزدوری کرتے ہیں ان کو ہمارے جو یہاں کے basic pays میں اُس کے مطابق تجوہ ایں دی جاتی ہیں جو ظلم ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ جو یہاں کے skilled ملازمین ہیں بلوچستان کے لوکل لوگ ہیں ان کو بھی انٹرنسیشنل law کے تحت تجوہ ایں دی جائیں یا پھر جو لوگ باہر سے آئے ہیں یا پاکستان کے دوسرے حصے سے آئے ہیں یا آفیسرز ہیں ان کی تجوہ ایں بھی گورنمنٹ آف بلوچستان کے پے سکیل سولہ، سترہ، اٹھارہ، اٹھیس اس طریقے سے دیے جائیں۔ دوسرا جناب! جواہم مسئلہ ہے وہ میں عرض کروں گا کہ سیندک کیلئے کمیٹی بنائی گئی ہے اس کمیٹی کو تشکیل دیا ہے آپ سے گزارش کروں گا کہ اس کمیٹی کو فوری طور پر House کی طرف سے ہدایت جاری ہو کہ وہ تحقیقات کرے اور اپنی رپورٹ جناب کے سامنے پیش کرے۔ جناب چیئرمین! بھاگ بلوچستان کے گرم ترین علاقوں میں شمار ہوتا ہے پہلے وہاں لوڈ شیڈنگ چھکھنے تھی، اب یہ

بڑھا کر بارہ گھنٹے کر دی ہے۔ اب آپ خود اندازہ لگائیں جناب چیئرمین! کہ جہاں گرمی 45 اور 50 ڈگری کے درمیان رہتی ہے وہاں بارہ گھنٹے لوڈ شیڈنگ ہوتا ان علاقوں کے مکینوں کا کیا حال ہو گا اس پر آپ کے فوری طور پر آرڈر کی ضرورت ہے رولنگ دینے کی ضرورت ہے کہ بھاگ اور اس کے ملحقہ علاقوں جو انہائی گرمی کی وجہ سے اب رمضان شریف بھی آ رہا ہے اور رمضان میں شدید گرمی ہو تو پھر آپ خود اندازہ لگائیں کہ اس کی کیا پوزیشن بنے گی۔ جناب چیئرمین! اب رمضان شریف کے آتے ہی یہاں واپڈا نے ایک نیا ظلم شروع کیا ہے کہ ٹیوب ویلوں سے ٹرانسفار مراثٹا کے لے جاتے ہیں اب یہ payment یا تو گورنمنٹ پی ایچ ای واساوغیرہ کی طرف سے رہتی ہے۔ یا کموٹی کے جو ٹیوب ویلوں میں ان لوگوں کی طرف وہ مل رہتے ہیں لیکن اس کیلئے رمضان شریف میں لوگوں کو تکلیف، اذیت دینا، پریشان کرنا، یہ میں سمجھتا ہوں کہ بہت بڑا ظلم ہے۔ یہ رولنگ ہونی چاہیے کہ رمضان شریف میں کم از کم کوئی اور گرد و نواح کے اور بلوچستان کے دیگر علاقوں میں بھلی سے اور پانی سے کسی کو محروم نہ کیا جائے۔ جناب چیئرمین! ایک اور جو بڑا تماشا یہاں لگا ہے تین تاریخ کو ایک نوٹیفیکیشن ہوا ہے اور ڈسٹرکٹ ڈولپمنٹ فنڈ کے نام سے دس کروڑ روپے جاری کیے جاتے ہیں۔ جناب چیئرمین! آج 30 تاریخ ہے اب تک اس کے بارے میں گراونڈ پر ایک بھی کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ اب ایسی صورت میں تو لگتا یہ ہے کہ جو پی ایس ڈی پی ہے 19-2018ء کی وہ مکمل طور پر lapse ہو رہی ہے اور جائیگی confirmly۔ اب یہ تھیں ہونا چاہیے کہ بلوچستان کے لوگوں کو 82 ارب روپے سے محروم کرنا کس کے ذمے ہیں وہ کون لوگ ہیں جو اس جرم کے اس غفلت کے اور اس میں جوانہوں نے غفلت کی ہے اس کے تحت ان کیلئے کیا طریقہ کار ہونا چاہیے؟ ایک دوسرا تماشہ جناب چیئرمین! وحدت کالوںی آپ نے بھی دیکھی ہے یہاں ہمارے تمام جو ممبر حضرات تشریف فرمائیں، چاہے ٹریشی پیخز کے ہیں چاہے اپوزیشن سے ہیں ان سب نے وحدت کالوںی دیکھی ہے۔ وحدت کالوںی میں ساڑھے چار پانچ سو گھنٹے ہوئے ہیں سرکار کے، اُس میں سرکاری ملازمین رہائش پذیر ہیں ایک دفعہ یہاں اس اسمبلی سے یا ان کی درخواست پر ایک move ہوا تھا کہ یہ جو مکانات ہیں یہ ملکیت کی بنیاد پر ان سرکاری ملازمین کو ان سے پیسے لیکر دیے جائیں گے بہر حال وہ complete نہیں ہوا۔ اب ان کو نوٹس ہر جاری ہوئے ہیں کہ یہ جو آپ کے چار پانچ سوم مکانات ہیں جن میں آپ رہ رہے ہیں آپ ان کو خالی کریں یہاں ہم نئے پاکستان کے نام سے پانچ ہزار فلائیٹ بنا لیں گے اور پھر ان میں سے آپ کو بھی دیں گے اور باقی لوگوں کو بھی دیں گے۔ جناب چیئرمین! آپ خود اندازہ لگائیں، اس قسم کا ظلم و ستم تو دنیا میں کہیں نہیں ہوا ہے۔ پہلے سے گھر آباد ہیں پہلے سے وہاں بھلی، پانی اور سیور ٹیچ کی کمی ہے اگر

پانچ ہزار گھر اور بنیں گے اور یہ demolish ہونے لگے تو ان پر پانچ، دس ارب روپے تو یہ خرچ ہوئے کہ یہ بنے بنائے مکان demolish ہو جائیں گے اور پھر جو پانچ ہزار فلیٹ بنیں گے ان پر کتنا زیادہ خرچ اور آئیگا۔ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناب چیئرمین صاحب! آپ اس میں interfere کریں یا انتہائی بنیادی چیز ہے اور یہ نیا پاکستان جہاں بنتا ہے جہاں کوئی وگردنواح میں زمین available ہے، اُس کو acquire کیا جائے پانچ ہزار نہیں پچاس ہزار گھر وہاں بنائے جائیں ہم خیر مقدم کریں گے۔ اور ایک ہی دوسری بات کی طرف جناب! میں آپ کی توجہ دلاتا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** ملک صاحب! تھوڑا سما منقصہ کر لیں تاکہ کارروائی بھی آگے بڑھے۔

**قائد حزب اختلاف:** جناب چیئرمین! ایک آرڈر ہوا ہے۔ ہمارے ایک رکن ہے صوبائی اسمبلی کے جانب انہوں نے ایک درخواست دی ہے میں زیادہ نہیں پڑھونا صرف last الفاظ کو پڑھوں گا:

It is therefore request that a grant of rupees 25 Lac be granted and placed for the disposal of undersigned for distribution well before the holly Christmas.

جناب! انہوں نے چیف منسٹر صاحب کو درخواست دی۔ چیف منسٹر کے آفس سے ان کو کہا گیا ہے کہ آپ ان لوگوں کے نام دیں وہ نام سارے provide کیے گئے ہیں۔ اب بجائے اس کے اب اتنی شکن نظری اتنا ظلم یہ دیکھیں 651 لوگوں کے نام انہوں نے دیے ہیں یا ان میں distribute ہوتے۔ سی ایم صاحب کا آرڈر ہے اس میں دوسری کوئی بات ہونیں سکتی تھی اور ہوا کیا ہے جناب! یہ سارے پیسے اٹھا کے گورنمنٹ نے اپنے جو ان کے اقلیتی ممبر ان ہیں ان کو دیے ہیں اور جناب دیش صاحب کو پتہ نہیں، میرے شنید کے مطابق سترا لاکھ دیئے ہیں، پتہ نہیں کتنے، وہ تو اُس کی خود explanation کریں گے۔ لیکن بنیادی بات ہے میں ایک درخواست دیتا ہوں، آپ مجھے پہلے سنیں۔ بنیادی بات جناب چیئرمین! آپ کے سامنے عرض کر رہا ہوں۔ میری درخواست ہے۔ میں دس روپے مانگتا ہوں، بیس روپے مانگتا ہوں۔ وہاں سے straight away یہ صاف لکھا جاتا ہے کہ یہ پیسے، دس ہیں، بیس ہیں، پچاس ہیں یہ میرے ڈسپوزل پر لسٹ مجھے دی جائے اور ان لوگوں میں یہ پیسے تقسیم کئے جائیں۔ اب اس کے بعد کوئی بھی آرڈر ہوتا ہے، وہ ظلم ہے، وہ jurisdiction without jurisdiction کہتے ہیں۔ یہاں جو بھی کھڑا ہوتا ہے ”کجی ہم اکھٹے ہیں، ہم اکھٹے ہیں“۔ یہاں کھٹے ہونے کا آپ کو ہم نے کہتے ہیں۔

سارے ثبوت دیئے ہیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ اب جو نئی پی ایس ڈی پی بن رہی ہے۔ اُس میں بھی ہمیں تاریکی میں رکھا جا رہا ہے۔

**جناب چیئرمین:** ملک صاحب! اذاں ہو رہی ہے۔

(اذان عصر۔ خاموشی)

**جناب چیئرمین:** جی ملک صاحب!

**قائد حزب اختلاف:** thank you جناب چیئرمین! تو میری گزارش یہ ہو گی کہ یہاں سے فوری طور پر رولنگ دی جائے کہ جو رقم کرسیں کے لئے، گوکار بھی کرسیں گزر گیا۔ جو تائیمس جانس کے نام بریلیز ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کی جن کی فہرست انہوں نے دی ہے۔ اُس فہرست کے مطابق یہ پیسے distribute کے جائیں۔ اور یہ جو 2019ء اور 20ء کی پی ایس ڈی پی ہے فناں منستر صاحب تشریف فرمائیں۔ میں یہ اعلان آپ کے توسط سے کرتا ہوں کہ اگر ہمیں اس طرح دیوار سے لگایا جاتا ہے اور جو کچھ لا یا جاتا ہے۔ ابھی ڈسٹرکٹ ڈولپمنٹ فنڈ ہے آپ کے ہاتھ میں ہے آپ کے ہاتھ میں تھا اور آپ کے ہاتھ رہے گا۔ آپ نے یہ کہا کہ ہم نے تمام ڈسٹرکٹ تمام constituencies کو دس، دس کروڑ دینے ہیں۔ اگر تین تاریخ کو وہ پر اس start ہوتا تو اب وہاں کام شروع ہو چکا ہوتا۔ اب تک اس پر کچھ نہیں ہوا ہے۔ 20-2019ء کی پی ایس ڈی پی ہے۔ آپ under the curtain اس کو تیار کر رہے ہیں۔ ہم لوگوں کو باہر بھاکے، ہمارے علم میں لائے بغیر، تو اس طریقے سے ہم بارہا یہ کہہ چکے ہیں کہ آپ ہمیں پیش سزادیں۔ میں یہ allow کرتا ہوں ٹریزیری پیپرز اور اپوزیشن کے جتنے لوگ ہیں کوئی بھی آپ اس پر دفعہ لگائیں ان سب کو گرفتار کریں۔ لیکن ان کے حلقوں کو سزادی نہیں کیا جائیگا۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر ہمیں اس طریقے سے دیوار سے لگایا گیا تو ہم انتہا تک جائیں گے، thank you جناب چیئرمین۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ۔

**جناب دیش کمار:** جناب چیئرمین صاحب۔

**جناب چیئرمین:** ایک منٹ میں ذرا رولنگ دے دوں۔ یہ جو بات کے حوالے سے پہلے تو وہاں پانی کا issue تھا، بھلی کا بھی آیا ہے۔ تو چیف ایگزیکیو کیسکو کو طلب کیا جائے اور خصوصاً رمضان کے حوالے سے جو رمضان المبارک آ رہا ہے کہ اس میں لوڈ شیڈنگ کم کی جائے۔ کس طرح ہو؟ پھر معزز قائد حزب اختلاف کے حوالے سے جو نکات اٹھائے گئے، حکومت کی طرف سے اگر کوئی وضاحت ہو۔ کون کریگا؟ نصر اللہ زیرے

صاحب! پہلے ایک وضاحت جو نکات اٹھائے گئے ان کا جواب آجائے۔

**جناب نیش کمار:** جناب چیئرمین! میرے معزز قابل احترام ملک صاحب میرے لئے بہت ہی قابل احترام ہیں، سب کے لئے ہیں لیڈر آف اپوزیشن ہیں۔ تو میں ان کو وضاحت کر دوں کہ یہ جو فنڈ میں نے بحیثیت نوائب جام کمال خان صاحب سے request کی تھی کہ اقلیتی برادریوں کے جو تھوا راتے ہیں ان میں غریب بیواؤں مسکینوں نادار اور جو disable ہیں ان کے لئے ایک فنڈ دیا جائے۔ تو انہوں نے مہربانی کی ہماری recommendation پر پچیس لاکھ روپے دیئے۔ مگر انہوں نے ہمیں سختی سے منع کیا کہ بھئی! آپ نے وہ نہیں کرنا ہے جو minorities کے پاسٹریں جو کر سچن کمیونٹی کے پاسٹریں، ان کے through جو درخواستیں آئیں گی ڈی سی کے دفتر میں انہی پر تقسیم ہو گا۔ نہ میری recommendation پر ہو گانے کسی ایم پی اے کے۔ باقاعدہ ایک وضاحت کی گئی۔ اور ابھی بھی ریکارڈ پر موجود ہے آپ جائیں جن جن افراد کو ملا ہے ان کی باقاعدہ applications آئی ہیں۔ اور کر سچن کمیونٹی کے جو معتبرین ہیں، جو پاسٹریں، جو پادری ہے انہوں نے اس پر کی ہیں۔ اور میں آپ سے حلیفہ کہتا ہوں کہ کر سچن برادری،۔۔۔ (مداخلت) sir کس کی؟ میں نے دے دی تھی میں کہہ رہا ہوں میں نے پارلیمانی سیکرٹری کی حیثیت سے بالکل۔ آپ سنیں ناں، لاگو صاحب! سنیں میں اب کہہ رہا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** اختر لانگو صاحب۔۔۔

**جناب نیش کمار:** لاگو! سنیں یہی تو کہہ رہا ہوں کہ ہم نے ، اچھا آپ کو ایک بات واضح کر دوں جناب چیئرمین! تو لانگو صاحب آپ سنیں مجھے سمجھ وضاحت تو کرنے دیں۔

**جناب چیئرمین:** اختر لانگو! آپ تشریف رکھیں وضاحت کرنے دیں ان کو پھر آپ بات کر لیں وہ وضاحت کر لیں۔۔۔ (مداخلت۔ مائیک بند۔ شور)

**جناب نیش کمار:** آپ سنیں گئے نہیں تو آپ کس طرح سے، آپ سنیں تو صحیح ناں میں آپ کو وضاحت کر رہا ہوں ناں اگر آپ نے صرف شور شراہ کرنا ہے تو اور بات ہے میں تو وضاحت کر رہا ہوں ناں جناب چیئرمین! میں آپ کو وضاحت کر رہا ہوں ناں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب چیئرمین! یہ سیاسی رشوت کے طور پر دیا جا رہا ہے۔

**جناب چیئرمین:** نصراللہ زیرے صاحب! آپ حکومتی مؤقف تو سنیں۔

**جناب نیش کمار:** جناب والا! آپ کو بتا دوں یہ بالکل اب اس طرح کر رہے ہیں میں آپ کو بتا دوں کہ اگر

ایک بھی وہ ثابت ہوا اچھا مزے کی بات ہے۔۔۔

**جناب چیئرمین:** آپ Order in the House please, order in the House.  
کی بات ختم ہو گئی۔

**جناب دنیش کمار:** نہیں نہیں، وضاحت کر رہا ہوں ناں اور میں آپ کو یہ وضاحت کر دوں کہ کچھ برا دری کے علاوہ کسی اور کمیونٹی کو نہیں ملی۔ جس طرح سے یہ الزام لگا رہے ہیں کہ جی کہ میں نے اپنے خاندان کو دیئے۔ اگر اس میں سے ثابت ہو جائے کہ غریب، ممکن، بیواؤں کو نہیں ملی تو میں اپنی جیب سے دینے کیلئے تیار ہوں۔ اور اگر یہ کہتے ہیں کہ جی نہیں ہماری recommendations پر دو انہوں نے تو سارے کمیشن لے کے وہ کر رہے ہیں، پتہ نہیں چھ سوچپس لوگوں کے نام لئیے۔ اس لئے میں یہ وضاحت کرتا ہوں کہ اگر یہ ہوا ہے میں جرمانہ دینے کے لئے تیار ہوں۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** آپ نے عوامی خزانے کے پیسے سیاسی رشتہ کے طور پر دیئے ہیں۔ اگر آپ سرماید ار ہیں آپ خود اپنی جیب سے دے دیں۔

**جناب دنیش کمار:** دیئے ہیں مگر ہم اپنے رشتہداروں نہیں نواز رہے ہیں۔ جس انداز سے اس نے اپنے میں یہ ثابت کر سکتا ہوں کہ وہ کمیشن لے رہے ہیں، ان سے پیسے لے رہے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** اختر لانگو صاحب۔

**جناب اختر حسین لانگو:** یہ میزراں ایوان کے ریکارڈ کے لئے جناب چیئرمین! کہ کمیشن کس نے لیا، چوری کس نے کی، یہ تمام چیزوں کا میرا معزز رکن نے خود admit کر لیا کہ کمیشن کس نے لیا، تقسیم کس نے کیے، حقداروں کا حق کس نے مارا، بیواؤں، تیموں کا حق کس نے مارا۔ اب اس میں ہم مزید کچھ نہیں کہیں گے۔

جناب چیئرمین! اس اعتراضی بیان کے بعد ہم مزید اور کچھ نہیں کہیں گے۔ (مدخلت۔ مائیک بند۔ شور)

**جناب دنیش کمار:** اعتراضی بیان ہماری حکومت نے غربیوں میں تقسیم کئے اور ابھی بھی ہمارے پاس پروف ہیں کہ ہر بیوہ کو اور ہر disables کو ملے ہیں۔۔۔ (مدخلت۔ مائیک بند۔ شور)

**میرا ختر حسین لانگو:** آپ کے ایک ٹھیکیدار بھائی وہ ان غربیوں میں موجود ہے۔

جناب چیئرمین: اختر لانگو صاحب! آپ please اس کو فلور دیں، آپ بعد میں بات کر لیں۔

**میرا ختر حسین لانگو:** یہ ہمارے سامنے ہے ہم کچھ نو مہینے سے آپ کی حکومت کے غربیوں کو اور ان کی لست کو بار بار یہاں discuss کرتے آ رہے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** ok۔ آپ حکومتی مقتضبھی سنیں۔

**جناب عبدالائق ہزارہ (مشیر برائے وزیر اعلیٰ کھیل و ثقافت):** جناب چیئرمین! دنیش صاحب انتہائی واضح الفاظ میں آپ سب کے سامنے اس معزز ہاؤس کے سامنے انہوں نے کہا۔ ہمارے ساتھیوں کی طرف blame ہو رہا ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کو دیجے ہیں۔ حالانکہ کرچکن کمیونٹی کو دیا گیا ہے۔ جبکہ ہمارے دنیش بھائی ہندو برادری سے تعلق رکھتا ہے۔ انہوں نے کسی ہندو کو نہیں دیا ہے۔ انہوں نے کرچکن برادری کو دیا ہے۔ اس نے اس طرح کی تہمت لگانا یا اچھی بات نہیں ہے یہاں اچھی روایت نہیں ہے۔

**جناب چیئرمین:** جی ٹائیمس جانسن صاحب۔

**جناب ٹائیمس جانسن:** کیونکہ قائدیوں نے جو میں نے application، جو request کی تھی اس کے اوپر جو میرا نام تھا وہ شاید پڑھانیں تھا۔ اس نے انہوں نے سمجھا یہ BAP پارٹی کا ہے۔ تو انہوں نے یہ پیسے منظور کر دیئے۔ پھر ایسا ہوا کہ مجھے چار ماہ تک ڈی سی آفس، ہی ایم ہاؤس کے چکر لگانا پڑے۔ اور میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں جب آپ enter ہوتے ہیں، انہوں نے دنیش کو اور یہ مختلف سیاسی طور پر تقسیم کئے گئے۔ اور جب آپ enter ہوتے ہیں تو معزز ارکین اسمبلی کو مخاطب کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں معزز صرف آپ وہاں بیٹھے ہوئے لوگ ہیں۔ جبکہ میں کوئی نہیں میں تھا۔ اگر میں کرچکن تھا تو اس پروگرام میں مجھے مدعو کرنا چاہیے تھا۔ میں کوئی کارہائی ہوں۔ اور مجھے اگر میں معزز نہیں ہوں تو مجھے کیوں بلایا گیا، تھواہ مسیحیوں کا تھا۔ میں نہیں چاہتا کہ ابھی کوئی بھی کرچکن، ہندوؤں کے ارکان، ہندوؤہ جانتے ہیں۔

**جناب دنیش کمار:** مجھ سے خود اس نے کہا کہ میں ہندوؤں کا نہیں ہوں، بولابی این پر صرف کرچکن کی ہے، ہندوؤں ہیں ہے، مجھ سے کہا ہے۔

**جناب چیئرمین:** جی ثناء بھائی۔— (مدخلت۔ مائیک بند۔ شور) Order in the House

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب چیئرمین صاحب! ایک منٹ۔

**جناب چیئرمین:** جی ملک شاہوی صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب چیئرمین صاحب! اب اس یہ ہے کہ چلو ہمارے معزز ارکان جو ہیں اُنلیتوں کا پار لیمانی سیکرٹری ہے ضرور۔ جب وزیر اعلیٰ کو یہ لسٹ دی گئی جس میں چھ سو سے زیادہ افراد کے نام ہیں، لسٹ دی گئی ہے، by name ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! ان چھ سو بائیس یا پچاس ارکان ایک بھی ایسا مقصد جو بندہ اس کی لسٹ میں کیوں نہیں ہے؟ جناب چیئرمین صاحب! ایک منٹ۔

**جناب چیئرمین:** لانگو صاحب! بیٹھ کر کے بات نہیں کریں۔

**جناب اختر حسین لانگو:** جناب! یہ ڈاکو کے الفاظ قومی اسمبلی میں بھی استعمال ہوئے، غیر پارلیمانی نہیں ہیں، یہ حذف نہیں ہوگا، یہ پارلیمانی ہو گیا۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب چیئرمین صاحب! دوسری بڑی بات یہ ہے کہ اقلیت کے لئے اس نے کرسیس کے موقع پر دیا تھا۔ اُس موقع پر تو یہ منظور نہیں ہوا۔ جب ایسٹر کا موقع آیا۔ وہ بھی اقلیتوں کا ایک تھوار تھا۔ تو کرچن کام عز زنا نامہ جو اُسی برادری سے تعلق رکھتا ہے، کم از کم اخلاقی جو وہ ہوتی ہے اُس مجلس میں تو اُس کو بلا یا جاتا کہ اُس کی برادری آرہی ہے۔ وہ کم از کم کسی مبارکبادی کے لئے بالکل معزز رکن۔ چیئرمین صاحب! اب یہ حکومت بالکل سیاسی رشوت کے طور پر اپنے دوستوں کو نواز رہی ہے۔ یہ پھیس لاکھ اور معزز رکن اسی طرح میرے خیال میں جب ہماری عیسائی تلقیتی جو برادری ہے، اُن کے قبرستانوں پر بھی قبضہ کرنے والے لوگوں میں بہت سارے دوست شامل ہیں۔ ان کے کوارٹروں پر قبضہ کرنے والے لوگوں میں بہت سارے لوگ شامل ہیں۔ یہ دوست بات نہیں کر سکتے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی کمیونٹی سے تعلق رکھتے ہیں شاید ان کی تعداد کم ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! ہر چیز کو اس وقت قبضہ کیا جا رہا ہے پھیس لاکھ کوئی بڑی رقم نہیں تھی۔ وزیر اعلیٰ کو جرأۃ کا مظاہرہ کرنا چاہیے تھا۔ اُس تھوار کے موقع پر اس کی فوری منظوری دینی چاہیے تھی۔ خود بھی اس میں موجود رہتا۔ دنیش کو بھی بلا تا اس کو بھی بلا تا۔ تو اس کو بھر یہ نہیں ہوتا۔ ابھی اس موقع پر تو ان کو نہیں دیا جس طرح میرے دوست نے کہا کہ یہ بی این پی کا ممبر ہے۔ اُس کو طول دے کر ایسٹر کے موقع پر اُنکے حوالے کر دیا گیا۔ یہ سیاسی رشوت ہے اس کی میں کہتا ہوں چھان بین ہوئی چاہیے یہ کون لوگ ہیں کس نے لائے؟ جب چھسو پچاس ارکان میں سے کمیٹی بنائیں جناب چیئرمین صاحب۔

**جناب چیئرمین:** OK۔ شکر یہ ملک صاحب۔ فناں منظر، فناں منظر! اگر موقف سنیں ملک صاحب! شاید ان کے پاس ہو۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب چیئرمین صاحب! اب مزید سیاسی رشوت نہیں چلے گی۔ پی ایس ڈی پی کی یہی حالت ہوئی۔ ہم لوگوں نے یہاں نعرے لگائے، چیخے، چلائے ہم لوگوں نے تو آج وہ پی ایس ڈی پی کی lapse ہو گی۔ یہ سارے میر دوست بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس کا جواب دہ حکومت ہے۔ یہ سارے دوست ہیں۔ جناب چیئرمین صاحب! نئی آنے والی پی ایس ڈی پی بن رہی ہے۔ یہ بلوچستان کے لئے بن رہی ہے۔ صرف حکومت کے اراکین کے لئے نہیں کہ وہ ملک مکا کر کے ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر آنے والی 2019ء اور 2020ء

کی پی ایس ڈی پی آرہی ہے۔

**جناب چیئرمین:** حکومتی مؤقف ظہور بلیدی صاحب، نشر فناں بتائیں۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب چیئرمین صاحب! اس کو ہم موقع دیں گے لیکن ایک منٹ۔

**جناب چیئرمین:** ملک صاحب! نشر صاحب کو بات کرنے دیں۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب چیئرمین صاحب! بات یہ ہے کہ جواب، ایک منٹ وہ چیئرمین نے مجھے دیا ہے، میں بات کر رہوں آپ بیٹھیں آپ تشریف رکھیں۔

**جناب چیئرمین:** ملک صاحب! مختصر کر لیں، مختصر کر لیں، یہ کارروائی آگے لے جانا ہے۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب چیئرمین صاحب! یہ مداخلت کر رہے ہیں۔ جب آپ نے ہمیں فلور دیا تو اس کی کیا وجہ ہے کہ بار بار کہتا ہے کہیں شال سے کوئی اٹھتا ہے کہیں جنوب سے کوئی اٹھتا ہے۔

**جناب چیئرمین:** نہیں، میں نے جواب کے لئے ان کو فلور دے دیا ہے آپ کاموں قفساً منے آگیا ہے ملک صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب چیئرمین صاحب! ان کو ناگوار گز ری ہے۔ میں کچھ آگے بڑھوں گا۔ کچھ اور چیزیں سامنے لانا چاہتا ہوں۔ میں یہ بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت بھی صوبہ۔۔۔ (مداخلت)۔ جناب اسیکر! یا اگر ہمیں نہیں موقع دیں گے تو ان کو بھی موقع نہیں دیا جائے گا۔ جناب اسیکر صاحب! آپ نے مجھے موقع دیا ہے۔ اس کو ٹھاوا جناب اسیکر صاحب۔

**جناب چیئرمین:** پھر میں دوبارہ آپ کو موقع دوں گا ملک صاحب۔

**نہیں نہیں جناب اسیکر صاحب۔ آپ custodian ہیں۔ آپ جانبداری سے نہیں چل سکتے ہیں۔**

**جناب چیئرمین:** اختر لانگو صاحب آپ کو تو فلور ہم نہیں دیا ہے نا۔

**میر اختر حسین لانگو:** اُس دن بھی آپ نے جانب داری کی اور اس کے جو ہیں ہم 40 لاشیں اٹھائی ہیں۔

**جناب چیئرمین:** اختر لانگو صاحب آپ کو نہیں دیا ہے فلور۔

**میر اختر حسین لانگو:** حالانکہ جناب چیئرمین کو جانب دار نہیں ہونا چاہیے۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب چیئرمین صاحب! جب آپ اُس دن ہزارہ کمیونٹی کی بات کر رہے تھے، یہ تمام کر سیاں خالی تھیں آپ جو ہیں اپوزیشن سے مخاطب تھے۔ آج پھر کیوں آپ Custodian بن کر پھر ان کی طرف دیکھتے ہیں۔ آپ کا سر نیچے ہو جاتا ہے۔ جناب اسیکر! آپ Custodian ہیں، آپ سب کے

نمائنده ہیں۔

**جناب چیئرمین:** نہیں نہیں، آپ اس طرح نہیں کہیں۔۔۔(مداخلت)

**ملک نصیر احمد شاہوی:** ایک منٹ جناب چیئرمین نہیں یہی بات نہیں ہے۔ بالکل یہی بات ہے بالکل یہی بات ہے۔ یہی بات ہے جناب چیئرمین صاحب! میں بات کروں گا۔ میں بات کروں گا۔ نہیں چل گا اس طرح یہ ایوان جناب چیئرمین۔ (مداخلت۔شور۔)

**جناب چیئرمین:** ایک بات کریں گے ناں آپ Order in the House please. لوگ ایوان کا تقدس آپ لوگ پامال کر رہے ہیں۔ آپ لوگ kindly بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔ دیکھیں! آپ لوگ مجھے dictate نہیں کر سکتے ہیں۔ مجھے اپنا کام اچھی طرح معلوم ہے کہ میں نے کیا کرنا ہے۔ ملک صاحب! آپ اس طرح یہ تاثر نہ دیں۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب چیئرمین صاحب! آپ کی کرسی غیر جانبدار نہیں ہے۔

**جناب چیئرمین:** میں مسلسل آپ ہی لوگوں سے مخاطب ہوں۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** آپ کی کرسی غیر جانبدار نہیں ہے جناب چیئرمین صاحب۔

**جناب چیئرمین:** مجھے پتہ ہے کہ میں نے کس طرح چلانا ہے۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** آپ کی کرسی غیر جانبدار نہیں ہے آج یہ کرسی جانبدار ہے جناب چیئرمین صاحب! آج یہ کرسی جناب چیئرمین جانبدار ہے۔ آج یہ کرسی غیر جانبدار نہیں ہے۔

**جناب چیئرمین:** ملک صاحب! آپ کاموں قفس سامنے آ گیا۔ آپ کی بات ختم ہو گئی۔ اس کے بعد پھر آپ نے۔۔۔(مداخلت)

**ملک نصیر احمد شاہوی:** آپ اس کو ٹھاؤ جناب چیئرمین صاحب! آپ سب کو ٹھاؤ پھر میں بات کروں گا۔ آپ ان کو ٹھاؤ پھر میں بات کروں گا پھر ان کو موقع دیں گے کہ وہ بات کریں۔ جب تک آپ ان کو نہیں ٹھاؤ گے۔

**جناب چیئرمین:** جب آپ سوال کر لیں گے تو جواب تو آپ سننا پڑے گا، آپ سنیں۔ آپ میں بھی اتنی جرأت ہوئی چاہیے کہ آپ جواب تو سنیں۔

**میرا خنزیر حسین لانگو:** جناب چیئرمین! ملک صاحب بول رہا ہے آپ نیچے میں کسی اور کو فلور کیوں دیتے ہو؟

**جناب چیئرمین:** ان کاموں قفس سامنے آ گیا اختر لانگو صاحب آپ جواب تو سنیں۔

**میر اختر حسین لانگو:** یہ جانبداری نہیں تو اور کیا ہے۔

**جناب چیئرمین:** آپ بیٹھ جائیں۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** یہ جانبداری ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! یہ جانبداری ہے۔

**جناب چیئرمین:** بیٹھ جائیں۔ بیٹھ جائیں۔ OK بیٹھ جائیں، بیٹھ جائیں۔ جی ملک شاہوی صاحب۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب چیئرمین! آپ نے مجھے اجازت دیا ہے آپ ہی میری بات کا ٹرے ہے ہو یہ کسی غیر جانبداری ہے؟ آپ مجھے کہتے ہیں کہ پھر آپ بیٹھ جائیں کیونکہ اس کو موقع دیتے ہو۔ وہ حکومت سے تعلق رکھتا ہے اس لیے جناب والا؟

**جناب چیئرمین:** نہیں نہیں جواب مانگا ہے آپ اس سے۔ آپ کے سوالات کے جواب۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** ابھی تک میں نے سوال کیا ہی نہیں ہے وہ کیسے جواب دیں گا ہم کو؟۔ میرا سوال اس وقت مکمل نہیں ہے وہ کیسے جواب دے گا جناب چیئرمین صاحب؟

**جناب چیئرمین:** جی بتا دیں ماہیک on ہے۔ ماہیک خراب ہے ملک صاحب کا۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** میں اپنی پارٹی کا پارلیمنٹی لیڈر ہوں جناب چیئرمین۔ یہ ہماری باتوں میں اس لیے جناب چیئرمین صاحب رخنه اندازی کرتے ہیں تاکہ جو حق ہم بلوچستان کے عوام کے سامنے لانا چاہتے ہیں، وہ حق جو ہے بلوچستان کے عوام کے سامنے نہ آ جائے۔ ہم پی ایس ڈی پی پر بھی بول رہے ہیں۔ اسی طرح جو پی ایس ڈی پی پر ہم نے start کیا وہ 25 لاکھ بھی ان کو ہزم نہیں ہوا۔ وہ دنیش کے حوالے سے سیاسی رشوت کے طور پر کر کے جو اپنے عزیزوں میں قریبوں میں اپنے ہمزاوں میں۔

**جناب دنیش کمار:** اگر یہ ثابت ہوا تو 25 کی جگہ آپ کو ڈریٹھ کروڑ دوں گا یہ اڑام تراشی ہے اس کو بند کیا جائے۔ یہ اڑام نہ لگایا جائے اگر اس کے جو ہیں نال اپنے بچوں کو دیا ہوا ہے اور اپنے رشتہ داروں کو دیا ہوا ہے اس طرح سے اگر مجھ پر اڑام لگایا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر ایک روپیہ بھی مجھ پر ثابت ہو۔

**جناب چیئرمین:** Order in the House

**میر اختر حسین لانگو:** اگر تم نے نہیں کیا ہے تو کیوں ڈر رہے ہو۔ اگر اتنی اخلاقی جرأت ہے اگر ڈاک نہیں ڈالا ہے غریبوں کے حق پر۔

**جناب چیئرمین:** دنیش صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ اختر لانگو صاحب! احمد نواز صاحب! بیٹھ جائیں۔

**ملک صاحب:** جی ملک صاحب! نہیں conclude کر دیں۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** جناب چیئرمین! میرے پاس 650 بندوں کی لست ہے۔

**دنیش کمار:** اگر صوبائی حکومت پر ایک روپیہ ثابت کیا اگر یہ ہوا ملک صاحب! ملک صاحب! میں آپ کو کہتا ہوں کہ اگر ایک روپیہ بھی ثابت ہوا میں 25 کروڑ دوں گا اس طرح سے وہ آپ نہیں لگائیں الزام تراشی کریں۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** جناب چیئرمین! سیاسی رشوت نہیں چلے گی زیادہ دریتک۔ سیاسی رشوت زیادہ دریتک نہیں چلے گی یہ 650 بندے ان میں سے کسی ایک کو نہیں ملا۔ کیوں نہیں ملا؟ جناب چیئرمین صاحب! لا میں اپنی لست۔ اگر اس میں آپ کے ساتھ جو علاوہ الدین۔ ایک منٹ ایک منٹ آپ بنیھیں۔

**جناب دنیش کمار:** سنیں سنیں تو صحیح نال آپ۔ آپ سننے کا بھی حوصلہ رکھیں۔ آپ بات کر رہے ہیں۔ سننے کا بھی حوصلہ رکھیں۔ ابھی ہماری باتیں سنیں آپ۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** جناب چیئرمین صاحب! ایک بات۔

**جناب چیئرمین:** دنیش آپ بنیھیں۔ جی۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** جناب چیئرمین صاحب! ایک اہم ایک بات۔ میں ایک بات کروں گا۔

**جناب چیئرمین:** ملک صاحب! آپ kindly conclude کر لیں۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** ایک چھوٹی سی بات نہیں میں ختم کر رہا ہوں۔

**جناب اصغر خان اچکزئی:** جناب چیئرمین صاحب! ملک صاحب میں آپ کو کہتا ہوں آپ بات نہ کریں۔ میری عرض سنیں جناب چیئرمین۔ آپ بیشک اپنی بات کو پانچ منٹ کے لیے یا ایک وقت آپ رکھ لیں۔ اس کے بعد پھر حکومت کی طرف سے جواب آئے گا۔ کوئی طریقہ بنالیں کوئی طریقہ کارٹے کر لیں۔ یعنی ایک کا بالفرض فلور نہیں ہے۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** یہ طریقہ کارنہیں ہے کہ آپ سب اٹھ جائیں میرے بات کے دوران۔

**جناب اصغر خان اچکزئی:** نہیں آپ بات کر لیں تین منٹ مزید بات کر لیں۔

**ملک نصیر احمد شاہواني:** نہیں آپ بات کر رہے ہو وہ کہتا ہے روک جائے۔ آپ تو اسیکر نہیں ہے کہ آپ مجھے اجازت دیں مجھے وہ اجازت دیں گا۔

**جناب اصغر خان اچکزئی:** ملک صاحب ایک عرض سن لیں۔

**جناب چیئرمین:** ملک صاحب ابھی آپ کس point پر۔ میں نے آپ کو فلور دے دیا۔

**میراختر حسین لانگو:** جناب چیئرمین اگر یہ لوگ اس طرح بھیج میں interrupt کریں گے تو ہم دس دس

گھنٹے بولیں گے۔

**جناب اصغر خان اچخزی:** اختر حسین اختر حسین۔

**میرا ختر حسین لانگو:** اگر دس گھنٹے میں ہماری بات پوری نہیں ہوں گی ہم مزید دس گھنٹے بولیں گے۔

**جناب چیئرمین:** بولیں، ایک طریقہ کار کے تحت بولیں۔ ایک نظم و ضبط کے تحت بولیں۔ دیکھیں ہمارے پاس rule ہے۔ آپ rule کے مطابق تو بولیں کم از کم اختر حسین۔

**میرا ختر حسین لانگو:** جناب چیئرمین! جب یہ لوگ interrupt کرتے ہیں تو rule کے مطابق ہیں۔ اور جب ہم interrupt کرتے ہیں تو rule کے مطابق نہیں ہیں۔

**جناب چیئرمین:** سب سے زیادہ وقت تو ملک صاحب کا آپ نے ضائع کیا۔ آپ نیچ میں مسلسل بولے جا رہے ہیں۔

**میرا ختر حسین لانگو:** یہ interrupt کریں گے ہمارا نام ضائع کریں گے تو ہم بولتے رہیں گے۔

**جناب چیئرمین:** ملک صاحب! جی ملک صاحب۔

**جناب اصغر خان اچخزی:** اختر حسین ملک صاحب بات کر لیں تین منٹ میں، پانچ منٹ میں اپنی بات کو مکمل کر لیں، پھر حکومت کی طرف سے چاہے دیش سے متعلق سوال ہو، چاہے کسی اپنی حکومت سے متعلق ہو جواب دیں گے۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** اصغر خان صاحب آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے اجازت دی۔ مہربانی

**جناب چیئرمین!** ابھی آپ سنیں۔ ایک منٹ۔ دیکھیں وہ ہماری بات نہیں سن رہا ہے۔

**جناب عبدالغفار ہزارہ:** آپ اپنیکر کو مخاطب کریں اپنیکر آپ کو اجازت دے دیں۔

**جناب چیئرمین:** جی ملک صاحب ملک صاحب۔

**سردار عبدالرحمن کھیت ان (صومائی وزیر):** جناب چیئرمین۔

**میرا ختر حسین لانگو:** ابھی دیکھو ابھی پھر آپ بولیں گے کہ پانچ منٹ میں wind-up کر دیں۔

**جناب چیئرمین:** سردار کھیت ان صاحب آپ میٹھ جائیں kindly

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب چیئرمین! بات سنیں۔

**جناب چیئرمین:** جی ملک صاحب! آپ بات کریں محقر۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب چیئرمین صاحب! یہ دیکھو۔ اگر ان کا یہ خیال ہے کہ بعد میں ہم اٹھ کر تسلی

سے بات کریں، آپ بغیر رہیں ہم لوگوں میں بھی بہت سارے اختر حسین ہمارے جوان بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر اللہ کوئی ایک بات یا اس اسمبلی میں بولا جائے۔ جب ہمیں آپ شرافت سے نہیں چھوڑیں گے۔ ابھی یہ بات غیر پارلیمانی پھر آپ کہو گے کیونکہ اس لیے جب میں بات کرتا ہوں آپ اگر مجھے تسلی سے چھوڑ دیتے تو شاید میری بات بھی ختم ہو جاتی۔ اختر حسین کی بات بھی ختم ہو جاتی۔ ظہور جان کی بات بھی ختم ہو جاتی۔ سب کی۔ لیکن اس کے دوران یہ مسلسل اٹھتے رہے۔ ہمارے ان باتوں میں interrupt کرتے رہے اور اس لیے یہ بات لمبی ہو گئی۔ ایک منٹ جناب چیئرمین صاحب! کچھ باتوں کو میں اس لیے اس فورم پر لانا چاہتا ہوں کہ ہماری یہاں قلیقی برادری سب ہمارے بھائی ہیں لیکن ان کے ساتھ اسی لیے ظلم ہو رہا ہے کہ کچھ ہماری برادری کے لوگ بھی انکے ساتھ رشتہ داریاں۔ ایک منٹ میں اسمبلی کے فلور پر۔ ان کے ساتھ رشتہ داریاں اس لیے ہیں کہ اُس کا لونی میں بیٹھ کر وہ لوگ قبضہ کر رہا ہے رشتہ داریاں ان کے ساتھ ہمارے برادری کے۔ ہمارے مذہب کے لوگ۔ اور پھر انہی کے کہنے پر وہ جو کوارٹر ان کے وہاں پر بائشی ایکیم قبضے ہو رہے ہیں۔ ان کے قبرستان قبضے ہو رہے ہیں۔ اس طرح یہ 25 لاکھ بھی جناب چیئرمین! اس طرح جو ہیں سیاسی رشوت کے نذر ہو گیا۔ تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جو پی ایس ڈی پی کی ہم بات کر رہے تھے اس میں دوچار لفظ میں اس لیے بولوں گا۔ بعد میں ہمارے دوسرے دوست بات کریں گے کہ پرانے پی ایس ڈی پی میں اپوزیشن اس لیے چیختے چلاتے رہے جناب چیئرمین صاحب! کہ یہ پی ایس ڈی پی جو ہے یہ پی ایس ڈی پی لپس ہونے والا ہے بالکل آج ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں اس اسمبلی میں اٹھ کر حلفاً کہیں کہ اس پی ایس ڈی پی کا جو 19-2018ء تھا کتنے فیصد لپس ہوئے ہیں؟ میرے خیال میں 50% سے اس کے لپس ہو چکے ہیں اور آنے والا پی ایس ڈی پی جو بننے جا رہا ہے اس میں بھی اپوزیشن کو میرے خیال میں ان کا خیال یہ ہے کہ یہ اپوزیشن کو دور کر کر ہم کوئی پی ایس ڈی پی بنائیں گے۔ ہم اس کو ایوان سے منظور کرائیں گے۔ میں آج جناب چیئرمین صاحب! اس ایوان میں آپ کو یہ بات آپ کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں کہ جناب چیئرمین صاحب! آنے والا اگر پی ایس ڈی پی ہو گا اُس میں اگر اپوزیشن اس طرح نظر انداز ہو گا میں یہ آپ کو حلفاً کہتا ہوں کہ یہ اسمبلی پھر نہیں چلے گا۔ اور یہ اسمبلی میں ہمیشہ جنگ رہے گی یہ اسمبلی کے اندر بھی جنگ رہے گی اور اسمبلی کے باہر بھی جنگ رہے گی۔ وہ عوامی جنگ ہو گی۔ عوام کی حقوق کی جنگ ہو گی۔ اگر بلوچستان کی آدمی آبادی کو بلوچستان کو اگر ترقی سے آپ دور کرنا چاہتے ہیں اگر انکو ڈیوپمنٹ سے دور کرنا چاہتے ہیں۔ بدقتی یہ ہے کہ ہمارے ہاں تعلیم اپنا۔ صحت کی ایم جسی ہے۔ آج میں نے ایک ڈیوکھا ایک لیڈر یعنی عورت جو بولان میڈیا کالج میں ایک مریض کو ایک چادر پر کر رکھ کر کھینچ

رہی ہیں وہاں پر اس صحت کے ایم جنسی میں جو ہیں وہاں پر اسٹریچر نہیں ملتا ہے اور اربوں روپے جو ہیں آپ اس health p الخرچ کر رہے ہیں۔ اور گزشتہ دنوں جو ہیں شخزید hospital میں ایک شخص اس لیے جو ہے مت کی نظر ہو گیا کہ وہ غیر خواندگی کی وجہ سے وہاں پر آگیا اور ڈاکٹر صاحب۔۔۔ (مداخلت)۔ ایک منٹ۔

**جناب چیئرمین:** ملک صاحب پانی پی لیں۔ اجازت نہیں ہے پانی پینے کا۔ ہاؤس کے اندر۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** ان کو اجازت ہے وہ میرے خیال میں وہ کیا کہتے ہیں وہ۔

**جناب چیئرمین:** جی ملک صاحب مختصر کر لیں شاء بھائی نے بھی بات کرنی ہے جی۔ kindly OK conclude کر لیں جی۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** صحت کے حوالے سے دوسری بات یہ ہے کہ آج جو ہے اسٹریچر کے بجائے اس کو کابل پر کھینچ کر کسی ڈاکٹر کے پاس لے جا رہے تھے تو یہ تمام وزریوں کو ہم دعوت دیتے ہیں کہ اس پر نماز کے وقٹے پر ہم وہ آپ کو ڈیولکلپ دکھائیں گے جس کے بعد آپ پھر خود کہیں گے کہ بلوچستان کے۔ وہ ایک مریض ہے۔

**سردار عبدالرحمن کھیڑان (صوبائی وزیر):** وہ دیکھا ہے میں نے۔ جس کو عورت لے جا رہی ہیں۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** ہاں بس پھر بھی آپ کومبارک ہو پھر بھی اس اسمبلی میں بیٹھ کر کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ نہیں دیکھا۔ تو آج پھر کم از کم آپ سب کو ماتم کرنی چاہیے ایسی حالت پر جب آپ نے دیکھا ہے۔ آپ نے اُس ہی لامپ پر جس پر اربوں روپے خرچ ہوتے ہیں اور میرے خیال میں جو نیز سے جو نیز ترین ڈاکٹر جو ہیں اچھے اچھے پوسٹوں پر بیٹھ کر جو ہیں وہ خوب پیسے کمار ہاہے۔ اور ٹرانسفر اور پوسٹنگ کی جو ہے بھر مار ہیں۔ اور آپ کی شیخ زید hospital میں ایک سرخ نہیں ملتا۔ گزشتہ دنوں ایک شخص نے زہر کھایا تھا۔ جناب چیئرمین صاحب!

**جناب چیئرمین:** وزیر صحبت! اس کا جواب دیں۔ وزیر صحبت اس کا جواب دیں کہ بی آرسی میں جو ہوا ہے وہ کیوں ہوا ہے؟

**ملک نصیر احمد شاہوی:** ایک منٹ۔ اُس نے جو ہے وہاں پر ڈاکٹر نے اس کے لیے سرخ لکھ دی کہ hospital میں یہ چیز نہیں ہے۔ ہمیشہ ادھر ہم چلاتے ہیں، پیچھے ہیں کہ خدا کے لیے۔ اور اب ہم سنتے ہیں کہ آپ شاہراہوں پر جو ہیں ایم جنسی وہ بنار ہے ہیں تاکہ وہاں پر ایکسیڈنٹ ہوں۔ آپ اپنے بڑے بڑے ہسپتاں کو کچھ نہیں دے سکتے۔ بہت مہربانی سردار صاحب خوش رہو یہ چیز آپ نے دیکھا ہے۔ پھر بھی آج آپ خوش نظر آ رہے ہیں۔ میرے خیال میں بلوچستان کی ہرگلی، ہر کونے میں یہی حالت ہے پھر آپ خوش

ہوتے جاؤ۔

**جناب چیئرمین:** جواب دے دیں یا پھر اس کے بعد ہم۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** ایک بات ہے جو اس ہاؤس سے متعلق ہے۔ پھر فناں منڑ اُس کا جواب بھی دے دیں۔

**جناب چیئرمین:** آپ کو دو گھنٹے سُننے گے وعده ہے آپ سے۔ کیونکہ فناں منڈ سے اور ان تمام معاملات سے متعلق ہے۔ شاء صاحب مختصر کر لیں۔ جی شاء صاحب۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** شکریہ جناب چیئرمین۔ آپ کو یاد ہو گا۔ اس وقت آپ چیئرمین ہے۔ Custodian ہے اس ہاؤس کے، بیٹھے ہیں۔ میں ہمیشہ یہی کہتا ہوں کہ اس ہاؤس کو کچھ Public Sector کام بھی کرنا چاہیے۔ ایک مہینہ رہ گیا ہے۔ نئی PSDP آنے والی ہے۔ جسکو Development Plan کہتے ہیں۔ جو بلوچستان کے عوام کی آنے والی ایک سال۔ اب تو کہتے ہیں کہ PSDP پانچ سال کی ہو۔ اُس سے متعلق ہے۔ اور یہ بہت ہی اہم دن ہے کہ اور گزشتہ جو گیارہ مہینے اب گزر گئے۔ دس مہینے۔ اُس کی کارکردگی سے متعلق ہے۔ میں نے کچھلی دفعہ جب یہاں پر ہمارے اسپیکر صاحب بیٹھے تھے۔ میں نے ایک خط کاریفنس دیا جو آٹھ اپریل کو اس ہاؤس سے جو نکلا تھا۔ وہ ACS Development کو جو سابقہ اُنکے روئے تھے۔ اُن سے متعلق کہ آپ آٹھ مہینے، دس مہینے میں آپ نے جتنے بھی پیے ترقی کی مدد میں PSDP کی مدد میں ریلیز کیے ہیں۔ اُنکی ضلع وار تفصیل اس ہاؤس کو۔ جب اس ہاؤس میں جمع کروائیں۔ یہ وہ لیٹر ہے۔ میں دوبارہ اگر کہتے ہے دھرا دوں۔ پڑھ لوں۔ آٹھ اپریل کا ہے۔ ریلفنس نمبر ہے۔ subject Ruling of the Honorable Speaker یہ اسکا

ہے۔ یہ گیا جناب والا! Planning and Development کے ڈیپارٹمنٹ کو آٹھ اپریل سے آج تک اسکا جواب اگر آج مل جاتا۔ یہ صحت کے مسائل۔ تعلیم کے مسائل۔ روزگار کے مسائل۔ PSDP کے لپس ہونے کے مسائل۔ بلوچستان کے عوام کو بھلی کے فرائیں کے مسائل۔ بھوک کے مسائل۔ اسٹریچر کے مسائل۔ اس سب کا انحصار ایک اچھی پالیسی پر ہے۔ ایک اچھی ڈولپمنٹ فریم ورک پر ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ آپ کو میرے خیال میں آج تک نہیں ملا۔ میں آج آیا ہوں۔ میرے ٹیبل پر مجھے وہ نظر نہیں آ رہا۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو چار، پانچ رو لنگ مسلسل ہوئی ہیں اسپیکر کی PSDP سے متعلق۔ وہ انہوں نے ردی کی ٹوکری میں چینک دیئے۔ اگر آپ کے پاس ہے تو وہ لے آئیں۔ ہم اُس پر بحث کر لیں گے۔ جب یہ کہتے ہے کہ جی

substantive بحث ہو۔ کوئی ایسی فضول کی بات چیت نہ ہو۔ گالی گلوچ نہ ہو۔ ایک دوسرے پر کچھڑا چالنا نہیں ہو۔ تو آپ کام کی چیز یہاں ہمارے سامنے رکھتے۔ تو ہم کہتے کہ آپ سے ادھر غلطی ہوئی ہے۔ آپ سے ادھر اچھائی ہوئی ہے۔ ہم آپ کو appreciate بھی کرتے۔ اب میرے پاس ہے اگر انہوں نے نہیں دیا۔ لیکن ہمارے بھی ذرا رُخ ہے بلوچستان میں۔ یہ ہے جناب والا! چار صفات پر مشتمل۔ New اور going on something کی مدد میں گزشتہ دس سے گیارہ مہینے میں کتنے پیسے کس اصلاح کو ریلیز ہوئے؟۔ 78 ارب روپے کا بلوچستان کا 77 ارب something یہ بلوچستان کا PSDP تھا 2018 اور 2019 کا۔ دس ارب روپے کے اس میں جناب والا! فیڈرل کے تھے۔ ہمارے components کے donors کے تھے۔ یا components میں سے اٹھا سی ارب 88 Billion کا ہمارا PSDP تھا۔ یہ 88 Billion روپے میں سے جناب والا صرف 33 ارب روپے۔ یہ authorise کر کے یاریلیز کر سکے۔ اُسکی expenditure بھی نہیں ہو سکی۔ کیونکہ وہ ابھی میرے پاس سے بلوچستان کے خزانے میں آئیں گے یعنی 45 سے 55 ارب روپے کی PSDP بلوچستان کی جناب والا! lapse ہوئی ہے۔ اور اس کو ہم ثبوت کے ساتھ ہم ثابت کر سکتے ہیں کسی بھی فورم پر۔ میرے پاس یہ چار صفات پر مشتمل یہ اسکیم ہے اس میں کتنی discrimination شام لعل کی بیچارے کی حیثیت نہاء بلوچ کی یہاں پر systematic discrimination، یہاں پر اتنی even old جو آپ کی ongoing scheme ہے اس میں آپ کو percentage بتاؤں گا کہ 32% جو ہے یہ بلد کے لیے انہوں نے release کیے۔ 43% جمل مگسی میں ongoing کی مدد میں۔ یہ 33 ارب میں سے اگر آپ اپوزیشن کی districts دیکھے یا even انکے گورنمنٹ میں جو PTI کے districts ہے آپ کے اپنے حلقوں میں ہیں ان کے اپنے حلقوں کو بھی پیسے release نہیں ہے اور ان کو پہنچنے نہیں ہے۔ ایسی جادوگری department کے planning and development میں دو تین مہینے میں ہوئی ہے یہ 33 ارب روپے دو تین مہینے کا کھیل ہے۔ دو تین مہینے پہلے تو بلوچستان میں ایک روپیہ پیسے بھی وہ نہیں کر رہا تھا نہ P&D authorisation کر رہی تھی نہ جو ہے allocations ہو رہی تھی۔ تھی، نہ releases ہو رہے تھے اور نہ development کے مد میں کوئی activities ہو رہی تھی۔ اب دیکھے اگر میں اس کی تفصیل میں جاؤں new scheme کہتے ہیں کہ جی ہم نے کوئی

new scheme نہیں کی۔

**جناب چیئرمین:** Order in the House please.

**جناب شاء اللہ بلوچ:** یہ جو کہتے ہیں کہ نئے اسکیم کے مد میں ہم نے کوئی پیسے release نہیں کیے ongoing۔ جناب والا! یہ میرے پاس نئی اسکیم ہے بیلہ میں 13%， جعفر آباد میں 23%， جhel مگسی میں 40% نئی اسکیموں کے لیے پیسے allocate ہوئے یہ سارا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ہونے چاہیے تھے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں جhel مگسی کے جعفر آباد کے یا بیلہ کے خلاف ہوں۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اگر بلوچستان میں development ہونی تھی وہ یکساں ہوتی۔ اگر آپ نے PSDP کو یکسر مسترد کر دیا تھا آپ ابھی تک PSDP کو کہتے ہیں کہ یہ غلط ساتھ پھر آپ نے new scheme کی مدد میں وہاں پر پیسے کیوں release کیے۔ اور یہ اگر کورٹ کے سامنے جائے تو یہ تو ہیں عدالت کے کیس بن سکتا ہے آپ کے اوپر۔ اب میں جناب چیئرمین آپ کے توسط سے ظہور صاحب بیٹھے ہوئے یہ تو ہوا پرانا حساب کتاب بلوچستان کے ساتھ ایک وہ کیا کہتے ہیں کہ تاریخی جرم ہوا ہے یہ گزشتہ 9 سے 10 مہینے میں۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے میں ابھی ایرانی کنسول جنگل کو مل کر آیا ہوں۔ بلوچستان کے ہمارے خاران واشک اور مکران کے علاقے کے شہزادے خوب رونو جوان جن کو ماں باپ اس لیے جنم دیتے ہیں کہ وہ اپنی دھرتی پر روزی اور روٹی کمائے، آج مجبور ہے جناب والا tourist visa پر جہاں پر وہاں برلن ڈھوتے ہیں، بوریاں اٹھاتے ہیں، سبزی بیچتے ہیں اور وہاں پر جوتے پاش کرتے ہیں۔ 14 کے قریب 16 point of order کے قریب بند رعباں میں خاران کے نوجوان دو تین دن سے کپڑے گئے ہیں اسی وجہ سے جب بلوچستان میں ناہل حکمرانی ہوگی۔ ظہور صاحب ایک منٹ مکمل نہیں ہوا میں آرہا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** آپ kindly windup کر لیں۔

**میر ظہور احمد بیلیدی:** اس کو اعتراض ہے وہ سوال و جواب کریں، بس ختم کریں۔ متعلقہ وزیر اس کو جواب دے دے گا۔ point of order پر ایک ایک گھنٹہ بولنا حکومت کو لعنت ملامت کرنا جناب اسپیکر! یہ جمہوریت نہیں ہے آپ بالکل سنا کیں ہم آپ کو سننے کے لیے تیار ہیں لیکن آپ حکومت کی جواب بھی سن لیں۔ پہلے ان کے پیش رو ایک گھنٹہ بولتے رہے اب جناب ایک گھنٹہ بول رہے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** بس یہ ختم کر رہے ہیں شاء صاحب انتظامی جملہ بولیں۔ میں جب فلور دون گا تو آپ بولیں گے۔

**شانع اللہ بلوچ:** جناب چیئرمین! میں conclude کر رہا ہوں۔ ظہور صاحب sir۔ جناب چیئرمین! اب کیا بات روگئی، اب رہ گئے ہیں صرف 25 دن جس کے بعد آپ نے بجٹ کی تیاری کرنی ہیں۔ اس House میں کوئی سات assurance، جب کے اندر کوئی بات کرتے ہیں تو اُس کو کہتے ہیں کہ government assurance کمیٹی بھی ہے۔

-assurance committee

**جناب چیئرمین:** جی کمیٹی ہے۔

**جناب شانع اللہ بلوچ:** یہاں پر وزیر اعلیٰ صاحب نے جب پہلی دفعہ اس اسمبلی کا پہلا debate میں PSDP متعلق لایا تھا۔ تین دن اُس پر مسلسل بحث ہوئی۔ یہاں پر government assurance یہ آیا کہ آنے والی PSDP ایک formula کے تحت بننے کی وجہ پر جہاں پر economic potential ہوگا، جو districts قحط سالی سے گزرے ہیں۔ جو جگہ سے گزرے ہیں جو بیروزگاری کی زدیں ہیں۔ ایک منٹ ظہور صاحب بیٹھیں نا۔

**میر ظہور احمد بلیدی:** ہمارا دل بڑا ہے کہ جو آپ کی بتیں ہم سن رہے ہیں۔ حقائق سے بر عکس بتیں آپ کی سن رہے ہیں ہمارا دل بڑا ہے۔ اگر وہ مکمل کر چکے ہیں تو مجھے بھی جواب کا موقع ملے۔

**جناب شانع اللہ بلوچ:** جناب چیئرمین! جب government assurance دیتی ہے آپ مجھے بتائیں میں آپ کو مخاطب ہو کے کہہ رہا ہوں کہ کہاں گئی government assurance ہم اس House میں بیٹھے ہوئے elected representatives ہیں۔ ہم سے آج تک کسی نے نہیں بتایا کہ آنے والے PSDP پر formula کیا ہے۔ کس بنیاد پر تقسیم ہو گی۔ اور اس کے لیے کورٹ نے بھی order کیے ہیں میں 20 مارچ کا۔ ان کی کوشش یہی ہے جناب والا آنے والی جو PSDP ہے۔ کیوں کہ یہ تو نالائقی کی انتہا ہے۔ مصیبت یہ ہے کہ بلوچستان suffer کر رہا ہے ان کی غلط پالپیسوں کی وجہ سے۔ ہم بلوچستان کو کیا۔ حکومت کی نالائقی کی وجہ سے آج اسٹریپر تک ہسپتاں میں نہیں ہے۔ (مداخلت)

**میر ظہور احمد بلیدی:** اگر انکو اتنا ہے تو سوال لے کر آئیں جناب اسپیکر یا رو یہ بالکل درست نہیں ہے اپوزیشن کو اپنے رو یہ درست کرنی چاہیے۔

**جناب شانع اللہ بلوچ:** حکومت کی نالائقی کی وجہ سے 155 ارب روپے بلوچستان کے ضائع ہوئے ہیں۔ حکومت کی نالائقی کی وجہ سے روز لاشیں گر رہی ہیں بلوچستان میں۔ یہ حکومت کی نالائقی نہیں ہے۔ اگر حکومت کی

قابلیت اور صلاحیت ہوتی تو بلوچستان میں امن و امان کی صورتحال ابتر نہیں ہوتی۔ حکومت کی قابلیت ہوتی تو 155 ارب روپے lapse میں نہیں ہوتے، حکومت کی لا تھی ہوتی تو 11 میہنے سے PSDP میں آپ کی کورٹ میں پیشی پڑے نہیں ہوتے، cases کا پڑے نہیں ہوتے۔ جناب چیئرمین آپ رونگ دے کہ جو PSDP کے متعلق government assurance آئی تھی

**جناب چیئرمین:** صحیح ہے میں رونگ دے دوں گا۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** جو government assurance formula کے متعلق PSDP بلوچستان کے عوام کی زندگی ہم ایسے نالائق بنے گا یا نہیں بنے گا، ہمیں اور کچھ نہیں سننا۔ آنے والی PSDP بلوچستان کے عوام کی زندگی ہم ایسے نالائق لوگوں کے ہاتھ میں نہیں دے سکتے۔ ہم اپنے بچوں کو دوسرا ملکوں کے جیلوں میں سڑتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے۔

**میر ظہور احمد بلیدی:** جناب اسپیکر! شاء صاحب کسی چوک پر نہیں بول رہے ہیں جو اتنے جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کو جواب دیا جائے گا سب کچھ ہمارے پاس موجود ہے۔ اور یہ حکومت کرنے کا حق ہمیں انہوں نے نہیں دیا ہے، حکومت کرنے کا حق ہمیں بلوچستان کے عوام نے دیا ہے۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** آپ چوک کی زبان سمجھتے ہیں۔ آپ اسمبلی کے زبان سمجھتے، آپ آئین کی زبان سمجھتے، آپ قانون کی زبان سمجھتے، آپ کورٹ کی زبان سمجھتے، آپ پی ایس ڈی پی کی زبان سمجھتے تو ہمیں یہ باتیں نہیں کرنی پڑتی۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

**جناب چیئرمین:** بہت شکریہ شاء بھائی۔ جی minister finance صاحب آپ بتائیں۔ زیرے صاحب اس کے بعد آپ بات کرے۔ ابھی بیٹھے ہوئے ہیں آپ بالکل بات کرے، موقف تو سنیں آپ۔

**میر ظہور احمد بلیدی:** جناب اسپیکر! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کسی ایک نے point of order پر بولتے رہے ہیں جب ان کو کوئی جواب دینا چاہے تو وہ انکار کر دے۔ یہ اپوزیشن کا روایہ بالکل درست نہیں ہے یہ غیر جمہوری غیر پارلیمانی روایہ ہے اس کو ہم مسترد کرتے ہیں۔ (مداخلت۔ شور)۔

**میر ظہور احمد بلیدی:** جناب اسپیکر! اس طرح نہیں ہے لگتا ہے کہ یہ جس طرح بول رہے ہیں یہ اسمبلی میں بلوچستان کی ترجمانی نہیں کر رہے ہیں، یہ صرف اور صرف سو شل میڈیا کی زینت بننا چاہ رہے ہیں۔ ان کو کوئی مقصد نہیں ہے ہمیں حکومت کا حق بلوچستان کے عوام نے دیا ہے ہمیں اپوزیشن نے حکومت کا حق نہیں دیا ہے۔

**جناب چیئرمین:** میں فلور دے چکا ہوں ان کو اس کے بعد آپ کو دے دوں گا۔ آپ dictate تو نہ کر

نہ مجھے۔ آپ سنیں اس کے بعد آپ بات کر لیں پھر۔۔۔ (مداخلت۔شور)۔

**میر ظہور احمد بیلیدی:** نہیں جناب اپنکر اس طرح نہیں ہو گا۔ یہ غیر پاریمانی اور غیر مناسب روایہ ہے۔ اقلیت کو ہم اکثریت کو۔۔۔ (مداخلت۔شور)۔

**جناب چیئرمین:** مجھے بات نہیں کرنے دے رہے ہیں۔ نصر اللہ صاحب! بیٹھ جائیں آپ اس کے بعد آپ بات کر لیں۔ ایک پانچ منٹ ان کو بات کرنے دے اُس کے بعد میں آپ کو فلور دے دوں گا۔ اُس کے بعد پھر اصغر کھڑا ہو گا۔ دیکھیں اس کے بعد میں دے دوں گا آپ کو آپ بات تو کرنے دے اُن کو۔۔۔ (مداخلت۔شور)۔

**جناب نصر اللہ خان زیری:** جناب چیئرمین! آپ ہمارے حقوق کے محافظ ہو۔ جناب چیئرمین! میں آپ سے مخاطب ہوں میں آپ سے اپنے حقوق کا دفاع چاہتا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** ok میں آپ کے حقوق کا دفاع کروں گا۔ صحیح ہے میں آپ کو دے دوں گا۔ لیکن نصر اللہ زیرے صاحب اس کے بعد کر لیں۔

**میر ظہور احمد بیلیدی:** آپ کو جواب دیا جائے گا۔ آپ کو formula بتایا جائے گا۔ آپ کو پی ایس ڈی پی کا status بتادیا جائیگا۔ جناب اپنکر یہ روایہ درست نہیں ہے۔

**جناب چیئرمین:** صحیح ہے۔ جی ظہور۔ بہت شکریہ آپ سب کا۔

**میر ظہور احمد بیلیدی (وزیر مکملہ خزانہ و اطلاعات و نشریات):** شکریہ جناب چیئرمین! جس طرح ہماری اپوزیشن نے جو باتیں کی ہیں۔ اور مناسب یہ تھا کہ ان باتوں کا حکومتی ممبر ان کی طرف سے جواب سنا جاتا۔ جناب چیئرمین! بد قسمتی سے ہم جو ہیں بلوچستان کے لوگ، بلوچستان کی اسمبلی، رواجوں کی امین رہی ہیں۔ اور باقی صوبوں کے اسمبلی سے بلوچستان کے اسمبلی کو منفرد حیثیت اسی وجہ سے حاصل تھا کہ۔۔۔ (مداخلت۔شور)۔

**جناب شاعر اللہ بلوچ:** جناب چیئرمین صاحب! یہ ہمیں اخلاقیات کا درس نہیں دیں۔

**وزیر مکملہ خزانہ، اطلاعات و نشریات:** جناب چیئرمین! جس طرح یہاں اس اسمبلی سے shame کی آوازیں آرہی ہیں، جس طرح ہمارے ایک معزز دوست جو ہے وہ اپنی تفصیل بتارہے ہیں۔ نئی میں کھڑا ہو کے انکو ٹوکنا۔ یہ اس طرح کے الفاظ بیان کرنا، تو میں اخلاقیات کی درس نہ دوں تو کیا دوں۔ جناب چیئرمین! ہمیں حکومت کرنے کا حق بلوچستان کے عوام نے دیا ہے۔ ہمیں اپوزیشن نے نہیں دی ہے۔ ہم بلوچستان کے عوام کو جواب دہیں۔ (مداخلت۔شور)۔

**جناب چیئرمین:** Order in the House, please۔ نہ لیں، آپ لوگ سن لیں۔

**وزیر مکمل خزانہ، اطلاعات و نشریات:** جناب چیئرمین! ہم نے اپوزیشن کو دو، دو گھنٹے سنا اور جب ہمیں جواب دینے کا موقع ملا ہے تو کیوں وہ ہمیں بات نہیں کرنے دے رہے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** وقفہ سوالات پر آپ لوگ آئے نہیں۔ آپ لوگ روزکی بات کرتے ہو۔ آپ لوگ کس روزکی۔ کارروائی باضابطہ شروع ہی نہیں کرائی گئی۔

**وزیر مکمل خزانہ، اطلاعات و نشریات:** جناب چیئرمین! جس طرح PSDP کے متعلق ہمارے دوستوں نے سوال کئے۔ جناب چیئرمین! آپ کو پتہ ہے کہ بلوچستان میں جو پچھلے ادوار کی بات نہیں کروں گا، شاید میرے دوست کچھ ناراض ہو جائیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جو پی ایس ڈی پی بنی ہے جس طرح بلوچستان میں پلانگ اینڈ ڈیپلینمنٹ ڈیپارٹمنٹ تھا جس طرح وہ چلا یا کیا ہے۔ اُسکو کیا کر میں آپ کو بتا نہیں سکتا کہ جس طرح بے ہنگام یہاں ایک پلانگ کی گئی ہے۔ جب ہمیں حکومت ملی، تو سب سے پہلا ہمیں task یہ تھا کہ پی ایس ڈی پی کو کس طرح to the point precise کریں اور کس طرح اسکو track پر لے آئیں۔ اس پر کافی نہیں کہیا جائی تھی۔ جس نے کافی محنت کی۔ اور اب جا کے اور پی ایس ڈی پی جو ہے، بہتر ہو گئی ہے۔ اور جو ہمارے releases ہیں تقریباً 33 ارب کے releases ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمیں utilization ہیں اس پر ہماری میٹنگ ہو گئی ہے۔ اس کو بھی وہ spread-out ہو گیا ہے اور تقریباً چیزیں جاری ہیں۔ جناب اسپیکر! جو نئے سال کی پی ایس ڈی پی جوبن رہی ہے۔ اس میں ہم نے دو، تین چیزیں دیکھنی ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ جی اس میں یہ ہے کہ وہ سیکٹر زوج پہلے ignore کر رہے تھے، جس طرح tourism تھے۔ جس طرح women empowerment ہے۔ اسی طرح آرکیا لوگی ہے۔ اسی طرح devolve کر رہے ہے۔ ان کو بھی جو ہے پی ایس ڈی پی ہم جگہ دے رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک جو بڑی ہیں چیزوں کو۔ پہلے اس طرح تھے کہ جو ساری پلانگ تھی وہ صرف کوئی سٹی میں ہوتی تھی اب ہم نے ڈسٹرکٹ کو empower کیا ہے۔ اس کی ثبوت یہ ہے کہ جی ڈسٹرکٹ ڈیپلینٹ فنڈ جو ہیں، وہ ڈی سی کے disposal پر ہیں۔ ابھی اس پر ٹینڈر process پر گئی ہوئی ہیں۔ دوسرے جناب اسپیکر! جو پی ایس ڈی پی نئی بنے گی۔ اس میں سارے سیکٹر زوجہ دی گئی ہیں اور اس پر کام جاری ہیں۔ اور انشاء اللہ و تعالیٰ میں پورے اسمبلی کو، اپوزیشن ممبر ان کو اور پورے بلوچستان کے عوام کو یہ assure کر رہا ہوں گا کہ جو نئی پی ایس ڈی پی آئیں انشاء اللہ و تعالیٰ وہ عوام دوست ہو گی۔ اس میں ہم سب دوستوں کے جو ہیں input شامل ہو گی۔ اور جو

پلانگ کمیشن نے جو rules-set کئے ہیں اس کے عین مطابق ہم بنائیں گے۔ وہ کوئی ڈھکی چھپی کوئی کام ہورہا ہے۔ وہ جب پی ایس ڈی پی آئیگی۔ تو انشاء اللہ اس دن لوگ دیکھیں گے۔

**جناب چیئرمین:** نصراللہ خان صاحب! آپ میرے خیال اپنا باضابطہ سوال دریافت کر لیں۔ اپنے سوال کی طرف آجائیں کارروائی بھی آگے لے جائیں۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** جناب چیئرمین! یہ کرسی آپ کی respectable Chair ہے۔ جس طرح ملک صاحب نے کہا تھا، اُس دن آپ یہاں تشریف فرماتے ہے، آپ تقریر کر رہے تھے۔ حکومتی پارٹی سے آپ کا تعلق ہے۔ جب آپ اپنا درد سنارہ ہے تھے۔ جب آپ اپنی فریاد کر رہے تھے تو سامنے کون بیٹھا تھا یہاں؟۔ اُس طرف ایک کرسی پر کیا کوئی بندہ بیٹھا تھا؟ یہ بنجیدگی کا یہ عالم ہے جناب چیئرمین! ابھی میرے دوست منشہ فناں صاحب نے، میں اُنکے بارے میں یہ الفاظ ادا نہیں کروں گا۔ لیکن یہ جو باتیں انہوں نے کی ہیں۔ اس میں کوئی سچائی نہیں تھی۔ مجھے بتایا جائے as a Finance Minister کہ اب تک اس پی ایس ڈی پی کے تین کوارٹرز میں سے کتنے کوارٹر کے پیسے وفاق سے آئے ہیں؟ اور کتنے ارب روپے والپس وفاق کے پاس جائیں گے؟ سوارب روپے جناب چیئرمین! یہ کتنا بڑا ظلم ہوگا۔ جس سوارب روپے میں سے ہم نے اپنے بچوں کیلئے یہاں سکول بنانے تھے، جناب چیئرمین! میری آپ بات سن لیں۔ یہ ایسی بات نہیں ہے۔ ہم بھی جاتے ہیں، ہم نے بھی کچھ سیکھا ہے۔ ہم بھی پی ایڈڈی ڈیپارٹمنٹ جاتے ہیں، ہم بھی سیکرٹری صاحب سے ملتے ہیں، وہ ہمیں اندر ورنی جتنی بھی آپ کی کہانی ہے آپ کے وزراء ہمیں بتاتے ہیں۔ آپ کے پارلیمانی، آپ کے ایم پی ایز، ہمیں بتاتے ہیں کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اب جناب چیئرمین آپ کا پورا ڈولپمنٹ کا کام رکا ہوا ہے۔ صوبے میں کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ جناب چیئرمین! خود فرمارہے ہیں 88 ارب روپے میں سے کتنی ارب روپے کی authorization ہوئی ہیں، کتنی کی releases ہوئے ہیں اور کتنا آپ کا لپس ہو رہا ہے۔ وفاق تو خوش ہے جناب چیئرمین! وفاق میں تو ویسے بھی ہمارے ڈولپمنٹ پر اربوں روپے کے cut گالی ہیں۔ اور اس بات پر بھی خوش ہیں کہ وہ ان کے پیسے نہ خرچ ہونے کی وجہ سے پیسے وفاق کے پاس جا رہے ہیں۔ جناب چیئرمین! میرے دوست نے بات کی کہ last PSDP کسی اور حکومت نے بنائی تھی۔ کسی اور حکومت نے نہیں بنائی تھی۔ آپ کے پارٹی نے بنائی تھی، کس حکومت نے بنائی تھی؟ اُس وقت کس پارٹی کا وزیر اعلیٰ تھا؟ آپ کے پارٹی کا وزیر اعلیٰ تھا۔ اُس نے پی ایس ڈی پی بنائی تھی۔ آج آپ کو اپنے پارٹی کا وزیر اعلیٰ کا وہ پی ایس ڈی پی acceptable نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! ہمیں یہ بنا یا جارہا تھا CM صاحب

نے یہاں ہمیں یہاں وعدہ کرایا تھا کہ لیویز کو ختم نہیں کیا جائیگا۔ لیویز بحال ہوگی۔ Strengthening of the Levies نے یہاں ہمیں یہاں وعدہ کرایا تھا کہ لیویز کو ختم نہیں کیا جائیگا۔ لیویز بحال ہوگی۔ اُنھیں یہ یہ کتنے ارب روپے دیئے جائیں گے۔ آج ایک بار پھر حکومت سازش کر رہی ہے۔ میرے دوست جو جو پارٹی میں ہیں یہاں باقی پارٹیوں کے وہ دیکھ لیں، کہ وہ لیویز، وہ کیمنی پولیس جو انگریز کے دور سے تھی اور جن کے پاس 95% علاقہ ہے۔ اُس علاقے میں زیادہ امن ہے۔ پولیس کے علاقے میں امن نہیں ہے۔ اب ایک بار پھر سازش کی جا رہی ہے وہ لیویز فورس کو ختم کر رہی ہیں۔ یہ ہمارے عوام کے ساتھ ڈھوکہ ہوگا۔ اور اسی لئے لیویز پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ اسی لئے لیویز کا قتل عام کیا جا رہا ہے۔ اسی لئے توالی کشائی سنجاوی میں حملہ ہوا لیویز پر۔ اسی لئے تاکہ لیویز کو ناکام ثابت کیا جاسکے۔ اور کوئی اور لوگ یہاں آ کر یہاں وہ اقتدار سن جائیں۔ کہ اس طرف صوبے کو لیکر جا رہے ہیں۔ یہاں وزیر اعلیٰ صاحب نے کیا کہا تھا وہ ریکارڈ آپ مغلوں میں۔ اُس نے کہا تھا کہ لیویز کو ختم نہیں ہوگی۔ آج پھر یہ اخبار جنگ میں آیا ہے کہ حکومت ایک بار پھر لیویز کو ختم کر رہی ہیں۔ جناب چیئرمین! یہ ہمیں قبول نہیں ہے۔ یہ حکومت جس کی راہ پر چل رہی ہے، یہ کسی اور کے کہنے پر چل رہی ہے۔ یہ غالباً مخلوق کے کہنے پر چل رہی ہیں۔

**جناب چیئرمین:** وہ اس خبر کی تردید کر رہا ہے۔ خبر صحیح نہیں ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** اس طرح یہ نہیں ہوگا، اگر یہ کہتے ہیں ”کہ ہم عوام کے نمائندے ہیں“، عوام کے نمائندے اس طرح نہیں کرتے ہیں۔ عوام کے نمائندے عوام کے حقوق کی بات کریں گے۔ عوام کی حقوق کی بات یہ لوگ کرنے نہیں سکتے ہیں۔ اس لئے کہ انھیں خود اپنے آپ کے اوپر سوالیہ نشان کیا ”کہ ہم پتہ نہیں کس کے نمائندے ہیں“۔ وہ سب کو پتہ ہے کہ آپ کس کے نمائندے ہو۔ لہذا جناب چیئرمین! آپ میری بات سن لیں۔ (مداخلت۔ شور) آپ بیٹھ جائیں دیش آپ لاڑ لے ہو، ہمیں پتہ ہے کہ آپ لاڑ لے ہو، آپ بیٹھ جاؤ۔ آپ کو تو 25 لاکھ روپے آپ کوں گئے آپ کے لئے بس ہیں۔

**جناب چیئرمین:** نصراللہ خان زیریے! آپ محض کریں۔ دیش صاحب آپ بیٹھ جائیں۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** جناب چیئرمین! آج کے بعد جو دیش صاحب نے جس طرح کہا۔ اس کو شاید 25 لاکھ روپے اور مل جائیں۔۔۔ (مداخلت۔ شور) نہیں، نہیں، ہمارا کوئی نہیں ہے۔ ہم عوام کے نمائندے ہیں۔ ہم نے چار یونیورسٹیاں بنائی ہیں۔ آپ نے خود کہا ہے ”کہ ہم کس کے نمائندے ہیں“۔ جناب چیئرمین!۔۔۔ (مداخلت۔ شور)۔ ابھی آپ ان کو تو بٹھائیں نا۔

**جناب چیئرمین:** نصراللہ زیرے صاحب! یہاں پر سارے معزز ارکان عوام کے ووٹ سے منتخب ہو کر آئے ہیں۔ عوام کے نمائندے ہیں۔ آپ اس طرح کی بات کر کے ان کا احتجاق مجموع کر رہے ہیں۔

**وزیر مکمل خزانہ، اطلاعات و نشریات:** جناب چیئرمین۔ یہ بلوچستان کے عوام سے جو اپنی پارٹی کے شکست کا بدله رہے ہیں۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** نہیں نہیں، کوئی بدلمہبیں لے گا۔ جناب چیئرمین! وہ تو پتہ ہے کہ کس طرح یہ لوگ جیت کر آئے ہیں۔۔۔ (مداخلت۔شور)

**جناب چیئرمین:** اگر آپ لوگ مجھے کارروائی آگئے نہیں لے جانے دیں گے تو پھر اجلاس کا فائدہ نہیں ہے میرے خیال میں۔ آپ کو فلور دے دوں گا مبین صاحب۔ (مداخلت۔شور)۔ احمد نواز صاحب بیٹھ جائیں۔ جی نصراللہ صاحب! ختم کر لیں۔ نصراللہ زیرے صاحب! آپ سوالات کی Order in the House۔ طرف آئیں گے تو میں اجلاس کو آگے کی طرف لے جاؤں گا۔ Order in the House۔ میرے خیال میں اجلاس کو ملتوی کر دوں گا پھر۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** جناب اپنیکر صاحب! جس طرح دوستوں نے ہمیں کہا ہے کہ آپ نصراللہ صاحب کو بٹھائیں۔ ہماری وزیر صاحب اُسکا جواب دے دیں گے۔ لیکن ہم بیٹھ کر وزیر صاحب کو اُس جواب کو تسلی سے سُنتے رہے، ہمارے معزز کن جب۔

**جناب چیئرمین:** لیکن سوال یہ ہے کہ آپ کس بنیاد پر سوال کر رہے ہیں؟ آپ کو فلور، آپ دیکھیں کارروائی آگے ہی نہیں بڑی ہے نہ۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** ایک چھوٹی سی درخواست۔

**جناب چیئرمین:** آپ یہاں پر وزراء صاحبان کو ہم نے طلب کیا ہے تھا کہ وہ آپ لوگوں کے سوالات کا جواب دے دیں۔ وقفہ سوالات کی طرف آپ آئیں رہے۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** بالکل جائیں گے۔ اُسی طرف جائیں گے۔ جناب چیئرمین صاحب! جب ہمارے معزز کن بول رہے تھے اُس کے درمیان میرے خیال میں یہ سارے دوست اُٹھے، اُس کو بولنے دو۔

**جناب چیئرمین:** یہ بالکل ہمارے روایت کے خلاف ہے یہ ہونا نہیں چاہیے۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** بالکل ہم اُس کو تسلی سے سُنیں۔

**جناب چیئرمین:** بالکل نہیں ہونا چاہیے ایک بات کریں تو سُنیں۔

**ملک نصیر احمد شاہوی:** آپ کی بات بھی سُنیں گے مبین جان کی بات بھی سُنیں گے آج بہت جذباتی ہو گئے، اتنا تو۔

**جناب چیئرمین:** صحیح ہے صحیح ہے۔ شکریہ ملک صاحب۔ وقفہ سوالات۔ نصراللہ زیرے صاحب آپ اپنا سوال نمبر 23 دریافت فرمائیں۔۔۔ (مداخلت)۔ مبین صاحب آپ بیٹھ جائیں۔۔۔ (مداخلت)۔ نصراللہ زیرے صاحب آپ اپنا سوال نمبر 23 دریافت فرمائیں۔ جی نصراللہ صاحب۔

**نصراللہ خاں زیرے:** Question No 23

**23☆ جناب نصراللہ خاں زیرے، رکن اسمبلی:**

کیا وزیر معدنیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ہر نائی، پچھہ، دکی، چمانک و دیگر مقامات جہاں کوئی مائن زد واقع ہیں، سے فن ٹن کے حساب سے ٹیکس وصول کرتی ہے؟

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو فن ٹن پر کس قدر ٹیکس وصول کی جاتی ہے ضلع وار تفصیل دی جائے نیز کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مقامات پر تعینات فرنیٹر کورٹ بھی اپنے قائم کردہ چیک پوسٹوں پر فن ٹن یافی ٹرک کے حساب سے اپنی الگ ٹیکس وصول کرتی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو ایف سی کی جانب سے فن ٹن یافی ٹرک پر کس قدر ٹیکس وصول کی جاتی ہے ضلع وار تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر معدنیات:**

حکومت رائٹلی کی مدیں 130 روپے فن ٹن کے حساب سے ٹیکس وصول کرتی ہے کی ضلع وار تفصیل ذیل ہے:-

نمبر شار	کول فلائل	سال	رائٹلی کے مدیں وصولی ملین روپے
1	چھ، آب گم، بولان	2017-18	20.996 ملین
2	کوئٹہ، ڈیکاری، مارواڑ، پیر اسما عیل، زیارت، سین کاریز، ہمنہ چیک پوسٹ	2017-18	64.8195 ملین
3	شہرگ، ہر نائی کھوست، زردا لو	2017-18	34.399 ملین
4	لورالائی، دکی	2017-18	121.51 ملین

فرنیٹر کو کے ٹیکس وصولی بارے میں محکمے کے ریکارڈ میں کوئی وجود نہیں ہے۔

جناب دنیش کمار (پالیمانی سکرٹری برائے ماہنگا یونڈ منزل): پڑھا ہوا، لکھا ہوا تصور کیا جائے۔ پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔۔۔ (داخلت)۔

جناب نصراللہ خان زیرے: جناب۔۔۔ (داخلت۔شور)۔

جناب دنیش کمار: 25 کروڑ پر بھی ہم بننے والے نہیں ہیں یہ آپ کو بتادیں۔ مجھے پتہ ہے میں آپ کو اس میں proof لاوں گا۔

جناب چیئرمین: بیٹھ جائیں بیٹھ جائیں آپ۔ Order in the House۔ جی نصراللہ صاحب۔۔۔ (داخلت۔شور)۔

جناب نصراللہ خان زیرے: میراً ٹمنی question متعلقہ پارلیمانی سکرٹری صاحب سے یہ ہے کہ مجھے یہ بتایا جائے کہ کتنا ٹن کوئلہ جوانہوں نے ذکر کیا ہے کہ مجھ، آب گم، بولان، کوئٹہ، ڈیکاری، مارواڑ، پیر اسماعیل، زیارت، پسین کاریز، ہنس چیک پوسٹ، شاہرگ، ہرنائی، خوست، نژر الداول، لورالائی، دُکی یہاں انہوں نے tax کا تو بتادیا ہے لیکن یہ بتایا جائے کہ کتنا ٹن کوئلہ روزانہ نکلا جاتا ہے؟ پھر باقی supplementary۔

جناب دنیش کمار: نصراللہ زیرے صاحب نے یہ question ہی نہیں کیا کہ کتنا نکلا جاتا ہے؟ اور میں اسکا ایک آپ کو فارمولہ آپ کو بتادوں، جی یہ رامٹی کے مد میں جو وصولی ہمیں ملیں ہیں in-rupees ایک ٹن پر 130 روپیہ وصولی کیا جاتا ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: وہ تو لکھا ہے آپ نے۔

جناب دنیش کمار: آپ اس پر calculation کریں گے تو آپ کو quantity بھی آجائے گی۔

Thank you

جناب نصراللہ خان زیرے: وہ تو مجھے پتہ ہے۔ دوسرا جناب چیئرمین! عموماً یہ ہے کہ کم از کم 130 روپے فی ٹن کے حساب سے tax Mines and Mineral Department وصول کرتا ہے اور اس کے مطابق کوئی ڈھائی ارب روپے سالانہ Mines and Mineral Department کو جاتے ہیں۔ تو میں نے عموماً یہ ہے کہ اصول یہ ہے کہ اس رقم کا 30 فیصد حصہ آمدن کا وہ خرچ کیا جاتا ہے labour اپر خرچ کیا جاتا ہے تو مجھے بتایا جائے کہ کتنی رقم labour اپر خرچ ہوئی ہے۔

جناب دنیش کمار: یہ چونکہ آپ نے Question نہیں کیا مگر تو چونکہ مجھے پتہ ہے میں آپ کو بتادوں Labour Welfare Board ہوتا ہے با قاعدہ اُس میں اُس کا ایک حصہ جاتا ہے کوئی حادثہ ہو جاتا ہے

کوئی اُنکے لئے کوئی پریشانی hospital تعمیر کرنا اس طرح سے social-work پر وہ 30 فیصد آپ کے حساب سے وہ انہیں چیزیوں پر کرق کرتے ہیں۔ آپ یہ یا question-raise کریں آپ کو اس کی بھی تفصیل مل جائیگی۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** نہیں۔ جناب چیئرمین! یہ میں نے جو بنیادی سوال کیا ہے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

**جناب دنیش کمار:** اس میں نہیں ہے آپ کا۔ یہ آپ کا سوال نہیں ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** جو real جسے labour کہا جاتا ہے وہ، وہ لوگ ہیں جو کان سے غاروں میں گھس کر کوئلہ نکالتے ہیں۔ میں آپ کو بتاتا چلوں کہ آپ کمیٹی بنا کیں یہاں ہاؤس کی۔ کسی کان میں کوئی سہولت نہیں ہے۔ جب سے بھی ہے جناب چیئرمین! میں ۔۔۔ (مداخلت)۔ دیکھو یہ مداخلت ہو رہی ہے۔

**جناب چیئرمین:** Order in the House جی آپ اپنا ضمنی سوال۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** بالکل میں ایک سنجیدہ بات کر رہا ہوں Mines کمیٹیوں کی میں بات کر رہا ہوں۔ Mines کی میں بات کر رہا ہوں میں غریبوں کی بات کر رہا ہوں میں ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں جو سب سے نچلے طبقے کے لوگ ہیں۔

**جناب چیئرمین:** یہ سوال کیا ہے ضمنی سوال کیا ہے زیرے صاحب؟

**جناب نصراللہ خان زیریے:** اچھا سوال یہ ہے کہ حادثات میں وہاں کوئی کسی بھی کان میں کوئی system کا نہیں ہے helmet ventilation ہے وہاں پر کوئی ڈاکٹر نہیں ہے۔ کوئی سہولت نہیں ہے۔ تو اتنا ڈھانی ارب روپے کا rescue center ہے اور پھر میں نے دوسرا سوال کیا ہے اس سوال کے جواب میں معزز حکومت صرف یہاں سے وصول کرتی ہے اور یہ بتائیں مجھے کہ میں نے پوچھا ہے کہ حکومت جو وزیر صاحب ہیں اُس نے خاموشی اختیار کی ہے اور یہ بتائیں مجھے کہ میں نے پوچھا ہے کہ۔

**جناب چیئرمین:** آپ باضابطہ دریافت کر لیں اپنا سوال۔ سوال نمبر 24۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** میں نے پوچھا ہے۔ نہیں نہیں 23 نمبر سوال میں، میں نے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو FC کی جانب سے فنی ٹانک پر ٹکس وصول کی جاتی ہے۔ ضلع وار تفصیل دی جائے۔ یہ تفصیل ہمیں بتائیں۔

**جناب دنیش کمار:** نہیں۔ FC کی جانب سے ہمارے پاس کوئی ایسی تفصیل ہے اور نہ ہی اُنکا ایسا کوئی ٹکس

ہے کہ وہ منزہ ڈیپارٹمنٹ کے through وہ وصول کرتے ہیں۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** نہیں یہ بات اگر آپ یہاں ہاؤس سے ابھی آپ کمیٹی بنائیں، ruling دے دیں جناب! آپ یہاں سے ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت سے خوست، شاہرگ، ٹرڈالو، ہرنائی، یہاں ہماری محترمہ ہماری پیٹھی ہوئی ہرنائی سے انکا تعلق ہے اُنکے بھی وہ Mines ہیں، لتنا وہ انکا لیکس وصول کیا جاتا ہے؟

**جناب چیئرمین:** جی جواب دیں؟

**جناب دنیش کمار:** جی یہی میں نے عرض کیا کہ Mines and Mineral Department کے علم میں ایسی کوئی بات نہیں کہ FCO وہ کروہی ہے۔ اگر آپ وہ سوال کرنا ہے یہ داخلہ کیلئے ایک آپ نیا سوال کریں وزارت داخلہ کیلئے آپ کو اُسکا جواب مل جائیگا۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** نہیں آپ کے ہیں۔ آپ Mines and Mineral سے ہیں۔

**جناب دنیش کمار:** نہیں۔ Mineral FCO ہو میں۔ آتی ہے وزارت داخلہ کے، آپ ایک نیا question put up کیوں نہیں کرتے؟ آپ کریں۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** میں نے نیا question کیا ہے اُسی میں ذکر ہے۔

**جناب دنیش کمار:** نہیں یہ تو آپ نے ہمارے مجھے سے متعلق پوچھا ہے تو ہم آپ کو دے رہے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** جی ضمنی سوال۔

**جناب شاء اللہ بلوج:** شکریہ۔ میں محترم وزیر صاحب سے ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہونا کہ کچھ دنوں قبل ملک کے جو بڑے اخبارات ہیں جن میں DAWN News Paper ہے اُس میں ایک رپورٹ شائع ہوئی تھی کہ بلوچستان کے جتنے بھی ماں زریں کوئلہ کے بالخصوص وہاں پر کم عمر بچوں کو ایک تو کام کیلئے بھی لیجائے جاتا ہے اور کافی جو ہے اُنکو جنسی طور پر بھی اُنکے ساتھ زیادتیاں ہوتی ہیں۔ اور یہ بلوچستان کیلئے بہت بڑی بدنامی کا سبب بھی بنا۔ اُس پر کافی programs بھی ہوئیں۔ سنیں میں آیا کہ حکومت بلوچستان نے بھی اس پر نوٹس لے لیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے اس پر کیا نوٹس لیا ہے آپ نے کیسے ensure کیا ہے کہ وہاں پر کم عمر کے بچوں کو روزگار کیلئے بیگار کیلئے اور جنسی ہر اسماں کرنے کیلئے استعمال نہ کیا جائے؟۔

**جناب چیئرمین:** جی۔

**جناب دنیش کمار:** میرے معززار کان اسمبلی نے جو سوال کیا ہے وہ اس سے متعلق تو نہیں ہے باہر حال، جو کے مجھے اس چیز کی معلومات ہیں ہم نے Child Labour Protection ایک کام کیا ہے جس کا میں

بدأت خود ممبر ہوں۔ اور ان چیزوں کو اب ہم address کرنے جا رہے ہیں اور labour department کو باقاعدگی سے تاکید کی گئی ہے انہوں نے surprise-visit کئے ہیں اور ہمارے جو KPK سے چھوٹے بچے آتے ہیں جس طرح سے آپ نے کہا میں اس چیز کی تصدیق کرتا ہوں بالکل آتے ہیں یہ ہمارے بلوچستان کیلئے ایک بدنامی کا سبب بن رہے تھے مگر ہم نے اس پرسنجیدگی سے نوٹس لیا ہے نواب جام کمال خان نے باقاعدہ ہدایت کی ہے Labour department کو اور ساتھ ساتھ Mineral department کو ہم surprise-visit کر رہے ہیں اور اگر اس قسم کے کسی چیز نے کوئی Mines owner پایا جاتا ہے تو ہم انکی Mine بھی بند کر دیں گے اُن پر جرم ان بھی کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: Thank you۔ جی آخري ضمني سوال اس حوالے سے۔ جی۔

ملک نصیر احمد شاہواني: میں منشیر سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ نوود بھی کبھی اس نے دورہ کیا ہے کسی mines کا؟

جناب دنیش کمار: جی جی، بالکل میں مسلم باغ میں بھی گیا ہوں اور میرے پاس ۔۔۔ (مدخلت) نہیں نہیں دیکھیں Mining کی بات کر رہے ہیں آپ۔ کرو مائنٹ کی mining ہے، کرو مائنٹ کی میں چھانگ پر گیا ہوں مسلم باغ پر گیا ہوں میں آپ کو video دکھان سکتا ہوں میں نے video بنائی ہے۔ میں آپ کو video دکھان سکتا ہوں video پڑی ہے۔

ملک نصیر احمد شاہواني: جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین: جی جی۔

ملک نصیر احمد شاہواني: سوال سنیں سوال سنیں۔ میرا سوال یہ ہے جناب چیئرمین صاحب! وہ میرے خیال میں وہ 25 لاکھ کے بعد جو تیزی کر رہا ہے۔ بات میرا یہ ہے کہ آپ اپنے mines department کے کسی visit پر ہوتا ہے اُس کے کسی officer آپ اپنے ذاتی چکر کے حوالے سے تو گئے ہوئے ہوں گے۔ ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے میں پوچھ رہا ہوں۔

جناب دنیش کمار: جی جی، میں آپ کو بتاؤں کہ ہمارے mineral and mining department کی طرف سے باقاعدہ وہاں پر جو royalty check post ہے وہاں پر inspectors کھیں ہوئے ہیں وہ ہمیشہ جاتے رہتے ہیں اور وہاں check کرتے ہیں اور جیسے زیرے صاحب نے بھی کہا تھا تو میں آپ کو بتاؤں mineral and mining یہاں جتنی چھانگ میں ہیں وہاں

پر گورنمنٹ کے schools بھی ہیں اُنکو بنیادی سہولتیں دی گئی ہیں۔ اور میں اب اس حوالے سے نہیں گیا میں ذاتی ثیثیت سے گیا اب میں وہ اُس حوالے سے وہ کر دیا ہے --- (مداخلت)۔ thank you

**جناب چیئرمین:** نصراللہ خان زیرے صاحب آپ اپنا سوال نمبر 24 دریافت فرمائیں۔

**نصراللہ خان زیرے:** Question No 24

**جناب دنیش کمار:** پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

**24☆ جناب نصراللہ خان زیرے، رکن اسمبلی:** کیونumber 2018 کو موخر شدہ

کیا وزیر معدنیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ، جنوری 2010 تا اگست 2018 کے دوران کن کن کوئلہ کے کانوں میں حادثات روپما ہوئے اور ان حادثات کے نتیجے میں کل کتنے مزدور ہلاک و زخمی ہوئے۔ نیز ان کے لواحقین کو مذکورہ محکمہ کمپنی کی جانب سے بطور معاوضہ ادا کردہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر معدنیات:**

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لا بھریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب چیئرمین:** جواب ضخیم ہے لا بھریری میں ملاحظہ فرمائیں۔ جی زیرے صاحب۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** جناب چیئرمین! آپ کو پتہ ہے کہ پہلے بھی میں نے کہا تھا کہ ان اختیاطی تداہیرنہ ہونے کی وجہ سے آپ دیکھ رہے ہیں کہ کامنہ coal-mines میں حادثات پیش آتے ہیں۔ اور یہے غریب لوگ اُس میں مر جاتے ہیں اور پھر انہیں معاوضہ کیا ملتا ہے؟ اور ایسا بھی ہے کہ مہینوں، دنوں، پہنچ سو کے قریب کتنے دن اُنکی لاشیں وہاں پڑی رہتی ہیں۔ تو ابھی میں آپ کو بتا دوں کم از کم کچھ سالوں میں پہنچ سو کے قریب مزدور مرے ہیں اُس میں، پہنچ سو کتنے اس میں زخمی ہوئے ہیں۔ حکومت کی جانب سے، یہ میں آپ کو بتا دوں یہ اگر آپ جواب پڑھیں، لکھا ہوا ہے۔ حکومت نے دیا ہے آپ کے حکومت نے دیا ہے کہ--- (مداخلت) میں پڑھ دیتا ہوں مترمہ کیلئے، M/S مری کوں کمپنی یہاں پر حادثہ ہوا تھا 02/01/2010 کو S/M حبیب اللہ مائز یہاں سورجخ میں دھماکہ ہوا تھا جس میں چار بندے مرے ہیں M/S مری کوں کمپنی میں دوبارہ دھماکہ ہوا ہے 12/01/2010 کو آٹھ بندے اُس میں ہلاک ہوئے ہیں۔ پھر S/M شفیق ناصر کوں کمپنی دکی میں ہوا ہے، اس طرح یہ پوری list ہے جو کہ آٹھ دس سالوں کی میں نے رپورٹ مانگی ہے۔ یہ پوری list ہے۔

**جناب چیئرمین:** رپورٹ مل گئی ہے آپ کو؟

**جناب نصراللہ خان زیریے:** یہ پوری رپورٹ ہے۔ اور کیا وزیر صاحب بتانا پسند فرمائیں گے کہ ان کمپنیوں کو جتنا کاشتیت کے مالکان کا اس صوبے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ باہر سے آتے ہیں یہاں آ کر سرینا اور پتہ نہیں کہس ہوں میں ایک دن کیلئے، دو دن کیلئے stay کرتے ہیں انکو صرف Mines Department نے چار لفظ لکھے، allotted، انکا اس صوبے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہاں کا وہ رہائش بھی نہیں ہے یہاں کا نہ وہ لوکل ہے نہ وہ ڈو میسائیل ہے وہ باہر کا بندہ آ کر کے یہاں پر دن کو روزانہ کی بنیاد پر لاکھوں روپے وہ کماتا ہے لیکن وہ غریب مزدوروں کیلئے انہوں نے کچھ نہیں کیا ہے۔

**جناب چیئرمین:** سوال کیا ہے؟

**جناب نصراللہ خان زیریے:** سوال یہ ہے کہ اس صوبائی اسمبلی نے یہاں حکومت نے صوبائی اسمبلی نے یہاں کچھ لوگوں کے سفارش کی تھی کہ اُنکے Coal Mines کی جو allotment ہے انکو cancel کر دیں تو کیا حکومت جو یہ صوبائی اسمبلی نے سفارش کی تھی 2014ء میں اُس سفارش پر آپ عمل کرو گے؟

**جناب دنیش کمار:** 2014ء سے 2018ء آپ کی حکومت تھی پتہ نہیں آپ نے کیا ہے یا نہیں؟ اچھا دوسرا بات یہ ہے دوسرا بات میں آپ کو یہ کہنا چاہ رہا ہوں اب ہم mineral and mining policy کا revisit کر رہے ہیں اور آپ کی بات بالکل میں اس چیز کو وہ نہیں کروں گا کہ اگر جو ظلم کرتا ہے ہمارے مزدوروں پر یا آ کر باہر سے آتا ہے، ہم اسی لئے policy دوبارہ بنارہے ہیں اور نواب جام کمال خان صاحب نے کہا ہے کہ ہمارے جو صوبے کے جو وسائل ہیں وہ ہم کسی کو لوٹنے نہیں دیں گے آپ جلدی دیکھیں گے اسی اسمبلی میں وہ پالیسی پیش ہو گی اور آپ ہمیںداد دیں گے۔ Thank you

**جناب چیئرمین:** شکریہ۔ نصراللہ زیریے صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 59 دریافت فرمائیں۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** Q No.59 یہ جواب کون دے گا؟ دنیش دے گا۔

**جناب چیئرمین:** نہیں نہیں، منسٹر صاحب دے گا۔

**وزیر مکملہ خزانہ، اطلاعات و نشریات:** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**59☆ جناب نصراللہ خان زیریے، رُکن اسمبلی:** 5 نومبر 2018 کو مoux شدہ

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات زر اہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2018-2019 کے پی ایس ڈی پی میں سپرہ رانہ (رود ملازی) پشین شاہراہ روڈ کیلئے کس قدر رقم مختص کی گئی ہے اور اس مختص کردہ رقم میں اب تک کس قدر رقم جاری کی گئی ہے نیز مکورہ شاہراہ روڈ کا کام کس مکمل اور کمپنی کو دیا گیا ہے اور اس پر کتنا

فیصلہ کام کیا گیا ہے اور یہ کب تک مکمل کیا جائے گا تفصیل بھی دی جائے۔

#### وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:

ہاں یہ درست ہے کہ اسکیم سپرہ راغروڈ خانوں کی کراس تالور الائی قلعہ سیف اللہ روڈ مالی سال 19-2018 کے پی ایس ڈی پی میں 1604.705 ملین لاگت سے شامل ہے اور اس مالی سال میں 200.00 ملین روپے مختص کی گئی ہے اور اس سال کے مختص کردہ رقم سے اب تک 50.00 ملین روپے جاری کردی گئی ہے۔ اور نہ کوہ روڈ کی تکمیل بلوچستان ڈیولپمنٹ اخترائی کے زیر نگرانی ہو رہی ہے اور اس پر اب تک 427.00 ملین روپے کا خرچ ہوا ہے اور منظور شدہ پیسوں کے مطابق اسکیم کو مالی سال 2019-2020 میں مکمل ہونا ہے۔

**جناب چیئرمین:** جی زیرے صاحب۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** جناب چیئرمین! میں نے جس روڈ کی بات کی ہے یہ بڑی اہمیت والی روڈ ہے۔ یہ اگر آپ لور الائی جائیں گے تو پورا شاید سردار صاحب اس راستے سے جاتا ہے سپیرہ آغا کی میں بات کر رہا ہوں یہ <sup>shortest</sup> راستہ ہے لور الائی کا آپ کی چار گھنٹے کی مسافت جو ہے نا وہ شاید ڈھائی گھنٹے تک ہو جائے۔ لیکن اب اس روڈ کے لیے انہوں نے بہت کم رقم رکھی ہے تو کیا حکومت اس حوالے سے اس پر کوئی مزید رقم اسکو دے گی اس روڈ پر۔

**وزیر مکمل خزانہ، اطلاعات و نشریات:** جناب اسپیکر! ہمارے معزز دوست نے بہت اچھا سوال کیا ہے۔ میں نے پہلے اُن سے جو عرض کیا تھا کہ PSDP میں بہت سے flaws ختم کرنا چاہرہ ہے ہیں۔ ابھی کوئی 366 اسکیم ایسی ہے dispose of کر رہے ہیں اس سال۔ اور اگلے سال کے لیے ایک heavy chunk of amounts اور اگلے سال ہماری کوشش ہو گی کہ جو بلوچستان کا ایک 600 ارب کا ایک throw-forward کیا جائے۔ اس کے ساتھ ہی کچھ ایسے اقدامات کیے جا رہے ہیں جس طرح کوئی 1366 اسکیمات ایسی ہیں جن کو ہم سمجھ رہے ہیں کہ اُن کی اب افادیت نہیں ہے۔ اُن کو بھی ہم cap کر رہے ہیں اور اُن کی وجہ سے کوئی چھ سات ارب روپے کا throw-forward کم ہو جائے گا۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اگلے سال اسکے لیے اچھا خاص amount رکھیں گے۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** یہ مکمل ہو گا اگلے سال؟

**سردار عبدالرحمن کھیڑان (صوبائی وزیر):** جناب چیئر مین صاحب! کیونکہ میں بہت on board ہوں اس پر۔ یہ سڑک ہمیں بہت short-cut طریقے سے N70 کے ساتھ ملاتی ہے۔ تو اس پر ہماری تفصیلی بات چیت ہوئی بلکہ ابھی CM صاحب تشریف لائیں گے CM صاحب نے اسکو seriously لیا ہوا ہے۔ ہمارا اپنا خرچہ جو اپنی جگہ پر ہے۔ اس کو ہم فیڈرل PSDP میں لارہے ہیں CM صاحب نے کہہ دیا ہے اور اس پر کام شروع ہو چکا ہے بلکہ یہ جو ابھی آ رہی ہے۔ اس کو ہم اس طرز پر جو آپ کا قلعہ سیف اللہ، ثواب یہ روڈ جارہا ہے سی پیک کے ذریعے۔ اُسی pattern پر ہم اس کو یہاں سے لے کے لوار الائی تک پھر آگے کا بھی لوار الائی سے لے کر بیواٹا تک جو پنجاب کی بارڈر ہے N70۔ اس کو ہم فیڈرل پی ایس ڈی پی میں convert کر رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ اسکو دراویہ کے طور پر ہم جو ہیں اسی سال 2019-2020ء میں میری قائدیوں صاحب سے تفصیلی بات ہوئی ہے اور CM صاحب نے already جو اس میں میرے دوسرے colleague ہیں، طوراً تخلیل ہیں۔ اسی طریقے سے ہمارے سابق منستر تھے در محمد اور اس طریقے سے سردار مسعود۔ اس پر seriously on board تھے ہم اور اس پر ہمیں CM صاحب نے ہمیں بڑی اچھی جو ہے ناں انشاء اللہ آپ کو یہ دراویہ بہت خوبصورت روڈ انشاء اللہ 2019-2020ء میں ملے گی۔

**جناب چیئر مین:** جی جناب نصر اللہ خان زیرے صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 60 دریافت فرمائیں۔

**جناب نصر اللہ خان زیرے:** Question no 60

**وزیر مکمل خزانہ، اطلاعات و نشریات:** جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**60☆ جناب نصر اللہ خان زیرے، رُکن اسمبلی:**

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں توئی وربا تو زئی ڈیم قلعہ سیف اللہ کیلئے کس قدر رقم مختص کی گئی ہے اور اس پر اب تک کتنا کام ہوا ہے اور یہ کب مکمل کیا جائے گا تفصیل دی جائے نیز مذکورہ ڈیم کے پروجیکٹ ڈائریکٹر، کمپنی کا نام اور اسال مذکورہ ڈیم کیلئے اب تک جاری کردہ رقم کی تفصیل بھی دی جائے؟

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:**

مالی سال 19-2018 کے وفاقی بجٹ میں توئی وربا تو زئی ڈیم قلعہ سیف اللہ کیلئے مبلغ ایک ہزار (1000) ملین رقم مختص کی گئی ہے اور صوبائی بجٹ میں مبلغ تمیں (30) ملین رقم مختص کی گئی ہے اور اس پر اب تک 74 فیصد طبعی اور 73 فیصد مالیاتی کام ہوا ہے مذکورہ ڈیم پر کام دسمبر 2019 تک مکمل ہونے کا امکان

ہے۔ پروجیکٹ ڈائریکٹ کا نام بشیر الدین ترین ہے۔ ڈیم پروجیکٹ کی تعمیر کا کام مشترکہ تغیراتی فرموں کے کنسور شیم میسرز سردار محمد اشرف ڈی بلوج، میسرز ایم این کنسٹرکشن کمپنی اور میسر طارق کنسٹرکشن کمپنی ای پی سی (انجینئرنگ پر کیور منٹ کنسٹرکشن) کی بنیاد پر تفویض کیا گیا ہے۔ اور مذکورہ ڈیم پر اب تک (تین ہزار دوسو اٹھاون اشاریہ صفر پیشیس) (3258.35) ملین خرچ ہو چکا ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** جناب چیئرمین! یہ جو سوال میں نے کیا ہے یہ بھی بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ 2018-19ء کے بجٹ میں تیور باتوزی ڈیم قلعہ سیف اللہ کے لیے اسی میں میں نے پوچھا ہے کہ کس قدر رقم مختص کی گئی ہے؟ اور اس پر اب تک کتنا کام ہو گیا ہے؟ مجھے یہ بتایا جائے کہ کیا حکومت نے اسکا PC1 revise کیا ہے؟ اور اس سال کتنے خرچ ہوئے ہیں اس اہم project پر؟

**وزیر مکملہ خزانہ، اطلاعات و نشریات:** جناب اسپیکر! جس طرح جواب میں لکھا ہوا کہ کوئی 30 million اُسکے لیے مختص کی گئی ہے اور اس پر کوئی physical work 74 نیصد ہو چکا ہے اور 73 نیصد payment ہو چکی ہے۔ اور چونکہ یہ اہمیت کا حامل ہے۔ اگلے سال ہم اس کو اچھی خاصی رقم دیں گے۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** supplementary جناب چیئرمین!

**جناب چیئرمین:** جی۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** اچھا! مجھے منظر صاحب یہ بتائے کہ ڈیم کا ٹولٹ۔ جی ہاں میں تو یہی کہہ رہا ہوں۔ جواب ہے: ”مالی سال 2018-19ء کے وفاقی بجٹ میں توی ورباتوزی ڈیم قلعہ سیف اللہ کے لیے مبلغ ایک ہزار ملین روپے رقم مختص کی گئی ہے۔ اور صوبائی بجٹ میں مبلغ 30 million ملین رقم مختص کی گئی ہے، تین کروڑ۔ اس پر اب تک 74% طبعی اور 73% مالیاتی کام ہوا ہے۔ مذکورہ ڈیم پر کام دسمبر 2019ء تک مکمل ہونے کا امکان ہے۔“ اور میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پروجیکٹ ڈائریکٹ کا نام بشیر الدین ترین ہے۔ ڈیم پروجیکٹ کی تعمیر کا کام مشترکہ تغیراتی فرموں کی consortium میسرز سردار محمد اشرف ڈی بلوج، میسرz MN construction company، Tariq construction company، EPC engineering recruitment construction. اب تک 3000258.035 یعنی تین ارب پچس کروڑ تراہی لاکھ پچاس ہزار روپے ملین خرچ ہو چکے ہیں۔

**وزیر مکملہ خزانہ، اطلاعات و نشریات:** اُپر جو دیا ہے وہ federal government کی طرف سے allocation ہے۔ اور یہ صوبے کا جو ہے حصہ ہے۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** اچھا اس project کا total cost کتنا ہے؟ ابھی تو کوئی 3 ارب 25 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں، اس کی کتنی ہے؟ total cost Question No 60 page no

03 پر۔

سردار عبدالرحمن کھیتران (صوبائی وزیر): اس کو defer کر دیں۔ جو اگلا اجلاس ہے اُس میں ہم آپ کو پوری تفصیل دے دیں گے۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** اس کو defer thank you کیا جائے۔

**جناب چیئرمین:** اچھا۔ جناب نصراللہ زیریے صاحب اپنا سوال نمبر 153 دریافت فرمائیں۔ سوال نمبر 60 کو defer کر دیتے ہیں اگلے اجلاس کے لیے۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** Question no 153

**وزیر محکمہ خزانہ، اطلاعات و نشریات:** اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**153☆ جناب نصراللہ خان زیریے رکن اسمبلی:**

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات زراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں سی پیک سیکرٹریٹ کا قیام عمل میں لا یا گیا ہے۔

(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سیکرٹریٹ کہاں قائم کیا گیا ہے اور مذکورہ سیکرٹریٹ میں تعینات ملازمین کے نام بمعہ ولدیت، عہدہ، گرید، تعلیمی قابلیت اور لوکل رڈو میسائل کی تفصیل دی جائے نیز صوبہ سے تعلق رکھنے والے ملازمین کی کل تعداد ان کے نام بمعہ ولدیت، عہدہ، گرید اور لوکل رڈو میسائل کی تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:**

نہیں یہ درست نہیں ہے کہ بلوچستان سی پیک سیکرٹریٹ قائم کیا گیا ہے اور محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات میں صرف سی پیک یونٹ ہی موجود ہے جس میں تمام ملازمین کنشٹریٹ پر ہیں جن کی خدمات و رلڈ بینک گرانٹ کے ذریعے ہیں یہ تعاون گورننس اینڈ پالیسی پروجکٹ (جی پی پی) حاصل کی گئی ہے۔ سی پیک یونٹ میں کام کرنے والے تمام ملازمین کی فہرست مختینم ہے لہذا اسمبلی لائبیری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب نصراللہ خان زیریے:** جناب چیئرمین! میں نے یہ پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبے میں سی پیک سیکرٹریٹ کا قیام عمل میں لا یا گیا ہے؟ اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ سیکرٹریٹ کہاں قائم

کیا گیا ہے؟ اور مذکورہ سیکریٹیٹ میں تعینات ملازمین کے نام مع ولدیت، عہدہ، تعلیمی قابلیت، لوکل ڈو میسال کی تفصیل دی جائے۔ نیز صوبہ سے تعلق رکھنے والے ملازمین کی کل تعداد، ان کے نام بمعہ ولدیت عہدہ، گریڈ لوکل، ڈو میسال کی تفصیل دی جائے۔ منظر صاحب نے فرمایا ہے ”کہ نہیں یہ درست نہیں ہے کہ بلوچستان سی پیک سیکریٹیٹ قائم کیا گیا ہے اور ملکہ منصوبہ بندی و ترقیات میں صرف سی پیک کی یونٹ ہی موجود ہے جس میں تمام ملازمین کٹھریکٹ پر ہیں جن کی خدمات و رلڈ بینک گرانٹ کے ذریعے ہیں یہ تعاون governance request and policy project GPP کا حاصل کی گئی ہے۔ تو جناب منظر صاحب سے میرا ہو گا پتہ نہیں 60 ارب ڈالر یا 70 ارب ڈالر کا اتنا بڑا project ہے سی پیک کا۔ لیکن سنجدیگی یہ ہے کہ اب تک صرف ایک یونٹ جو چند افراد پر مشتمل ہے وہ تمام سی پیک کو deal کر رہا ہے۔ تو کب تک اسکے لیے ایک وسیع سیکریٹیٹ کا قیام کب ہو گا؟۔ اُسکے ملازمین کا طریقہ کار کیا ہو گا؟۔ یہ حکومت کے سوچ میں ہے آنے والے وقت میں؟

**وزیر ملکہ خزانہ، اطلاعات و نشریات:** جناب اسپیکر! سی پیک بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اور اسکے agreements ہمارے دور میں نہیں ہوئے پچھلے دور میں ہوئے ہیں جن میں جناب صاحب کے اپنے پارٹی کے ممبران بھی شامل تھے۔ اور انہیں کا جو بلوچستان کو مل انہیں ملا جو کریٹ جاتا ہے تو انہیں کو جاتا ہے۔ لیکن جب ہماری حکومت آئی ہم نے یہ محسوس کیا کہ بلوچستان کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے۔ اور سی پیک کا جو election project ہے، وہ گوارد ہے، سارا route ہے بلوچستان سے ہو کے گوارد جاتے ہیں اور اس میں بلوچستان کا جو share ہے، بڑا کم ہے۔ تو اسی لیے ہم نے ایک یونٹ قائم کیا تاکہ وہ سارے projects کی analysis کرے اور ان کی جو پتہ لگائیں کہ جی بلوچستان میں یہ کتنے خرچ آیا ہے۔ کتنا جو ہے بلوچستان کا share ہے۔ تو اس context میں ہم نے یہ develop کیا اور یہ بات ہم نے فیڈرل گورنمنٹ سے بھی takeup کی۔ جو آٹھواں JCC meeting ہوئی تھی اُس میں میں خود گیا تھا اور ہم نے یہ demand کیا ہے پونکہ پچھلی گورنمنٹ نے بلوچستان کو بڑا کم share دیا ہے تو براہ مہربانی اس دفعہ جو ایک بلین ڈالر کی social economic development grant میں جائے گا اس کے ساتھ 10 ہزار کی اسکالر شپ ہے اُس پر ہم نے یہ کہا ہے کہ جی ہمیں آدھا حصہ بلوچستان کو دیا جائے۔ اس کے ساتھ جو 8 سے 10 ہزار کی اسکالر شپ ہے اُس پر ہم نے یہ کہا ہے کہ جی ہمیں آدھا حصہ دیا جائے۔ تو اس کو ہم مدد فعال کر رہے ہیں مزید functional گرر رہے ہیں اور میں معزز ممبر کو یہ rest assure کروں گا کہ سی پیک کے حوالے سے اُن کے project کے حوالے سے ہم

فیڈرل گورنمنٹ سے اور Chinese share سے اپنا due share لینے۔ اور پچھلی گورنمنٹ کی طرح ہم آنکھیں بند نہیں کریں گے۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** جی مسٹر صاحب نے جو سوال کا جواب دیا۔ اب ایسا ہے کہ میں نے آج کی حکومت سے کہا ہے۔ آج کی حکومت سے سوال کیا ہے۔ اور بجائے اس کے وہ اپنا کارکردگی دکھادیں انہوں نے تو کوئی کارکردگی نہیں دکھائی۔ اور انہوں نے اس پر التفاق کیا کہ ایک ارب ڈالر آ رہا ہے۔ اُسمیں پھر ہم یہ کریں گے۔

**وزیر مکمل خزانہ، اطلاعات و نشریات:** جناب اسپیکر! یہ یونٹ ہم نے بنائی ہے۔ ہماری گورنمنٹ نے گرانٹ take up کیا ہے یہ حکومت کی کارکردگی ہے۔ اور جو انکی کارکردگی تھی اُس پر جب میں نے بات کی ہے تو جناب میرے دوست غصے میں آگئے ہیں۔ جناب اسپیکر جب وہ سنارہ ہے ہیں تو سننے کا بھی دل گردا رکھیں۔

**جناب نصراللہ خان زیری:** 9 ماہ سے تو آپ حکومت میں ہو۔ میں نے کہا ہے کہ آج کی۔ میں نے سوال کیا ہے آپ تسلی سے جواب دیں برداشت کریں، برداشت کا مادہ خود میں پیدا کریں۔ آپ وزیر ہو اور آپ کو finance department کو recently بھی ملا ہوا ہے۔ پیسے بھی آپ کو ملے ہیں۔ اس لیے آپ برداشت کا ذرا زیادہ مادہ پیدا کریں۔

**جناب چیئرمین:** جی شاء بلوچ صاحب! ایک ضمنی سوال کریں گے پھر اُس کے بعد آپ جواب دیں۔ سردار کھیتران صاحب! یہ سوال کر لے پھر اس کا بھی آپ جواب دیں۔ سردار عبدالرحمٰن کھیتران (صوبائی وزیر): اسی میں۔

**جناب چیئرمین:** جی اسی میں۔ سردار کھیتران صاحب پہلے ضمنی سوال کر لیں پھر آپ۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** ضمنی سوال لے آتا ہوں۔ پھر پوچھ لیں گے۔ شکریہ جناب چیئرمین! محترم ظہور صاحب نے بالکل بجا فرمایا اسیں کوئی شک نہیں ہے کہ سی پیک بہت ہی important strategic initiative ہے لیکن بد قدمتی سے 2013ء سے لے کر آج تک بلوچستان اُس سے مستفید اسی لینے ہیں ہوا کہ پچھلی حکومتوں نے بھی یہ realise نہیں کیا کہ سی پیک کے جو economic social components ہیں، human resources کا ہے، economic کا ہے، enegry infrastructure کے لیے آپ جو ہے آپ کو ایک بہت بڑے research wing کی، بہت بڑے ان سے فائدے لینے کے لیے آپ جو ہے آپ کو ایک بہت بڑے

کی، بہت بڑے development level کے حوالے سے بہت secretariat ضرورت ہے۔ پچھلی حکومت نے اس کو understand نہیں کیا، realise نہیں کیا۔

سردار عبدالرحمن کھنیران (صوبائی وزیر): please question پر آئیں۔

**جواب شاء اللہ بلوچ:** سردار صاحب! میں question پر آ رہا ہوں۔ کہ سی پیک سے related ایک discussion ہوئی۔ نصراللہ زیرے صاحب کا سوال بالکل حق بجانب ہے دیکھیں! یہ جو unit چھوٹی سی بنی ہے یہ world bank کے تعاون سے یہ پچھلی حکومت میں بنی تھی جب نومبر اور دسمبر میں سی پیک میں میں قرارداد لایا تھا تفصیلی بات ہوئی اور مشترک طور پر منظور بھی کی گئی۔ جب آپ نے یہ realise کیا تھا کہ سی پیک میں میں بہت important ہے ہمارا حصہ نہیں ملا۔ energy infrastructure روزگار اور باقی معاملات میں۔ تو کیا اُسکے بعد صوبائی حکومت نے صوبائی اسمبلی کے اُس بحث کو سنجیدہ لینے ہوئے کوئی سیکریٹریٹ کا قیام کے لیے کوئی کوششیں کیں؟۔ کوئی بحث اور مباحثے کا آغاز کیا؟۔ کوئی وفاقی حکومت کے ساتھ سنجیدہ مذاکرات کیے؟ کوئی ایک meeting کی بھی ہمیں وہ بتا دیں کہ وہ حکومت بلوچستان نے سی پیک کے حوالے سے take up کیا ہو؟ ہمیں تو کوئی نظر نہیں آ رہا ہے اخباری بیان کے حد تک آیا ہے کہ ہم سی پیک کے حوالے سے کریں گے۔ آپ مجھے ایک concrete stance میں کہ وزیر اعلیٰ کے پاس آپ گئے ہیں۔ وزیر اعظم کے پاس وزیر اعلیٰ ایک ٹیم لے کر گئے ہیں۔ جس میں صوبائی اسمبلی کے اراکین ہوں۔ آپ نے اپنی شکایت درج کی ہوں؟۔

سردار عبدالرحمن کھنیران (صوبائی وزیر): sir ہو گیا بس اتنا ہی کافی ہے۔

**وزیر محکمہ خزانہ، اطلاعات و نشریات:** جناب چیئرمین! میں سوچ رہا تھا کہ ہمارے معزز رکن سی پیک کے حوالے سے ہمارے گورنمنٹ کا جو stance ہے اُس پر ہمیں جو ہیں داد دینگے۔ یہ پہلی گورنمنٹ ہے جو جس نے بلوچستان کے ساتھ جو زیادتی ہوئی ہے سی پیک کے توسط سے جو agreements ہوئے ہیں جو projects آئے ہیں انہوں نے کھل کر انکو dis-own کر دیا اور کہا ہے کہ جی ہمارے ساتھ جو share ملا ہے یہنا کافی ہیں۔ تو اس بات پر میں یہی موقع کر رہا تھا کہ شاء بلوچ صاحب ہمیں appreciate کریں گ۔ لیکن یہ میں آپ کو rest assure کر دوں کہ ہمارے گورنمنٹ جو ہے بالکل غافل نہیں ہے سی پیک بہت اہمیت کا حامل ہے اور ہم federal government کے ساتھ کئی بار بات کر چکے ہیں یہ اخبارات میں بھی آیا ہے ٹوڈی میں بھی آیا ہے۔ یہاں پر prime minister صاحب بھی تشریف لائے ہیں باقی وفاقی وزراء بھی تشریف لائے ہیں۔ اور پہلی دفعہ یہ بلوچستان کی تاریخ میں اس طرح ہوا ہے کہ وفاقی

وزیر پلانگ کمیشن خود بلوچستان آئے ہیں اور خود انہوں نے کہا ہے کہ جی چونکہ آپ لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے ہم آپکو جو federal PSDP میں accommodate کرتے ہیں۔ بلوچستان گورنمنٹ نے deliberation کی ہے مختلف strategic roads جیسے سردار صاحب نے کہا تھا وہ روڈ اور ایک دور روڈ زیں۔ کوئی نہ ٹوکرایہ روڈ ہے دوارویہ۔ اور اس طرح کے بہت سے ایسے projects ہیں انہوں نے فیڈرل گورنمنٹ کو دیے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ اس دفعہ جو ہے فیڈرل پی ایس ڈی پی میں بلوچستان کے اہمیت کے projects ہیں ان کو جگہ دے گی۔

**جناب چیئرمین:** جناب شاء اللہ بلوچ صاحب! اپنا سوال نمبر 61 دریافت فرمائیں۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** شکریہ جناب چیئرمین! میرا سوال definitely ملتا جلتا ہے یہی جو وفاقی حکومت کے جو ہیں۔ جناب اپنیکر!

Question No. 61.

**وزیر محکمہ خزانہ، اطلاعات و نشریات:** پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

**61☆ جناب شاء اللہ بلوچ، رکن اسمبلی:** 27 دسمبر 2018 کو منظور شدہ

کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یورپی یونین کے توسط سے صوبائی حکومت اور غیر سرکاری اداروں (این جی او ز) کے باہمی اشتراک سے مختلف منصوبوں پر کام کیا جا رہا ہے۔

(ب) اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو ان منصوبوں کے نام، نوعیت اور مختص کردہ رقم کی ضلع و تفصیل دی جائے؟

**وزیر منصوبہ بندی و ترقیات:**

اسکیم کے تحت		تحمیلہ لاغت		اسکیم کا نام	پی ایس ڈی پی نمبر
رکھ جانے	کل	FPA	GOB		
وائے اضلاع تمام بلوچستان	6,721.000	6,720.000	1,000	بلوچستان ایجوکیشن پروجیکٹ گلوبل پارٹنر شپ (BEP) برائے ایجوکیشن یونیف-10 میلین بور یونیف-20 میلین بور	2465 صوبائی منظور شدہ

	1-پشین 2-لورالائی 3-جھل مگسی 4-خضدار 5-واشک 6-کچ 7-قوع عبد اللہ 8-ژوب	5500.000	5000.000	500.00	بلوچستان رورل ڈیولپمنٹ کمیونٹی امپاؤرنٹ پروجیکٹ (BRDCEP)	4721 غیر 2018.2555 منظور شدہ
	تمام بلوچستان یورو بلوچستان کے لئے	4.997	4.997	0.0	پلک فناش منجنٹ سپورٹ پروگرام فارپاکستان (TA)	

جناب چیئرمین: جی ثناء صاحب۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: thank you sir میرا سوال یہ تھا کہ بلوچستان میں جو ہے European Union کی توسط سے کتنے project چل رہے ہیں اُن پر عملدرآمد کی رفتار کیا ہے۔ لیکن میرا چھوٹا سا سوال مختصر ایسے ہے یہ تو European Union والوں کا project ہے اس میں بھی کافی implementation کے حوالے سے European Union نے تشویش کا اظہار کیا ہے کہ حکومت بلوچستان عملدرآمد کے عمل میں پاکستان کا سب سے سست ترین صوبہ رہا ہے۔ آپ کو یاد ہو گا دوچار دن پہلے یہ خبر بھی آئی تھی World bank suspends 200 billion dollars Balochistan water development Project یعنی 20 ارب روپے بلوچستان کا جو development کے قریب 18 ارب بنتے ہیں۔ world bank نے یہ suspend کر دیا ہے کہ تین سال پہلے ہونے والے دستخط شدہ منصوبے پر حکومت بلوچستان نے کوئی عملدرآمد نہیں کیا European Union نے اس طرح کی تشویش کا اظہار کر رہی ہے۔ کہ حکومت بلوچستان نے جتنے بھی ہمارے ساتھ معاہدات کئے ہیں۔ وہ red-tape کی وجہ سے حکومت سُست رہی کی وجہ سے ان پر عمل درآمد نہیں ہو رہا جن میں تعلیم کے project کے social sector کے project ہے تیسری بات میں یہ کہتا چلو کہ اس کے ساتھ related ہے اور اس کا جواب حکومت کے لیے بہت ضروری ہے۔

**جناب چیئرمین:** جی جی سوال کریں؟

**جناب شاء اللہ بلوچ:** جی وہ یہ ہے کہ اس سے متعلق جوی پک کا ٹھی ہے component ہے اور ایک foreign component ہو گا جو 30 ارب روپے ہمیں ملنے ہیں۔ ہم وفاقی حکومت میں اتحادی ہے اور ہم یہ federal government کے ساتھ یہ takeup کیا ہے۔ تھوڑی دیر پہلے PSDP کی بات اسی طرح چل رہی تھی کہ حکومت بلوچستان خرچ کرنے میں بجل سے کام لے رہا ہے اور بلوچستان ترقی عمل رک گیا ہے تغیر کا چائیز نے اور وفاقی حکومت نے ہمارے ساتھ کافی meeting میں تشویش کا اظہار کیا ہے کہ حکومت بلوچستان کے پاس اتنی capacity نہیں ہے اتنی صلاحیت نہیں ہے کہ وہ پیسے استعمال کر سکے۔ جو صوبہ 54 ارب روپیہ اپنا ضائع کر دیتا ہے جناب اسپیکر تو آپ مجھے بتائیں سردار صاحب کیا آپ ensure کریں گے جو European union کے جو project یہاں پر جن کی آپ نے نشاندہی کی ہے اور جو یہ world bank کے project ہے کیا ان کے عمل درآمد کے حوالے سے آپ کوئی substantive report یہاں پیش کریں گے۔ جو اس پر کس حد تک عمل درآمد ہوئی ہے اور کہاں پر جو ہے خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ شکریہ جناب اسپیکر!

**جناب چیئرمین:** شکریہ۔ جی وزیر صاحب!

**میر ظہور احمد بیلیدی:** جی جناب اسپیکر! جس طرح یہ اخبارات میں آیا تھا کہ جی 20 ارب روپیہ کا جو project suspend کیا ہے world bank نے یہ خبر کہاں سے نکلی ہے اس طرح کی کوئی بات نہیں ہوئی ہے ہاں البتہ world bank کی کوئی enquiries teams تھی جو ہماری identify کیا ہے اور world bank کے representative جو خود بلوچستان آئے جن میں میری خود بھی ان کے ساتھ meeting ہوئی ہے وہ projects وہ کام کریں اس خصوصاً ہمارے جو چھ districts ہیں جہاں پر یہ جس میں جو ہماری مهاجرین refugees کے کمپس بنائے ہوئے ہیں ان کے education و health sector کے کام کرنا چاہرہ ہے ہیں۔ اس طرح ہمارے nomadic population ہے اُس پر بھی کام کرنا چاہ رہے ہیں۔ دوسری بات جو ہے جو question ہے آپ کے ہمارے دوست نے سوال کی تھی کہ چائیز ہم سے ملے ہیں اور انہوں نے کہا کہ جی بلوچستان گورنمنٹ میں capacity نہیں ہے۔ ہمارے ساتھ چائیز نے کوئی اس طرح کی بات نہیں کی اگر انہوں نے کی ہے تو pinpoint کریں۔ ہم ان سے پوچھ لیں گے ہماری جو departments ہیں وہ اپنا

کام کر رہا ہے۔

**جناب چیئرمین:** نہیں وہ world bank کی بات کر رہے تھے وہ European union کی بات کر رہے تھے۔ جی۔ جی۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** ضمنی سوال ہے جی میر ضمنی سوال ہے سر۔

**جناب چیئرمین:** جی۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** میرے دوست نے کہا جو world bank نے اس طرح کی کوئی بات نہیں کی ہے یہ website کا official statement world bank سے میں نکل کر لایا ہوں۔ مجھے پتہ ہوتا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں یہاں پر سارے اندھے ہبرے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم کوئی بھی جواب دے دیں گے:

Balochistan integrated water resource management and development project was signed three years ago. Unfortunately there is since then being a lack of progress in managing the project, disbursing funds, proceeding with the civil works and fiduciary control itself. The world bank currently its commitment of more than 250 millions in the Balochistan with the main investment in education, health, governance and water, sustainable water management.

یہ official press release ہے

**میر ظہور احمد بلیدی:** اس میں sustainable کی کیا بات آ گئی۔ روپورٹ اُنکی آئی تھی ان کی کچھ queries تھیں۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** ایک منٹ سر میری ضمنی سوال کرنے دیں یہ report world bank کا تھا news paper میں

**جناب چیئرمین:** جی شاء صاحب ضمنی کر دیں۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** اس report کے بعد world bank نے اپنی یہ press release کی سر میں دوبارہ سوال کی طرف آتا ہوں۔ کیونکہ ہم چاہتے ہیں حکمرانی بہتر ہو سوال کی طرف آتے ہیں جو بھی foreign funded projects ہیں کیا آپ ان کی روپورٹ یہاں پر اسمبلی میں پیش

کریں گے۔ کہ ان پر کس حد تک implement ہوئی ہے کس حد تک عمل درآمد ہوا ہے اور foreign funded project میں کس حد تک تنظیم کا شکار ہے simple سی بات ہے کیا ایک تفصیلاً جامعہ رپورٹ پیش کریں گے۔ جس میں European union، world bank اور بھی دیگر جو ہمارے Japan کے اوپر بھی کسی کے funds کے ہو گئے آپ اس کی مختصر رپورٹ پیش کریں گے اسے میں میں میں؟۔

**جناب چیئرمین:** جی ظہور صاحب!

**میر ظہور احمد بلیدی:** جناب اسپیکر! پہلے میں اپنے معزز رکن کو یہ وضاحت کرتا چلو کہ یہ کوئی grant نہیں ہے یہ loan ہے۔ اور یہ حکومت اپنی سہولت کے مطابق یتی ہے۔ اور وہ سمجھتی ہے کہ جو اس کو جو financial institutions ہیں اُن سے لینا چاہئے تو conveyance پر یتی ہے دوسری بات یہ ہے کہ میں اُن کے سوال appreciate کروں گا اور ہم کوشش کریں اگلی جو اسمبلی ہو گی اُس میں سارا detail Floor پر لے آئیں گے۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** Thank you

**جناب چیئرمین:** جی یونس عزیز زہری صاحب چونکہ نہیں ہیں۔ تو اُن کا سوال defer کیا جاتا ہے، شاء اللہ بلوچ صاحب آپ اپنا سوال نمبر 49 دریافت فرمائیں۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** سوال نمبر 49۔

**میرا کبر اسکانی:** پڑھا ہو اتصور کیا جائے۔

**☆ 49 جناب شاء اللہ بلوچ، رکن اسمبلی:** 24 دسمبر 2018 کو موخر شدہ

کیا وزیر بی سی ڈی اے زر啊 کرم مطلع فرمائیں گے کہ بلوچستان کو شہ ڈولپمنٹ اتحاری میں تعینات ملازمین کی کل تعداد کس قدر ہے اور کیا یہ درست ہے کہ ڈائریکٹر ایڈمن کی جانب سے 78 کے قریب ملازمین کی تنخواہوں کی گزشتہ ایک سال سے بند کر دی گئی ہیں اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ حدا نے ان ملازمین کی تنخواہوں کی ادائیگی کیلئے کیا حکمت عملی اختیار کی ہے اور ان ملازمین کی تنخواہوں کی وجہات کی بنا بند کر دی گئی ہیں نیز سال 2013 سے لے کر اب تک بی سی ڈی اے کی گورنگ بادی کے منعقدہ اجلاسوں کے تعداد کی تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر بی سی ڈی اے:**

تعداد ملازمین بی سی ڈی اے بلوچستان کو شہ ڈولپمنٹ اتحاری میں کل 241 ملازمین تعینات ہیں جو کہ ضلع

گودار اور سیلہ میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ 78 ملازمین کی تخلوٰ ہوں کی عدم ادائیگی کی وجہات۔ آپ کے خط میں ظاہر کردہ سوال کے جواب میں یہ بات درست نہیں ہے کہ ان ملازمین کی تخلوٰ ہیں زیر سختی کے حکم سے بند کی گئی ہے بلکہ انکو سابقہ ڈائریکٹر جزل نے غیر قانونی اور عارضی بنیادوں پر بھرتیاں کی تھیں اور جب 2014 میں صوبائی اسمبلی کا اجلاس ہوا جس کی منظوری سے BCDA کا قانون A-16 کو ختم کر دیا گیا جس کے بعد BCDA کا کوئی ذریعہ آمدن باقی نہیں رہا۔ ان 78 ملازمین میں 50 پرولنگ گارڈ اور اس سے متعلق عارضی ملازمین ہیں جو کہ خالصتاً A-16 قانون سے منسلک ہے اور اسی واسطے ان کو عارضی ملازمتوں سے برخاست کیا گیا۔ جہاں تک غیر قانونی ملازمین کی تخلوٰ ہوں کو بند کرنے کا تعلق ہے تو ان کی تخلوٰ ہوں کو بند کرنے کا حکم محکمہ ملازمتہائے عمومی نظم و نرق سے جاری ہوا تھا جس کا خط حوالہ چھٹی نمبر No.so(inq)10241 بتاریخ 14 مارچ 2018 میں موجود ہے اور ادارہ اب تک شدید مالی بحران کا شکار ہے واضح رہے کہ بی سی ڈی اے گزشته دس سالوں سے حکومت بلوچستان سے مالی گرانٹ حاصل کر رہا ہے اور گزشته کی سالوں سے بی سی ڈی اے کوئی طرح کی ترقیاتی منصوبوں سے دور کھا گیا جس سے ادارہ شدید مشکلات سے دوچار ہے اس خط میں یہ بات واضح تھی کہ ان ملازمین کو جو کہ غیر قانونی میں بھرتی ہوئے تھے ان کو فی الفور ملازمت سے برخاست کیا جائے اور ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے جس کا باقاعدہ کیس سیکرٹری محکمہ ماہی گیری نے حکومت بلوچستان کو ارسال کر دیا گیا ہے تفصیل آخر پر منسلک ہے اور یہ کہ معاملہ بلوچستان ہائی کورٹ میں زیر سماحت ہے۔ بی سی ڈی اے گورنگ باؤڈی اجلاس 2013 سے اب تک بی سی ڈی اے گورنگ باؤڈی کا اجلاس ایک مرتبہ 2014 میں منعقد ہوا ہے۔

**جناب چیئرمین:** جی کوئی ضمنی سوال ہے۔ جی۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** sir میرے خیال میں آسکانی صاحب اور محکمے نے بڑی تفصیل کے ساتھ جواب دیدیا ہے اور بقول ائمکے کہ آخر میں لکھا ہے کہ معاملہ بلوچستان ہائی کورٹ میں زیر سماحت میں بھی پڑھا لکھا آدمی ہو جب کوئی معاملہ کورٹ میں زیر سماحت ہو تو میں اپنے بھائی کو تکلیف نہیں دوں گا کہ اس پر کوئی جواب دیں۔

**جناب چیئرمین:** شاء صاحب آپ اپنا سوال 63 دریافت فرمائیں kindly

**جناب شاء اللہ بلوچ:** سوال نمبر 63۔

**حاجی محمد خان اہری:** پڑھا ہوا تصور کیا جائے

**63☆ جناب شاء اللہ بلوچ، رُکن اسمبلی:**

کیا وزیر تعلیم زراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں اساتذہ کی متعدد آسامیاں عرصہ دراز سے خالی پڑی ہوئی ہیں۔

اگر جزو الف کا جواب اثبات میں ہے تو یہ آسامیاں کب سے سے خالی پڑی ہوئی ہیں نیز کیا یہ بھی درست ہے کہ ان خالی آسامیوں کو اب تک پرمنہ کرنے کی وجہ سے تعلیم کے شعبہ بالخصوص طلباء کو تعلیم کے حوالہ سے کافی مشکلات رفتگانات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے تفصیل دی جائے نیز ان خالی آسامیوں کو پور کر کے شرع تعلیم کو بہتر بنانے کے سلسلے میں حکومت نے کیا پالیسی وضع کی ہے تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر تعلیم:**

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں اساتذہ کی متعدد آسامیاں خالی پڑی ہیں۔

(ب) سال 2015 سے محکمہ تعلیم میں اساتذہ کی آسامیاں خالی چلی آ رہی ہیں۔ تاہم موجودہ حاضر سروں اساتذہ کرام کی کاوشوں کے سب طلاء کے تدریسی نقصان کو کم سے کم کیا گیا ہے۔ بہر حال آسامیاں خالی ہونے کی وجہ سے اساتذہ پر اضافی بوجھ پڑا ہے اور مشکلات کا سامنا ضرور ہے لیکن طلبہ کے مفاد میں وہ اضافی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اساتذہ کی ان خالی آسامیوں کو جلد از جلد پور کرنے کیلئے کام جاری ہے اور یکروٹمنٹ پالیسی وضع کی جا رہی ہے اور جلد ان آسامیوں کو مشتمل کر دیا جائے گا۔

**جناب چیئرمین:** جی کوئی ضمنی سوال آپ!

**جناب شاء اللہ بلوچ:** سر میرا ضمنی سوال مختصر یہ ہے میں ابھی رات کو دیر سے خاران سے پہنچا ہوں ایک تکلیف دے صورتحال تعلیم کے حوالے ہے اور میں محمد خان لہڑی کو appreciate کرتا ہوں کہ کافی تیزی کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں لیکن overall governance کا system structure کو رک جاتا ہے تو محمد خان صاحب کچھ نہیں کر سکتے۔ آپ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آپ یہ بتائیں کہ گریڈ 1 سے لیکر 15 اور اس کے بعد میرا خیال میں پلک سروس کمیشن نے SST وغیرہ کے تعیناتی جو ہے وہ اشتہارات دیں ہے تو آپ بتائیں کہ ensure کریں گے کہ اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کے لیے جو بھی آسامیاں محکمہ تعلیم خالی ہے وہ کب جو ہے ان کے اشتہارات جو ہے وہ اخبار میں آئینے گے تاکہ بے روزگاروں کے لیے کچھ روزگار کے دروازے کھلیں۔ اور بچوں کے لیے کچھ اساتذہ جو ہیں وہ فراہم کئے جاسکے۔

**جناب چیئرمین:** جی وزیر صاحب!

**حاجی محمد خان اہڑی (وزیر ثانوی تعلیم):** اس میں ایسا ہے اب ہم نے recruitment policy بنا�ا ہے 9 ہزار 4 سو 73 کے قریب تقریباً ہمارے post within teaching کے ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ one week میں اخبارات میں آ جائیں گے۔

**جناب چیئرمین:** شناء اللہ بلوج صاحب آپ اپنا سوال نمبر 72 درافت فرمائیں۔

**جناب شناء اللہ بلوج:** شکریہ جناب چیئرمین میں نے سر بوجتنان میں technical education کے حوالے سے سوال کیا 72۔

**جناب چیئرمین:** جی محمد خان اہڑی صاحب۔

**حاجی محمد خان اہڑی:** پڑھا ہوا تصور کیا جائے

**☆ 72 جناب شناء اللہ بلوج، رکن اسمبلی:** دسمبر 2018 کو موئخر شدہ

کیا وزیر تعلیم زراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ صوبہ میں تکنیکی تعلیم کی شرح کسقدر ہے اور کن کن اضلاع میں تکنیکی تعلیم کو فروغ دینے کے حوالے سے پولیٹیکنک کالجز کا قیام عمل میں لایا گیا ہے نیز حکومت نوجوانوں کو تکنیکی تعلیم فراہم کرنے کے سلسلے میں کون کون نے اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر تعلیم:**

1- صوبہ میں ڈپلومہ آف ایسوی ایشن انجینئرنگ (تین سالہ) تکنیکی تعلیم کی شرح 1.1 ہے جو کہ صوبے میں موجودہ ماں سال کے ثانوی تعلیم کے طبقہ کو منظر کر رکھا گئی ہے۔

2- اور مندرجہ ذیل اضلاع میں تکنیکی تعلیم کو فروغ دینے کے حوالے سے پولیٹیکنک کالجز کا قیام PSDP-2019-20 میں درج ذیل پولیٹیکنک کالجز کے قیام کی تجویز زیر یغور ہے۔

i-	قیام گورنمنٹ بواائز پولیٹیکنک انسٹیٹیوٹ خضدار	قیام گورنمنٹ بواائز پولیٹیکنک انسٹیٹیوٹ خاران	ii-
iii-	قیام گورنمنٹ بواائز پولیٹیکنک انسٹیٹیوٹ ڈیہ مراد جمالی	قیام گورنمنٹ بواائز پولیٹیکنک انسٹیٹیوٹ تربت	iv-
v-	قیام گورنمنٹ بواائز پولیٹیکنک انسٹیٹیوٹ چمن	قیام گورنمنٹ بواائز پولیٹیکنک انسٹیٹیوٹ ژوب	vi-
vii-	قیام گورنمنٹ گرلز پولیٹیکنک انسٹیٹیوٹ کوئٹہ	قیام گورنمنٹ بواائز پولیٹیکنک انسٹیٹیوٹ کوئٹہ	viii-
ix-	قیام گورنمنٹ گرلز پولیٹیکنک انسٹیٹیوٹ کوئٹہ	قیام گورنمنٹ گرلز پولیٹیکنک انسٹیٹیوٹ نوشی	x-
xi-	قیام گورنمنٹ گرلز پولیٹیکنک انسٹیٹیوٹ گادر	قیام گورنمنٹ گرلز پولیٹیکنک انسٹیٹیوٹ سوراب	xii-

xiv	قیام گورنمنٹ گرلز مونو ٹکنیک انسٹیٹیوٹ زیات	xiii	قیام گورنمنٹ گرلز مونو ٹکنیک انسٹیٹیوٹ ہر نانی
ماضی میں نوجوانوں کو تکنیکی تعلیم فراہم کرنے کیلئے صوبے میں صرف ڈیکنیکل انسٹیٹیوٹس تھیں، جن میں گورنمنٹ کا لج آف ٹکنیکالوجی فار بواز اور گورنمنٹ گرلز پولی ٹکنیک انسٹیٹیوٹ کو سٹہ شامل ہیں، لیکن 2011ء کے بعد مندرجہ ذیل پولی ٹکنیک انسٹیٹیوٹ کا قیام عمل میں لاایا گیا۔			
i.	گورنمنٹ بواز پولی ٹکنیک انسٹیٹیوٹ خانوڑی	ii.	گورنمنٹ بواز پولی ٹکنیک انسٹیٹیوٹ مسلم باغ
iii.	گوادرنسٹیٹ آف ٹکنیکالوجی، گوادر	v.	گورنمنٹ بواز پولی ٹکنیک انسٹیٹیوٹ پنجور

گورنمنٹ بواز پولی ٹکنیک انسٹیٹیوٹ اول میں تدریسی عمل کا باقاعدہ اجراء جنوری 2019ء میں کیا جائیگا جس کیلئے تمام تیاریاں مکمل کر لی گئی ہیں۔ تاکہ وہاں کے نوجوان تکنیکی تعلیم سے آراستہ ہوں اور احسن طریقے سے اپنے اور ملک کی ترقی میں اپنا حصہ ڈال سکیں۔

3۔ تکنیکی تعلیم کے معیار کو بلند کرنے کیلئے (Tech) BS چار سالہ پروگرام اجراء کرنے پر کام ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ تکنیکی تعلیم کو مستحکم کرنے کیلئے ٹکنیکل بورڈ کا قیام زیر عمل ہے۔ گورنمنٹ بواز پولی ٹکنیک انسٹیٹیوٹ سبی کا تعمیراتی کام عنقریب مکمل ہو گا اور تدریسی عمل کا باقاعدہ اجراء کیا جائیگا۔ جبکہ گورنمنٹ بواز پولی ٹکنیک انسٹیٹیوٹ خالق آبادزیر تعمیر ہے۔ سدرن کمائنڈ کے تعاون سے مختلف صنعتی اور تکنیکی اداروں کے ساتھ ایسے MOUs میں کئے جا رہے ہیں جن کے ذریعے یہ ادارے پولی ٹکنیک ادaroں کو ہتر بنانے کیلئے درکار معاونت کریں گے۔

جناب شاء اللہ بلوچ: میں ضمنی سوال کرتا ہوں جناب چیئرمین آپ کے سامنے page 8 پر یہاں پر آپ دیکھ لیں کچھ polytechnic institutes کی کم از کم ہر اضلاع میں ایک polytechnic institute کی 33 سے 34 کے قریب ہے اور بوجستان کے کم از کم ہر اضلاع میں ایک polytechnic institute propose کیا تھا کہ آپ یوئین کوسل کی سطح پر ہائی اسکولز کو ویسے ہی ضرورت پڑتی ہے۔ ہم نے تو convert کر کے کریں۔ اگر آپ upgrade کر کے higher secondary کی کیا آپ ensure کرنے ہیں۔ آپ نے سی پیک کا مقابلہ کرنا ہے سی پیک میں اپنے نوجوان کے روزگار کے موقع human resources انسانی وسائل کی ترقی چاہتے ہیں۔ سر آپ مجھے بتائیں کہ کیا آپ بوجستان میں polytechnic کی حکومت بوجستان میں propose کیا تھا کہ آپ یوئین کوسل کی سطح پر کی مشری آپ کی وزارت اور آپ کی حکومت بوجستان میں polytechnic کی کیا آپ کی بلڈنگوں کا خرچ نہیں ہے صرف اسکوں کو بوجستان بنانے جو ہماری تجویز ہے اس میں آپ کی بلڈنگوں کا خرچ نہیں ہے۔ اس پر عملدرآمد کے کریں کچھ اساتذہ لیں یہ جو تجویز ہم گزشتہ 8 مہینے سے دے رہے ہیں۔ اس پر عملدرآمد کے

لیے آپ نے آنے والی PSDP میں کوئی رقم مختص کی ہے۔

**جناب چیئرمین:** جی محمد خان لہڑی صاحب!

**حاجی محمد خان لہڑی:** چونکہ اس میں میرا خیال میں تقریباً 18 کے قریب unions کا list دیا ہوا ہے اگر اور بھی ضروری ہوئے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم upgrade کریں گے مختلف district جو رہ رہے ہیں۔ انشاء اللہ پہلے districts کو complete کریں پھر یوئیں سطح پر جائیں گے انشاء اللہ۔

**جناب چیئرمین:** صحیح۔ جی ضمنی سوال کریں۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** اس میں محمد خان صاحب سے کوئی اختلاف نہیں ہے میں چھوٹا سا مشورہ دوں گا اس لیے کہ PSDP آنے والا ہے یا رچھوڑ بادشاہ سوال ہی پوچھ رہا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** اختر لانگو صاحب بیٹھ کر بات نہ کریں۔ جی۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** دیکھیں technical education بلوچستان اس وقت باقی صوبوں کی نسبت پنجاب میں اس کا آپ کو ایک چھوٹا سا contest بتاؤ۔

**جناب چیئرمین:** order in the house بیٹھ کر بات نہ کریں please اختر حسین لانگو صاحب۔

**جناب شناع اللہ بلوچ:** sir پنجاب میں اس وقت private sector اور government sector میں صرف خواتین کی 7 سو polytechnics institutes 66 ہے اندازہ کریں صرف خواتین اگر مردوں اور سب ملے تو پنجاب کے اندر یا رائیک ہزار 8 سو کے قریب polytechnics یوئین کو نسل کے تو کیا وہاں پر ثاؤں اپر لوگوں نے institutes بنائیں ہے۔ میرا سوال اور تجویز یہ ہے تھوڑی سی سنجیدگی آپ کی آنے والی نسلیں پڑھ لکھ جائیں گی۔ ٹھیک آپ یہ کریں کہ آنے والی PSDP میں آپ کو تجویز دے رہا ہوں۔ آپ اسکے level پر لکھ جائیں گی۔ آپ کوئی عمارت کی ضرورت نہیں آپ کو سریا و سیمنٹ کی ضرورت نہیں آپ ہر اسکول جو ہر یوئین کو نسل میں یہ لکھ لیں سردار تھوڑا خاموشی یا رسردار یا سردار matter یہ سنجیدہ please آپ کے توسط سے وزیر تعلیم صاحب کو یہ تجویز دینا چاہوں گا۔ کہ آپ آنے والی PSDP میں ہر یوئین کو نسل کے لیے higher school کو upgrade کر کے polytechnics کا درجہ دیں ایک hall بنائیں اس میں پانچ، چھ technical staff رکھیں۔ اور ہمارے بچوں کو کم از کم کچھ skills جو ہے electricity کے حوالے سے اس کی تربیت کے لیے آپ کو یہ تجویز قابل

قبول ہے یا نہیں۔

**حاجی محمد خان لہڑی:** انشاء اللہ تعالیٰ میں نے پہلے جیسے کہا کہ کچھ نئے district بھی بنے ہیں ان کے لیے بھی institute بنائیں گے اور جو کمی پیشی ہے اس میں اگر district رہ گئے ہیں ان کو بھی انشاء اللہ recommend کریں گے PSDP میں۔

**جناب چیئرمین:** شناء اللہ بلوچ صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 100 دریافت فرمائیں

**☆ 100 جناب شناء اللہ بلوچ، وزکن اسمبلی:**

. کیا وزیر تعلیم زراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ حکومت کی جانب سے سال 2013 تا 2018 کے دوران صوبہ کے طلباء و طالبات میں لیپ ٹاپ تقسیم کرنیکی غرض سے کل کس قدر رقم مختص کی گئی اور مذکورہ اسکیم کے تحت لیپ ٹاپ کی خریداری کے ٹینڈر کن کن اخبارات میں مشہر کیے گئے اور انکے ٹھیکے کن کن کمپنیوں کو دیے گئے نیز قیمت خرید فی لیپ ٹاپ، تقسیم کے حوالے سے وضع کردہ پالیسی رطیقہ کار اور تقسیم کے حوالے سے منعقدہ تقریبات پر آمدہ اخراجات کی تفصیل بھی دی جائے۔

**وزیر تعلیم:**

سال 2013 تا 2018 کے دوران طلباء و طالبات میں لیپ ٹاپ کی تقسیم:

کس قدر رقم مختص کی گئی۔ Rs. 500,000 (میلیون)

ٹینڈر کن کن اخبارات میں مشہر کی گئی۔ روزنامہ جنگ کوئٹہ

کن کن کمپنیوں کو ٹھیکے دیے گئے۔ میسر رز الٹر اسافٹ کوئٹہ

قیمت خرید فی لیپ ٹاپ۔ Rs.62,147

تقسیم کے حوالے سے وضع کردہ (i) اثر میڈیٹ (ایف اے رائیف ایس سی رائی سی ایس)

پالیسی رطیقہ کار۔ (میں فیصد) 20%

(ii) بچپل (بی اے ربی ایس سی ربی ایس)

(چالیس فیصد) 40%

(iii) ماسٹر ایم اے رائیم فل رپی انج ڈی

(چالیس فیصد) 40%

تقسیم کے حوالے سے منعقدہ تقریبات پر آمدہ اخراجات کی تفصیل۔

اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ مالی سال 2017-18 میں ایک اسکیم بنام "چیف منسٹر لیپ ٹاپ سکیم" فارمیری ٹو ریسیس سٹوڈنٹس آف بلوچستان "پی ایس ڈی پی میں شامل تھا۔ مکملہ کا لجز اینڈ ہائے ایجیکویشن نے تمام قواعد و ضوابط پورے کرتے ہوئے لیپ ٹاپ کی خریداری کا عمل مکمل کیا۔ بعد ازاں سابقہ وزیر اعلیٰ کے احکامات پر عمل درآمد کرتے ہوئے تمام لیپ ٹاپ جنکلی تعداد (8037) ہے میں سے 120 عدد لیپ ٹاپ جنرنلسٹ کیلئے وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ اور بقیہ ہیڈ کوارٹر سدران کمائنڈنٹ کے حوالے کیے۔ اس ضمن میں وزیر اعلیٰ کے احکامات کی توثیق بھی بذریعہ سری حاصل کی گئی۔ درج بالا حقائق کی روشنی میں مکملہ کا لجز تقسیم کے حوالے سے منعقدہ تقریبات پر آخر جات و دیگر کے بارے میں لاعلم ہے۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** sir یہ سوال نمبر 100 جناب چیئرمین تھوڑی سی order House میں کریں یہ بہت ہی important question ہے یہ سوال تھا کہ 2013 سے لیکر 2018 تک بلوچستان کے طلباء۔

**جناب چیئرمین:** order in the House.

**جناب شاء اللہ بلوچ:** order نہیں سر بالکل بھی طلباء و طالبات میں کل کتنے laptop تقسیم کئے گئے اس پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی اور یہ laptop کس کمپنی سے حاصل کی گئی۔ ان کا rate کیا ہے آپ دیکھ رہے ہوں گے جناب والا 2013 سے 2018 تک 500 million یعنی 50 کروڑ روپے کے laptop خریدے گئے۔ ایک کمپنی کو۔

**جناب چیئرمین:** اذان ہو رہی ہے۔

(خاموشی۔ مغرب کی اذان)

**جناب شاء اللہ بلوچ:** سوال نمبر 100۔

**جناب چیئرمین:** جی۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** جناب چیئرمین! تھوڑی سی order House میں کریں کیونکہ یہ ایک important question ہے۔ یہ سوال تھا کہ 2013 سے لیکر 2018 تک بلوچستان کے طلباء و طالبات میں کل کتنے لیپ ٹاپ تقسیم کیئے گئے۔ اس پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی اور یہ لیپ ٹاپ کس کمپنی سے حاصل کی گئی ہیں۔ ان کا ریٹ کیا ہیں؟۔ آپ دیکھ رہے ہوں گے جناب والا 2013 سے 2018 تک five hundred millions یعنی پچاس کروڑ روپے کے کمپیوٹر ز خریدے گئے ہیں، لیپ ٹاپ خریدے گئے ہیں۔ ٹینڈر ایک کمپنی کو۔

---(اذان-خاموشی)۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** جناب چیئر مین شکریہ۔ جناب یا ہم سوال ہے اس لئے کہتا کہ وزیر موصوف مجھے یہ بتائیں گے کہ یہ five hundred millions یعنی یہ پچاس کروڑ روپے کے قریب یہ کمپیوٹر ایک کمپنی M/s Ultrasoft Quetta کو دیجے گئے تھے ٹھیکے پر۔ انہوں نے خریدے اور بعد میں جو تقسیم کا طریقہ کارانہوں نے بتایا ہے مجھے بھی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ وہ کہہ رہے ہیں ”تمام لیپ ٹاپ، جن کی تعداد آٹھ ہزار سینتیس۔ یعنی آٹھ ہزار لیپ ٹاپ خریدے گئے ان میں سے ایک سو بیس لیپ ٹاپ journalists کے لئے وزیر اعلیٰ سیکریٹریٹ اور بقالیا ہیڈ کوارٹر سدرن کمائٹ کے حوالے کیتے۔ اور آخر میں خود موصوف لکھتے ہیں ”درج بالا حقوق کی روشنی میں ملکہ کا الجز تقسیم کے حوالے سے منعقدہ تقریبات پر خرچ اور اخراجات و دیگر کے بارے میں لاعلم ہیں۔ یعنی تقسیم کے عمل میں پچاس کروڑ سے زیادہ کا خرچ ہوا ہے اخراجات میں۔ اُس سے ملکہ لاعلم ہے۔ وہ پیسے کہاں سے خرچ ہوئے تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آٹھ ہزار میں سے ایک سو بیس کا توپتہ ہے کہ وہ صحافیوں کو ملے۔ باقی ایک کمپیوٹر کا لیپ ٹاپ کا بھی یہاں پر تفصیل نہیں ہے کہ آٹھ ہزار سینتیس میں سے ایک سو بیس کو نکالیں۔ سات ہزار نو سو کے قریب لیپ ٹاپ وہ کہاں گئے اُن کی تفصیل کدھر ہے؟ کیا آپ اُس کی تمام تفصیل اس ہاؤس میں پیش کریں گے۔ تیسرا بات، کیا وہ تمام تفصیل اور یہ کیوں حکومت بوجتنان یا ملکہ تعلیم میں اتنی سکت نہیں تھی اتنی اُس کی capacity نہیں ہے یا اُس کے اندر اتنی قابلیت نہیں ہے کہ وہ اپنے لیپ ٹاپ کی تقسیم کرنے کے لئے۔۔۔ (مدخلت)

**جناب چیئر مین:** جواب دیں گے ابھی۔

**جناب محمد خان اہری (وزیر ثانوی تعلیم):** شکریہ چیئر مین۔ کیونکہ یہ question related to education ہے ہاڑ ایجوکیشن کے حوالے سے۔ پہلے جو لیپ ٹاپ یہ چیزیں خریدے گئے تھے کا الجر کی طرف سے۔ اس کا یہ جو تقریباً چو میں کروڑ کے قریب جو رقم مختص کی ہیں ثانوی تعلیم میں۔ اور ابھی یہ میڈر رہوئے ہیں اور میرے خیال میں میں اُس کا تفصیل بتاؤ گا کہ کون سے میڈر زجو یہاں پر لے لیا ہے۔ اور تقریباً 3100 کے قریب لیپ ٹاپ انشاء اللہ تعالیٰ جلد آ جائیں گے۔۔۔ (مدخلت)

**جناب شاء اللہ بلوچ:** order in the house۔ جناب نسٹر صاحب کا مائیک on کر دیں۔

**جناب چیئر مین:** آپ ضمنی سوال پوچھنا چاہتے ہیں؟ سنیں۔

**جناب نصر اللہ خان زیری:** جناب چیئر مین۔

**وزیریانوی تعلیم:** 2013ء سے 2018ء تک تو محکمہ ان کے پاس تھا۔۔۔(مداخلت)۔ جناب چیئرمین صاحب! 2013ء سے 2018ء کی تفصیل مانگ رہے ہیں تو اُس وقت یہ portfolio ان کے پاس تھا۔۔۔(مداخلت)۔ وہ انٹھر ہاہے اس لئے میں ان سے کہہ رہا ہوں۔ ابھی اس سال کے حوالے شاء بھائی! اگر آپ question کریں گے میں اُسکا جواب دے دوں گا آپ کو۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** ضمنی سوال۔

**سردار عبدالرحمن کھیڑان:** میں آپ کو راستہ بتا دیتا ہوں۔

**جناب چیئرمین:** سردار کھیڑان صاحب ضمنی سوال انہیں پوچھنے دیں۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** کوئی بھی حکومت آتی ہے یا کوئی منسٹریا وزارت ہے وہ اپنا کم از کم اتنے ان کے پاس صلاحیت ہونی چاہیے کہ وہ کوئی لیپ ٹاپ خریدتے ہیں پھر اسکا کوئی merit-base بناتے ہیں اور وہ خود تقسیم کریں تاکہ کم از کم کالجوں میں اسکو لوں میں حق داروں تک پہنچیں۔ آپ 7900 لیپ ٹاپ آپ 33 اضلاع میں تقسیم کریں تو فی ڈسٹرکٹ جو ہے وہ 240 کے قریب لیپ ٹاپ ملتے ہیں۔ خاران میں میں گیا ہوں میرے ڈسٹرکٹ میں 30 کے قریب لیپ ٹاپ بھی میرے ڈسٹرکٹ میں کسی کو نہیں ملے ہیں۔

**سردار عبدالرحمن کھیڑان:** ہمارے ڈسٹرکٹ میں دس بھی نہیں ملے ہیں۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** میں یہ سمجھتا ہوں، میری اپنی ذاتی جو سوقت معلومات ہیں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ آٹھ ہزار لیپ ٹاپ کمپنی نے فراہم ہی نہیں کیئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پر تحقیقات ہونی چاہیے۔ یہ ہاؤس ایک کمیٹی بنائیں۔۔۔(مداخلت)۔ جناب چیئرمین! آپ کی توجہ۔ ایک کمیٹی بنائیں تمام فہرست دی جائیں کہ کن اسونڈش کو ملا ہے کہ کن اضلاع میں ملا ہے؟ کن کالجوں میں ملا ہے؟ اور وہ تقریب کہاں منعقد ہوئی کس فناشن میں ملا ہے؟۔ اور جناب والا!۔۔۔(مداخلت)

**جناب چیئرمین:** شاء بلوچ صاحب آپ اپنا ضمنی سوال لا کیں شاء بلوچ صاحب۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** تاکہ آنے والے بھی کہیں پر گم نہیں ہو جائیں۔

**جناب چیئرمین:** صحیح۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** کوئی بیل گائے جو ہیں لیپ ٹاپ نہ کھا جائیں۔ یہ ایکشن سے پہلے تقسیم ہوئے۔ ایکشن کے لئے تقسیم ہوئے۔ یہ میں تو لگتا ہے کہ یہ پیسے کہیں اور خرچ ہو گئے۔ اس کے لئے ایک کمیٹی بنی چاہیئے۔ چاہے پچھلی حکومت اس پر سزا یافتہ ہوتی ہے یا موجودہ حکومت۔

**اطلاعات و نشریات:** PAC کی کمیٹی موجود ہے اس میں اپوزیشن اسکا چیئرمین اپوزیشن کے پاس ہے اگر وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں کوئی irregularity ہوئی ہے اس پر وہ probe کر سکتے ہیں، بجائے اسمبلی میں کوئی point scoring سے تو میرے خیال سے وہ زیادہ بہتر طریقہ ہو گا۔

**جناہ شاء اللہ بلوچ:** اس میں point scoring کی کیا بات ہے۔

**میر انز حسین لاغو:** ہم point scoring نہیں کر رہے ہیں بلیکن صاحب بتا دیں کہ کس کو دیئے ہیں ہم چپ ہو کے بیٹھ جائیں گے۔ وہ وضاحت کر دیں۔ بتا دیں؟

**جناہ چیئرمین:** یہ لیپ ٹاپ کی تفصیل فراہم کی جائے متعلقہ وزارت جو ہے متعلقہ وزیر یا مشیر۔ یہ لیپ ٹاپ کی تفصیل فراہم کر دی جائے بلکہ ہاؤس کے لئے بھی آئیں۔ جی سردار کھیتر ان صاحب! میں نے بتا دیا ہے کہ اس کی تفصیل فراہم کی جائے ہاؤس کو کہاں کہاں تقسیم ہوئی ہیں۔۔۔ (مداخلت) انز حسین صاحب! آپ بیٹھ جائیں میری رو لنگ نوٹ ہو گئی ہے آپ بیٹھ جائیں۔

**سردار عبدالرحمن کھیتر ان (صوبائی وزیر):** جناہ چیئرمین صاحب!

**جناہ چیئرمین:** جی جی، سردار کھیتر ان صاحب۔

**سردار عبدالرحمن کھیتر ان (صوبائی وزیر):** جناہ چیئرمین صاحب! میں آسان طریقہ ان کو بتاتا ہوں۔ ایک منٹ۔ یہ PAC کے چیئرمین ہیں۔ پچھلے پانچ سالوں میں یہ آٹھ ہزار تیس ہیں یا پانچتیس ہیں یہ لیپ ٹاپ خریدے گئے ہیں۔ اس میں میرے ڈسٹرکٹ کو بھی نہیں ملے ہیں۔ ٹوٹل میں دانے ملے ہیں۔ 2013ء سے 2018ء جناہ چیئرمین صاحب! گزارش یہ ہے کہ PAC کا چیئرمین ہم نے ان کو بنادیا۔ یہ take-up کر لیں۔ PAC میں ہم بھی ممبر ہیں۔ ہم ان کے ساتھ بھر پور تعاون کرنے کو تیار ہیں PAC کے ذریعے جو انکو ائمہ کرنا چاہتے ہیں ان کے پاس super-committee ہے، پیلک اکاؤنٹس کمیٹی۔ اس میں لے جائیں اور مہربانی کریں تھوڑا سا نماز کا وقفہ کر دیں نماز پڑھ کے آتے ہیں باقی کر لیتے ہیں۔ چیئرمین صاحب! نماز کا وقفہ کر دیں نماز پڑھ کے پھر آ جاتے ہیں۔

**میر انز حسین لاغو:** آپ کی رو لنگ کے مطابق یہ ہمیں تفصیلات دے دیں۔ ہم اس کو PAC میں take-up کرتے ہیں۔ ہم take-up کرتے ہیں آپ تفصیلات دے دیں ہم اس کو PAC میں اٹھاتے ہیں۔۔۔ (مداخلت) نہیں، آپ پہلے Chair کی ruling کا تو honour report کر دیں۔ آپ لے آئیں۔ انہوں نے کہا ”کہ اس کی تفصیلی رپورٹ اور اس میں جمع کر دیں“۔ جناہ آپ اس کی

تفصیلی رپورٹ منگوالیں ہم اس کو PAC میں take-up کر دیں گے۔

**جناب چیئرمین:** جی اختر لانگو صاحب آپ بیٹھ جائیں۔ میری ruling note ہو گئی ہے۔ آپ بیٹھ جائیں۔ شاہینہ کا کڑ صاحب آپ اپنا سوال نمبر 114 دریافت فرمائیں۔

**محترمہ شاہینہ کا کڑ:** جی جناب چیئرمین صاحب۔ سوال نمبر 114۔

**114☆ محترمہ شاہینہ کا کڑ، رکن اسمبلی:**

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

سال 2013 تا مارچ 2018 کے دوران کن کن یونیورسٹیز اور کالج کی ایجاد ایسی سے رجسٹریشن کی گئی تفصیل دی جائے۔

**وزیر تعلیم:**

سال 2013 تا مارچ 2018 کے دوران مندرجہ ذیل یونیورسٹیز اور کالج بلوچستان صوبائی اسمبلی ایکٹ کے تحت قائم کی گئی ہیں۔ جس کی HEC سے رجسٹریشن ہو چکی ہے۔

1۔ میر چاکر خان رند یونیورسٹی سبی۔

2۔ یونیورسٹی آف گودار۔

**جناب چیئرمین:** جی محترمہ کوئی ضمنی ہے۔

**محترمہ شاہینہ کا کڑ:** جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

**جناب چیئرمین:** جی۔ کھیزان صاحب! صحیح ہے و قدم دے دیں گے۔

**جناب شاء اللہ بلوچ:** چلیں نماز کا وقفہ کر دیں جناب۔ اللہ ان کو ہدایت کرے sir۔

**جناب چیئرمین:** چلو نماز کا وقفہ کر لیتے ہیں۔ پندرہ منٹ کے لئے نماز کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اجلاس 08 بجکر 10 منٹ پر جناب قادر علی نائل، جناب چیئرمین کے زیر صدارت شروع ہوئی)

**جناب چیئرمین:** السلام علیکم۔ جناب احمد نواز بلوچ صاحب آپ اپنا سوال نمبر 124 دریافت کریں۔

**جناب احمد نواز بلوچ:** سوال نمبر 124۔

**124☆ جناب احمد نواز بلوچ، رکن اسمبلی:**

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ جنوری 2017 تا 31 دسمبر 2018 کے دوران صوبہ کے مختلف پولی ٹیک کالج میں تعینات کردہ ملازمین کے نام مع ولدیت عہدہ، گرید، تعلیمی قابلیت، تاریخ تعیناتی، جائے

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

59

بلوچستان صوبائی اسمبلی

تعیناتی اور لوکل رڈو میسائل کی تفصیل دی جائے نیز ریکروٹمنٹ کمیٹی کے چیئرمین و ممبران کی تفصیل بھی دی جائے۔

وزیر تعلیم:

جنوری 2017 سے 31 دسمبر 2018 تک صوبے کے مختلف پولی شیکنیک کا جوں کی گئی بھرتیوں کی تفصیل:

نمبر شمار	نام و لدیت	تعلیمی تابیت	عہدہ درگیریہ	لوکل رڈو میسائل	جائے تعیناتی
1	محمد سعید اخون ول محمد حسن کاڑ	بی کام رایم کام بعد ایک سالہ کمپیوٹر پلیوڈ پانچ سالہ تجربہ ان اکاؤنٹس	اکاؤنٹس استشنس (BPS-14)	کوئٹہ	ڈائریکٹریٹ آف میکینیکل انجینئرنگ بلوچستان کوئٹہ
2	محمد ذین ول زاہد محمود	انٹرمیڈیئٹ بعد ایک سالہ کمپیوٹر پلیوڈ	استشنس کمپیوٹر آپریٹر (BPS-12)	کوئٹہ	ڈائریکٹریٹ آف میکینیکل انجینئرنگ بلوچستان کوئٹہ
3	اسد اللہ ول اکبر خان	بی اے	نائب قاصد (BPS-01)	کوئٹہ	ڈائریکٹریٹ آف میکینیکل انجینئرنگ بلوچستان کوئٹہ
4	محبوب عالم ول نذیر بادشاہ	میرک	نائب قاصد (BPS-01)	لوار الائی	ڈائریکٹریٹ آف میکینیکل انجینئرنگ بلوچستان کوئٹہ
5	شاه محمد ولد سہیل احمد خان	مُل	نائب قاصد (BPS-01)	کوئٹہ	ڈائریکٹریٹ آف میکینیکل انجینئرنگ بلوچستان کوئٹہ
6	جیل احمد ولد حاجی فتح محمد	مُل	مالی (BPS-01)	کوئٹہ	ڈائریکٹریٹ آف میکینیکل انجینئرنگ بلوچستان کوئٹہ
7	ہماں خان ول محمد رضا	بی اے رائٹرمیڈیئٹ بعد اے ڈی آئی ٹی کمپیوٹر پلیوڈ	استشنس کمپیوٹر آپریٹر (BPS-12)	پشین	گورنمنٹ کالج آف میکینیکل انجینئرنگ کوئٹہ
8	نصیب اللہ خان ول ناصر اللہ خان	بی اے رائیم اے ڈی اے ای (سول) بعد پانچ سالہ تجربہ انجینئرنگ	ڈرافٹس مین (BPS-11)	کوئٹہ	گورنمنٹ کالج آف میکینیکل انجینئرنگ کوئٹہ
9	محمد عزیز ول شہزاد انور	ڈی اے ای (سول)	شاپ انسٹرکٹر (BPS-10)	کوئٹہ	گورنمنٹ کالج آف میکینیکل انجینئرنگ کوئٹہ

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

60

بوجستان صوبائی اسمبلی

گورنمنٹ کالج آف شیکنا لوجی کوئٹہ	پشین	(BPS-08) مولڈر	ڈی اے ای (مکینکل)	سعداللہ عبدالعزیز	10
گورنمنٹ کالج آف شیکنا لوجی کوئٹہ	کوئٹہ	نائب قاصد (BPS-01)	بی اے ب معہد عالیہ	عبدالواح ولد حافظ عبدالخان	11
گورنمنٹ کالج آف شیکنا لوجی کوئٹہ	پشین	نائب قاصد (BPS-01)	انٹرمیڈیٹ	میر واس خان ولد سعداللہ	12
گورنمنٹ کالج آف شیکنا لوجی کوئٹہ	کوئٹہ	نائب قاصد (BPS-01)	انٹرمیڈیٹ	محمد اقبال ولد عبد الرحمن	13
گورنمنٹ کالج آف شیکنا لوجی کوئٹہ	کوئٹہ	چوکیدار (BPS-01)	مُل	نعمت اللہ ولد خداۓ نذر	14
گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹیٹیوٹ ٹیوٹ فار بواز پنجور	پنجور	اسٹنسٹ کپیوٹ آپریٹر (BPS-12)	انٹرمیڈیٹ بعسا ایک سالہ تجربہ ایڈ پاک پیچر	عطاء اللہ ولد فراہم	15
گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹیٹیوٹ ٹیوٹ فار بواز پنجور	پنجور	ڈرفس میں (BPS-11)	ڈی اے ای (سول)	چاکرخان ولد غلام قادر	16
گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹیٹیوٹ ٹیوٹ فار بواز پنجور	پنجور	سردیہ (BPS-11)	(بی ای) سول	سرتاج عزیز ولد عبدالعزیز	17
گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹیٹیوٹ ٹیوٹ فار بواز پنجور	نصیر آباد	شاپ اسٹنسٹ (BPS-06)	ڈی اے ای (سول)	نصراللہ ولد رستم خان	18
گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹیٹیوٹ ٹیوٹ فار بواز پنجور	پنجور	شاپ اسٹنسٹ (BPS-06)	بی ای (ایکس) ایک سالہ تجربہ پاک پیچر	ناصر علی ولد محمد اسماعیل	19
گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹیٹیوٹ ٹیوٹ فار بواز پنجور	پنجور	سوپر (BPS-01)	میڑک	متاز احمد ولد دل جان	20
گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹیٹیوٹ ٹیوٹ فار بواز پنجور	پنجور	نائب قاصد (BPS-01)	مُل	عبد وحید ولد عبد اللہ بلوج	21
گودار انسٹیٹیوٹ آف شیکنا لوجی گوادر	کوئٹہ	کیبلوگر (BPS-08)	ایم ایل ای ایس	محمد اقبال ولد غلام رسول	22
گودار انسٹیٹیوٹ آف شیکنا لوجی گوادر	گوادر	شاپ اسٹنسٹ (BPS-06)	ڈی اے ای (سول)	مراد بخش ولد حامد	23
گودار انسٹیٹیوٹ آف شیکنا لوجی گوادر	کوئٹہ	پمپ ڈرائیور (BPS-05)	(بی اے) بمعہ ایک سالہ مکینکل نیٹی سی کورس	شاہد اختر ولد اختر محمد	24

25	عطاء اللہ ولد سفر محمد	(بی اے)	اسٹنسٹ کپیوٹر آپریٹر(BPS-12)	لورالائی	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار یا نر مسلم باغ
26	قاصی رخان ولد الدداد	(بی اے)	اسٹنسٹ کپیوٹر آپریٹر(BPS-12)	قلعہ سیف اللہ(معذور کوئٹہ)	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار یا نر مسلم باغ
27	عطاء اللہ ولد شمس اللہ	(ڈی اے ای)(سول)	ڈر فلٹ مین (BPS-11)	قلعہ سیف اللہ	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار یا نر مسلم باغ
28	نظام الدین ولد بیان محمد	(بی اے)(امیم اے) بھعاک تجربہ سائنس انجینئرن	سر ویٹ(BPS-11)	قلعہ سیف اللہ	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار یا نر مسلم باغ
29	نور اللہ ولد محمد یار	(ڈی اے ای)(سول)	شاپ اسٹنسٹ (BPS-06)	لورالائی	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار یا نر مسلم باغ
30	شاء اللہ ولد حاجی مرجان	(بی اے) بھعاک سالہ تجربہ	ویلڈر(BPS-08)	قلعہ سیف اللہ	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار یا نر مسلم باغ
31	مولانا داد ولد حاجی بوستان	(بی اے) بھعاک سالہ تجربہ	مشینست(BPS-08)	قلعہ سیف اللہ	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار یا نر مسلم باغ
32	شیر محمد ولد ملا علی زئی	میرک	لپبر(BPS-05)	قلعہ سیف اللہ	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار یا نر مسلم باغ
33	سعید اللہ ولد علی محمد	(بی اے)	نائب قاصد (BPS-01)	قلعہ سیف اللہ	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار یا نر مسلم باغ
34	امین اللہ ولد حاجی محمد عمر	مُل	مالی(BPS-01)	قلعہ سیف اللہ	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار یا نر مسلم باغ
35	بشر اللہ ولد بہایت اللہ	میرک	نائب قاصد (BPS-01)	قلعہ سیف اللہ	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار یا نر مسلم باغ
36	صلاح الدین ولد عبد الباقی	میرک	چوکیدار(BPS-01)	قلعہ سیف اللہ	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار یا نر مسلم باغ
37	اشتوحونی مسح ولد ٹوئی مسح	مُل	سوپر(BPS-01)	کوئٹہ	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار یا نر مسلم باغ
38	حفیظ الرحمن ولد شیر محمد	(بی ایس تی) بھعاک سالہ کپیوٹر ڈپلومہ	اسٹنسٹ کپیوٹر آپریٹر(BPS-12)	پشین	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار یا نر خانوڑی
39	محمد لاور خان ولد عبد لطیف	(ڈی اے ای)(سول)	ڈر فلٹ مین (BPS-11)	کوئٹہ	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار یا نر خانوڑی

40	عمران خان ولد روزی خان	ڈی اے ای (سول)	(BPS-11) سروئیز (BPS-08) ویلڈر (BPS-08) مشینٹ (BPS-08)	اور الائی پشین پشین	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار بواز خانو زئی گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار بواز خانو زئی گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار بواز خانو زئی گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار بواز خانو زئی گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار بواز خانو زئی گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار بواز خانو زئی گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار بواز خانو زئی
41	محمد الدین ولد صالح الدین	میرک	ویلڈر (BPS-08)	پشین	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار بواز خانو زئی
42	اسلام الدین پاپیزئی ولد غلام محمد	میرک	مشینٹ (BPS-08)	پشین	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار بواز خانو زئی
43	محمد فواد الحق ولد محمد اعجاز الحق	ڈی اے ای (ایکیشن کنکس)	شاپ اسٹنٹ (BPS-06)	مستونگ	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار بواز خانو زئی
44	کلام اللہ ولد حبیب اللہ خان	ڈی اے ای (مکینیکل)	شاپ اسٹنٹ (BPS-06)	قلعہ سیف اللہ	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار بواز خانو زئی
45	غلام رباني ولد غلام نبی	ڈی اے ای (سول)	پلپر (BPS-05)	نوشکی	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار بواز خانو زئی
46	محبوب احمد ولد منیر احمد	میرک	نائب قاصد (BPS-01)	پشین	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار بواز خانو زئی
47	جیل الرحمن ولد نصر اللہ	پرائمری	سوپر (BPS-01)	پشین	گورنمنٹ پولی ٹینک انسٹی ٹیوٹ فار بواز خانو زئی

نیز یہ کہ ریکرومنٹ کمیٹی کے چیئرمین و ممبر ان کی تفصیل ذیل ہے۔

چیئرمین

ڈائریکٹر ٹینکنیکل ایجوکیشن بلوچستان

ممبر

ڈپٹی سیکرٹری (ایڈمن) کا لجڑ، ہائی ایڈنڈ ٹینکنیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ

ممبر سیکرٹری

ڈپٹی ڈائریکٹر (ایڈمن) ٹینکنیکل ایجوکیشن بلوچستان

سردار عبدالرحمن کھنیران (صوبائی وزیر): چیئرمین صاحب! کورم دیکھ لیں ذرا۔

جناب چیئرمین: سیکرٹری صاحب! کورم کی نشاندہی ہو گئی۔ کورم پورا نہیں ہے کورم کی گھنٹیاں بجائی جائیں۔

ایک منٹ احمد نوا صاحب، کورم کی نشاندہی ہو چکی ہے گھنٹی نج رہی ہے پورا ہو جائے کورم۔

(کورم کی گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین: جی مشیر برائے تعلیم محمد خان اہڑی صاحب۔

میراحمد نواز بلوچ: جناب چیئرمین صاحب! میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ یہ پوٹھیں کس اخبار

میں آئے ہیں وہ بھی mention نہیں ہیں۔ اور بھی ہمارے صوبے میں جتنے بھی پولیکانک کا لجڑ ہیں ان میں

مختلف پوٹھیں خالی ہیں۔ تو میں چاہتا ہوں کہ آپ کے ایوان کے توسط سے یا موصوف ہمارے صوبائی منستر صاحب ہمیں جواب دیں کہ جتنے بھی پوٹھیں خالی ہیں ان کو اخبارات میں یا ان کو آنے والے پی ایس ڈی پی یا اس میں شامل کریں گے؟

**جناب چیئرمین:** آپ کا ضمنی سوال ہے یا تجویز دے رہے ہیں؟

**میر احمد نواز بلاوج:** ضمنی سوال ہے۔

**جناب چیئرمین:** ضمنی سوال ہے۔

**حاجی محمد خان لہڑی (مشیر وزیر اعلیٰ ٹانکی تعلیم):** چونکہ اس میں میرے خیال ہے وہ SNEs meetings ہوئی ہیں۔ اور دیکھتے ہیں اگر ضرورت ہوئی تو مزید بھی پوٹھیں ہم اس میں شامل کریں گے۔ اگر fresh-question کرنا چاہتے ہیں تو اس کا تفصیل مانگنا چاہتے ہیں تو وہ بھی ہم دینے کے لئے تیار ہیں۔

**میر احمد نواز بلاوج:** میرے خیال ہے کہ اگر نئے پوٹھیں ان میں شامل کیا جائے تاکہ ہمارے صوبے میں اتنی بیروزگاری ہے تاکہ ان کو فائدہ ہو۔

**مشیر وزیر اعلیٰ ٹانکی تعلیم:** نہیں، جب بجٹ پیش ہو جائیگا تو اسکے بعد وہ دیکھیں گے کتنی نئی پوٹھیں آئی ہیں۔

**میر احمد نواز بلاوج:** ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔

**جناب چیئرمین:** جناب اختر حسین لانگو صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 34 دریافت فرمائیں۔

**میر اختر حسین لانگو:** Question No-34

**سردار عبدالرحمن کھیبران (صوبائی وزیر):** Answer may be taken as read.

**34☆ میر اختر حسین لانگو، رکن اسمبلی:** 14 فروری 2019 کو موئخر شدہ

کیا وزیر امور پرورش حیوانات از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال 2013 تا 2018 کے دوران مال و مویشوں کیلئے چارہ کی خریداری کے سلسلے میں کن کن فرموموں کو ٹھیکہ دیا گیا ان کے نام، خرید کردہ چارہ کی مقدار، اینٹی این اور جی ایس ٹی کی ضلع وار تفصیل دی جائے۔

وزیر امور پرورش حیوانات۔

محکمہ امور پرورش حیوانات نے سال 2013 تا اگست 2018 کے دوران جن جن فرموموں کو ٹھیکہ دیا گیا ان کے نام خرید کردہ چارہ کی مقدار اینٹی این اور جی ایس ٹی کی تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لا بیریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**میر اختر حسین لانگو:** جناب چیئرمین! اس میں معزز منظر صاحب سے میرا ایک ضمنی سوال ہے، کہ یہاں اس

کے جواب میں سیریل نمبر 1 کو دیکھ لیں۔

سردار عبدالرحمن کھیتران (صوبائی وزیر): کس کا؟

میراختر حسین لاغو: جواب میں سیریل نمبر 1 میں دیکھ لیں، یہ کوئئی ڈیری فارم والا question no-34 last 34 کا میں لگا ہوا ہے۔

میراختر حسین لاغو: یہ جناب والا! آسمیں، میرا معزز منظر صاحب سے ضمنی question ہے کہ اس میں نے سوال کیا تھا 2013ء سے 2018ء۔ انہوں نے مجھے دیا ہے 2014ء سے۔ اور دوسرا آسمیں میرا ایک ضمنی question بتتا ہے کہ یہ 2015-2016ء میں اس ڈیری فارم اسکا جو 2014-2015ء میں انہوں نے خرچ کیا ہے کوئی ڈیڑھ کروڑ کے قریب اور 2015-2016ء میں اس ڈیری فارم کی راشن پر جو خرچ آیا ہے وہ ہے تینتیس لاکھ روپے۔ تو اس کی وجہ بتاسکتے ہیں کہ اس میں جانوروں کی تعداد کم ہو گئی تھی؟۔ یا وجہ کیا تھی؟

جناب چیئرمین: جی معزز منظر صاحب۔

سردار عبدالرحمن کھیتران (وزیر خوارک): واقعی آپ کا جواب جو ہے نا مکمل ہے جو آپ کو جواب دیا گیا ہے۔ اور on behalf of Minister Livestock میں یہ چاہوں گا کہ پی اے سی آپ لوگوں کے پاس ہے۔ 2013ء سے 2018ء میں اسکو انکوائری میں لے جائیں پھر آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائے گی۔ وہ سارا سلسلہ سامنے آ سکتا ہے۔

میراختر حسین لاغو: جناب والا! آسمیں سردار صاحب بجا فرم رہے ہیں کہ اس سوال کے جواب میں بہت ساری ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے غلطیت یا عجلت یا پھروہ کر پیش جس کا ڈیپارٹمنٹ کو شاید اندازہ نہیں تھا کہ ”پچھلے سال ہم نے کیا کھایا تھا اور اب ہم کیا کھار ہے ہیں۔“ تو آسمیں جناب والا! اگر آپ اسی اس کے page No.5 پر چلے جائیں تو دوبارہ انہوں نے جو ہے ڈیڑھ کروڑ روپے خرچ کیا ہے اس راشن کی مد میں۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ question جو ہے یہ ڈیفیر ہو اور کمیٹی کو ریفیر ہو جائے تاکہ اس کی proper inquiry ہو سکے۔

وزیر خوارک: میں اتفاق کرتا ہوں جی چیئرمین صاحب کے کمیٹی کے پاس جانا چاہیے۔ اور واقعی اس وقت میں اپوزیشن میں تھا۔ میں نے اس کی بہت زیادہ نشاندہی کی تھی کہ forest اور livestock میں بھرتیوں میں اور purchases میں جتنے گھپلے ہوئے ہیں۔ اس وقت تو ہم تھوڑے سے اپوزیشن میں تھوڑے سے مبہر تھے۔ تو میں چاہوں گا کہ 2013ء سے 2018ء تک purview میں آتا ہے PAC کے اور اسکی رپورٹ House لے آئے کے سامنے تاکہ وہ سارا سلسلہ سامنے آ سکے۔

**جناب چیئرمین:** یہ صحیح ہے۔ یہ معاملہ PAC کے سپرد کیا جاتا ہے۔ جی اختر لانگو صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 35 کھی دریافت فرمائیں۔

**میراختر حسین لانگو:** Question No-35

**سردار عبدالرحمن کھیتیران (صوبائی وزیر):** Answer may be taken as read.

**35☆ میراختر حسین لانگو، رکن اسمبلی:** نزدیکی 2019ء کو مذکور شدہ

کیا وزیر امور پرورش حیوانات از راہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال 2013 تا اگست 2018 کے دوران مال و مویشوں کی خوراک اور علاج معالجہ پر آمدہ اخراجات کی سال و ضلعوار تفصیل دی جائے۔

**وزیر امور پرورش حیوانات:**

محکمہ امور پرورش حیوانات و ترقیات ڈیری نے سال 2013 تا اگست 2018 کے دوران مال و مویشوں کی خوراک اور علاج و معالجہ پر آمدہ سالانہ اخراجات کی ضلع وار تفصیل ضخیم ہے لہذا اسمبلی لا بہری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**جناب چیئرمین:** جی کوئی ضمنی سوال ہے؟

**میراختر حسین لانگو:** جناب والا! اس میں بھی اسی طرح کے گھپلے کرنے گئے ہیں ڈیپارٹمنٹ پتہ نہیں وہ اسمبلی کو serious نہیں لیتے یا اسمبلی کا جو قدر ہے اسکا خیال نہیں کرتے۔ جناب والا! میں اسمبلی، یہ دونوں سوال ایک دوسرے سے related ہیں اور ملتے جلتے ہیں۔ جناب والا! میں آپ کو ایک دوچیزوں کی صرف نشاندہی کراؤ گا۔ اُن کی وضاحت میں منظر صاحب سے چاہوں گا۔ ہمارا ایک ڈیری فارم، cattle farm، ہبھاگ ناڑی کیلیل فارم۔ اُس میں 15-2014ء میں ڈیپارٹمنٹ question no-34 کے جواب میں لکھتا ہے کہ 94 لاکھ سولہ ہزار روپے انہوں نے خرچ کیا ہے۔ پھر 35 کے جواب میں ڈیپارٹمنٹ لکھتا ہے کہ ایک کروڑ تین لاکھ 34 ہزار اُس پر خرچ آیا ہے۔ یہ دونوں سوالوں کے جواب جو ہیں وہ contradict کر رہے ہیں۔ اور اسی طرح جناب والا! یہ جواب بھی میں نے جس point کی نشاندہی کی تھی، question no-34 میں کہ وہ کہتے ہیں ”کہ ہم نے 33 لاکھ روپے خرچ کیا ہے“۔ جبکہ question no-35 کے جواب میں وہ 16-2015ء میں 34 question no-34 کے جواب میں کہتے ہیں ”کہ 2015-16ء میں انہوں نے جو خرچ کیا ہے، وہ ایک کروڑ 42 لاکھ روپے خرچ کیا ہے۔“

**جناب چیئرمین:** سوال کیا ہے۔

**میراختر حسین لانگو:** سوال میرا یہ ہے کہ ایک سوال no-35 question کے جواب میں مجھے وہ کہہ رہا ہے کہ سپرنڈنٹ ڈیری فارم کوئٹہ 2016ء میں انہوں نے ایک کروڑ 42 لاکھ خرچ کیا ہے۔ جبکہ question no-34 کے جواب میں مجھے وہ کہہ رہا ہے کہ سپرنڈنٹ ڈیری فارم کوئٹہ 2015ء میں انہوں نے 33 لاکھ روپے خرچ کیا ہے۔ اب میں منظر صاحب سے پوچھنا چاہوں گا اصل figures کیا ہے 33 لاکھ ہے یا ایک کروڑ 42 لاکھ ہے۔

**جناب چیئرمین:** جی سردار کھیت ان صاحب۔

**سردار عبدالرحمن کھیت ان (وزیر خوراک):** چیئرمین صاحب! میں نے گزارش کی کہ اسمیں بہت ساری چیزیں dig-out ہوں گی۔ کوئی کرپشن تھی یا نہیں تھی میں اس وقت تو نہیں کہہ سکتا ہوں کہ اس میں کرپشن ہے یا نہیں ہے۔ میں نے گزارش کی کہ آپ کا 35-34 یہ questions ہیں یہ related ہیں۔ اور اس میں کچھ جواب دیا گیا اس میں کچھ جواب دیا گیا ملکہ نے۔ تو میں چاہوں گا کہ 2013ء سے دونوں۔ اور اس میں کچھ جواب دیا گیا اس میں کچھ جواب دیا گیا ملکہ نے۔ تو میں چاہوں گا کہ 2013ء سے 2018ء تک یہ PAC میں چلا جائے۔ PAC بیٹھ کے اس میں تمام کرپشن۔ اس میں، میں ایک figure دینا چاہتا ہوں کہ چھ کروڑ روپے کے شترمرغ جنگلات میں منگوائے گئے۔ وہ ایک ہی منظر کے پاس تھے۔ وہ تین شترمرغ یادو ہیں یا تین ہیں، گورنر ہاؤس کے پیچھے والے لان میں پھر رہے ہیں۔ باقی وہ بیچاروں کو پہنچنے ہیں ہے سردی لگ گئی یا ان کا گوشت میٹھا تھا، وہ گم ہو گئے۔ تو میں چاہوں گا اپنے فاضل دوست کو کہ چیئرمین صاحب سے request کر لیں کہ یہ بھی PAC کے حوالے کر دیں۔ اور اس پر چونکہ آپ کے پاس ہے۔ اس کا پورا یکارڈ منگوائے گی۔ پلک اکاؤنٹس کمیٹی ہے۔ اب اگر کرپشن ہوئی ہے، نہیں ہے، اگر وہ نہیں ہوئی تھی ہم اسم اللہ اچھی بات ہے۔ اگر ہوئی تھی تو ان کو سزا ملنی چاہیے۔ 34-35 کو بالکل۔

**جناب چیئرمین:** جی۔

**میراختر حسین لانگو:** جناب چیئرمین! اس میں نے، اگر آپ میرا question no.34 کو پڑھ لیں۔ اس میں میں نے companies کے نام۔ اُنکے NTNs جن کو یہ تجھکے دیئے گئے تھے راشن کی سپلائی کا، وہ بھی provide نہیں کیتے گئے ہیں۔

**جناب چیئرمین:** یہ دونوں سوال میرے خیال میں۔

**وزیر خوراک:** sir یہی میں نے عرض کیا تاں کہ یہ بالکل ہی کچھ نہیں ہے۔ یہ جواب، میں خود ان سے

مطمئن نہیں ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس کی انکوازی ہونی چاہیے۔

**جناب چیئرمین:** پہلک اکاؤنٹس کمیٹی کے حوالے کیا جاتا ہے۔ دونوں اس کارپورٹ آپ، آپ کل اجلاس بُلا لیں اس پر، پھر آپ لوگ انکوازی کر لیں اس پر۔

**میراختر حسین لاغو:** جی شکر یہ جناب۔

**جناب چیئرمین:** اختر لاگو صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 37 بھی دریافت فرمائیں۔

**وزیر خوارک:** Answer may be taken as read.

☆ 37 جناب اختر حسین لاغو، کرن اسمبلی: 14 رفروری 2019 کو موخر شدہ

کیا وزیر امور پرورش حیوانات از را کرم مطلع فرمائیں گے کہ سال 1988 تا تا حال حکمہ حیوانات میں تعینات کل کتنے دیگر نری ڈاکٹر ز اور آفیسر ز بیرون ممالک اسکالر شپ پر بھیجے گے ان کے نام مع ولدیت، عہدہ تعلیمی قابلیت، جائے تعیناتی، آمدہ اخراجات، مدت کو رس ملک کا نام، رجسٹریشن نمبر اور لوکل روڈ و میسائل کی تفصیل دی جائے نیز کیا حکومت ندیدو۔ دیگر ڈاکٹر ز اور آفیسر ز کو بیرونی ممالک اسکالر شپ پر بھیجنے کا ارادہ رکھتی ہے تفصیل بھی دی جائے؟

**وزیر امور پرورش حیوانات:**

سال 1988 تا 2018 کے دوران حکمہ ہذا میں تعینات کردہ ڈاکٹر ز اور آفیسر ز جنہوں نے بیرونی ممالک سے ٹریننگ تربیت حاصل کی گئی کی تفصیل بھیم ہے لہذا اسمبلی لا بیری میں ملاحظہ فرمائیں۔

**میراختر حسین لاغو:** جناب والا! اس میں میرا ایک ضمنی question بنتا ہے اس میں اگر میرا question آپ پڑھ لیں جو میں نے جمع کروایا تھا میں نے اس میں ان تمام آفیسر ان جن کو کو رس کے لیے بھجوایا گیا تھا۔ ان کے نام، ولدیت، جائے سکونت، عہدہ اور انکو کو رس پر کن ملکوں میں بھجوائیں گے تھے اور ان پر کتنے اخراجات آئے تھے۔ میں نے اخراجات کی تفصیل بھی مانگی تھی جو اس میں مجھے نہیں دیے گئے ہیں صرف ان کے نام ولدیت پوسٹ designation وغیرہ اور جہاں پر کو رس کے لیے بھجوایا تھا، وہ مجھے جواب دیا گیا ہے۔ تو میں ان کے اخراجات کے بارے میں بھی پوچھتا ہوں کہ ان کے کو رس پر کل کتنے اخراجات آئے ہیں؟

**جناب چیئرمین:** تین دہائیوں کا تذکرہ ہو رہا ہے 1988ء سے۔ جی مشتر صاحب۔

**وزیر خوارک:** sir یہ 1988ء سے، مطلب 31 سالوں کا حساب ہیں۔ تو باقی تو افران کے نام تو ہم نے دے دیے ہیں۔ اخراجات پھر ہم اسکے آپ ایک fresh question please اس میں لے آئیں، ہم آپ کو اس میں تمام اخراجات بتاویں گے۔

**میراختر حسین لانگو:** نہیں۔ جناب چیئرمین اس میں fresh question تب بنتی ہے اگر میں اسکا ذکر نہیں کرتا۔

**وزیر خوراک:** نہیں نہیں، بالکل آپ نے ذکر کیا ہوا ہے اُس سے مجھے اعتراض نہیں ہے۔

**میراختر حسین لانگو:** اگر آپ میرا question پڑھ لیں، میرا question چھ مہینے پہلے ڈیپارٹمنٹ کو موصول ہو چکا ہے۔ جس میں میں نے اخراجات کی تفصیل بھی مانگی تھی۔ وہ مجھے چھ مہینے بعد اب دوبارہ میں کیسے اس پر دوسرا fresh question لے آؤں؟ اُس میں چھ مہینے سے جو میرا question ڈیپارٹمنٹ کے پاس پڑا ہوا ہے۔ جو مجھے وہ باقی تفصیل دے رہے ہیں تو اخراجات کی تفصیل کیوں نہیں دے رہے ہیں؟۔

**وزیر خوراک:** جناب چیئرمین صاحب! میں کوشش کرتا ہوں کہ روایا اجلاس میں اس کی تفصیل۔ کیونکہ 31 سالوں کا حساب ہے۔

**جناب چیئرمین:** صحیح ہے۔

**وزیر خوراک:** یہیں، اُسکے books cash book ہے، سارا سلسہ ہے۔ پھر اُسکے وہ لیٹریز، پہنچنیں کتنے افسر تبدیل ہو گئے ہوں گے۔ کس نے کہاں پر فائلیں رکھی ہیں کیا اسٹور۔ تو میں کوشش کروں گا کہ روایا اجلاس میں ہم کوشش کریں گے کہ اس کی تفصیلات دے سکیں۔ اگر نہیں تو اگلے اجلاس میں انشاء اللہ کمبیٹی میں چلی جائے گی۔

**جناب چیئرمین:** صحیح ہے۔

**میراختر حسین لانگو:** جناب چیئرمین! اس میں میرا دوسرا ایک ضمنی بتتا ہے اُس کا جواب بھی اگلے اجلاس میں تفصیل کے ساتھ دے دیں کہ اتنے لوگوں کو ہم نے کورسز کے لیے بیرونی ملک بھیجا؟۔ اس پر ہم نے کروڑوں روپے لگائے ہوں گے ان کی ٹریننگ میں، ان کی پڑھائی میں؟۔ ان سے آیا ہمیں اس ڈیپارٹمنٹ کو لائیو اسٹاک ڈیپارٹمنٹ کو modernize کرنے میں کس حد تک مدد لی؟ اور کتنا ہمارے اس محکمے کو فائدہ پہنچا ہے اس سے؟

**جناب چیئرمین:** اس کی تفصیل بھی آپ دے دیں۔

**وزیر خوراک:** دیکھیں! جہاں تک ٹریننگ کا سوال ہوتا ہے، ایک آپ بحیثیت ایم بی بی الیس یا doctor veterinary ایک چار سال کا پانچ سال کا کورس کر کے آ جاتے ہیں۔ باقی پھر آپ skilled experience میں اور جو کورس ہوتے ہیں ان میں اُسکو skilled ملتی ہے۔ تو اس میں کوئی شک نہیں کہ

ہمارے بلوچستان میں talent کی کمی نہیں ہے۔ اور یہاں کے لوگ گئے مختلف ممالک میں ٹریننگ حاصل کی۔ لیکن میں عرض کروں کہ آپ جب پی اے سی میں جائیں گے، جب آپ کی رو لنگ آگئی چیز میں صاحب۔ تو بہت کچھ نکل آئے گا۔ پھر ادھر آپ کو پہنچ لے گا کہ ہمیں لا یوسٹاک ڈیپارٹمنٹ نے ترقی کی ہے یا پستی کی طرف گیا ہے؟۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ لا یوسٹاک ڈیپارٹمنٹ نے ترقی نہیں کی ہے بلکہ پستی میں گیا ہے۔ شاید آپ کو یاد ہوا آپ کا علاقہ ہے بروری میں۔ ایک ہپر یون ہوتی تھی وہاں پر مرغیوں کے ہپر یون تھی اسی طریقے سے آسٹریلیا میں گائے اور یہ سلسلے تھے۔ آج وہاں پر ویرانہ ہے۔ آپ بھی دیکھتے ہیں ہم نے بھی اپنا بہت سارا وقت اُدھر گزارا ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ طرف گیا ہے یہ ڈیپارٹمنٹ۔ ان 31-32 سالوں میں۔ گوکہ ہمارے لوگوں کو skill ملی ہیں لیکن آپ dig-out کر لیں گے، آپ 13ء سے 18ء تک جائیں گے آپ کو بہت کچھ ملے گا۔ پھر آپ next جو ہیں ناں پیچھے والے 8ء سے 13ء میں جائیں گے تو اور بہت کچھ میں گا تو میں عرض کروں۔

**جناب چیئرمین:** آپ کے حکومت کی کیا مجوزہ اقدامات ہیں؟۔

**وزیر خوراک:** ہم نے اس پر انشاء اللہ۔ ہم نے serious یا اس کو۔ ہمارے سی ایم صاحب نے اسکو بڑا serious لیا ہے۔ اسکو جنگلات کو even آج بھی جنگلات کے بارے میں سی ایم صاحب کی ہدایت تھی اپنے اسٹاف کو کہ آج کے دور میں جنگلات کی جو اہمیت ہیں اور اسی طریقے سے لا یوسٹاک کی جو اہمیت ہیں، پوری دنیا میں ترقی کر رہا ہے۔ کل دیکھیں ہماری فش فارم ہوتے تھے جو کہ ملیلی ٹیکسٹائل اور ہر نئی ٹیکسٹائل میں کوہم یہاں کی local sheep کی ترقی کر رہی تھی۔ اور ہم نے زندگی اس شہر میں گزاری۔ قندھاری بازار میں قراقل ایک بھیڑ ہوتی تھی، اُس کی جو لوپیاں بنتی تھی وہ پوری ایشیاء میں مشہور تھی۔ آج وہ کچھ نہیں رہا ہے۔ تو ہم اس کو۔ ہمیں ٹوٹل ابھی سات آٹھو نو مہینے میں ہیں ابھی تک اُدھر۔

**جناب چیئرمین:** صحیح ہے۔

**وزیر خوراک:** تو ہماری حکومت اس دو چار sectors میں بلکہ ٹوٹل بلوچستان کی حوالے سے serious concern رکھتی ہے۔ اور ہم انشاء اللہ، انشاء اللہ یا نیا بجٹ آر رہا ہے آپ دیکھیں گے چیئرمین میں خاص کر کے جنگلات کے حوالے سے جو depend کرتی ہیں بارشیں اُسی صاحب! کہ ان sectors میں خاص کر کے جنگلات کے حوالے سے جو boost کی وجہ سے ہوتی ہیں اور زندگی کا دار و مدار اُس پر ہیں۔ اور اسی طریقے سے لا یوسٹاک ہم اس کو انشاء اللہ اچھا دیں گے اور اس میں ہم کام کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ جب آپ دیکھیں گے 2019ء کا بجٹ آپ

لوگوں کی تجوادیز کے ساتھ ہم جب پیش کریں گے تو اس میں آپ کو ثابت تبدیلی نظر آئے گی۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ شکریہ، سردار کھیر ان صاحب وقفہ سوالات ختم ہو گیا۔

**میراختر حسین لانگو:** جناب چیئرمین میں اس میں دو تین چیزیں۔

**جناب چیئرمین:** ضمنی سوال ہے۔

**میراختر حسین لانگو:** میں شکریہ اداکرتا ہوں منسٹر صاحب کا اس میں دو تین چیزیں ہیں۔ جناب والا! جیسے منسٹر صاحب نے خود اس میں کہا تھا کہ بروئی میں جو ہمارے ڈیری فارمز یا پولٹری فارم یا جو ہمارا sheep فارمز تھے جس میں قراقل sheep بھی تھا، وہ اب ویرانے کا منظر پیش کر رہا ہے۔ منسٹر صاحب یہ خود admit بھی کر رہے ہیں۔ لیکن ان ویرانوں کے لیے جو راشن کی مدد میں نکالا جاتا ہے، ڈیری فارم کے لیے کوئی ڈیڑھ کروڑ روپے سالانہ۔ اسی طرح جو قراقل sheep ہیں وہ ہمارے بلوچستان سے physically ختم ہو چکا ہے۔ اب اسکا وجود نہیں ہے۔ لیکن ہر سال ان کی راشن کے لیے کوئی 64 لاکھ یعنی کوئی چھ ملین سے زیادہ انکی راشن کی مدد میں جوان کی feeding ہیں اسکے لیے نکالے جا رہے ہیں۔ تو میں اسی لیے اس اسمبلی میں تین سوالوں کے لانے کا میرا مقصد بھی بھی تھا کہ یہ اتنی بڑی کرپشن جو اس ملکے میں ہو رہی ہیں اس کی تدارک کے لیے کچھ ہو سکیں۔ میں شکریہ اداکرتا ہوں منسٹر صاحب کا کہ انہوں نے خود اس میں کرپشن کو تسلیم کر لیا ہے۔

**جناب چیئرمین:** شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہو گئے۔ ابھی سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**وزیر خوراک:** جناب چیئرمین صاحب! ایک گزارش ہے سیکرٹری اسمبلی وہ درخواستیں رخصت کی کر کے۔

آج ہمارے ایک ساتھی نے کھانا دیا ہوا ہے۔

**جناب چیئرمین:** رخصت کی درخواستیں پڑھیں پھر۔

**وزیر خوراک:** ہاں پڑھ کر پھر اگر باقی جو ہیں ناں بزنیں اگلے دن کے لیے رکھ لیں تو۔ کیونکہ اب late جائیں گے۔ وہ شریف آدمی انتظار کر رہے ہوں گے، ہی ایم صاحب سے لے کر ہم سب لوگ invite ہیں اس میں۔

**جناب چیئرمین:** اسمبلی قواعد و انصباط کار 1974ء کے قاعدہ نمبر 21 (اف) کے ذیلی قاعدہ نمبر 4 کے تحت اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 3 مئی 2019ء بوقت 00:45 تک کے لیے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس رات 8 بجکر 35 منٹ پر اختتام پذیر ہوا)

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

71

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

72

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

73

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

74

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

75

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

76

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

77

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

78

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

79

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

80

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

81

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

82

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

83

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

84

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

85

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

86

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

87

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

88

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

89

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

90

30 اپریل 2019ء (مباحثات)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

91